عمران سیریز
ہارچ
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

ہارچ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/55 روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول " ہارچ " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس ناول میں ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم نے کافرستان سے مل کر پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم ڈیم کو تباہ کرنے کی سازش کی ہے اور یہ سازش جیسے ہی عمران کے سامنے آئی ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ڈیم کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے خود ہی اس بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم سے کھلے عام ٹکرا گئے ۔ لیکن ہارچ نے بھی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے اپنی تمام تر قوت جھونک دی اور پھر ایکریمیا اور یورپ کی بے شمار خوفناک تنظیمیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گئیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہارچ کے خلاف اپنی زندگی کی سب سے خوفناک جدوجہد کرنے پر مجبور ہونا پڑا لیکن اس جدوجہد کے باوجود کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکے یا نہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا ۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء حقیقتاً میرے لئے رہنما ثابت ہوتی ہیں البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ضرور ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں ۔

سکردو بلتستان سے غلام حید آتش لکھتے ہیں۔" میں آپ کا خاموش قاری ہوں۔ گذشتہ دس سالوں سے آپ کے ناولوں کا پرستار ہوں جس طرح ٹائیگر کو عمران کا شاگرد ہونے پر فخر ہے اسی طرح مجھے عمران سیریز کا قاری ہونے پر فخر حاصل ہے۔ اس سال میری شادی ہونے والی ہے اور میں آپ کو اس شادی میں شمولیت کی پرزور دعوت دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری شادی میں ضرور شریک ہوں گے"۔

محترم غلام حیدر آتش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے اور انتہائی خلوص بھرا خط لکھنے پر میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ زندگی خوشیوں سے بھر دے۔ میری طرف سے شادی کی پیشگی مبارکباد قبول فرمائیں البتہ میں معذرت خواہ ہوں کہ باوجود چاہنے کے میں اپنی بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے آپ کی شادی میں خود شامل نہیں ہو سکتا البتہ میری دعائیں انشاء اللہ آپ کے ساتھ رہیں گی۔ امید ہے آپ شادی کے بعد بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کروڑ لعل عیسن (لیہ) سے سید جعفر شہزاد لکھتے ہیں۔" طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کا ناول " شوٹر" بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول میں واقعی سسپنس اپنے عروج پر تھا۔ مجھے ذاتی طور پر کیپٹن شکیل کا کردار بے حد پسند ہے۔ ایک گزارش ہے کہ اب عمران کو شادی کر لینی چاہئے کیونکہ اب دن بدن وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ امید ہے میری گزارش پر عمران ضرور عمل کرے گا"۔

محترم سید جعفر شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے لکھا ہے کہ عمران چونکہ اب سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے اس لئے اسے شادی کر لینی چاہئے۔ تو کیا آپ کا خیال ہے کہ شادی کے بعد عمران دوبارہ غیر سنجیدہ ہو جائے گا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شادی کے بعد وہ اور زیادہ سنجیدہ ہو جائے اور پھر آپ کو نئے سرے سے اس سے گزارش کرنا پڑے۔ اس لئے پہلے ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیں۔ امید ہے آپ اپنے فیصلے سے ضرور مطلع کریں گے۔

لاہور سے محمد قیصر عرفانی لکھتے ہیں۔" میں گذشتہ چار سالوں سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ نے جس قلمی جہاد کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس سے مجھ سمیت ہزاروں لاکھوں نوجوانوں کی کردار سازی ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے۔ البتہ آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ ہر بار ناول میں عمران اور مجرموں کو ایک دوسرے کی کارروائیوں کا سراغ اتفاق سے ملتا ہے حالانکہ اتفاق تو کبھی کبھار ہی وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر ناول میں اتفاق کا سہارا لینے سے ناول کی چاشنی ختم ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم محمد قیصر عرفانی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔ واقعی اتفاق تو کبھی کبھار ہی وقوع پذیر ہوتا ہے اسی لئے تو اسے اتفاق کہا جاتا ہے البتہ یہ

تو ممکن نہیں ہے کہ عمران اور مجرم ایک دوسرے کو باقاعدہ فون کر کے اپنی ہونے والی کارروائیوں سے آگاہ کریں۔ اس لئے اس آگاہی کا کوئی نہ کوئی ایسا ذریعہ سامنے آتا ہے جسے آپ اتفاق سمجھ لیتے ہیں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایت دور ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لوئر ٹوپہ مری سے عمر اعجاز خان لکھتے ہیں۔ " مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور میں کافی عرصہ سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ کے ہر ناول کے سرورق پر کسی نہ کسی لڑکی کی تصویر ہوتی ہے۔ جو بعض قارئین پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔ امید ہے آپ اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم عمر اعجاز خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ البتہ آپ کی شکایت پڑھ کر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ سرورق پر صرف لڑکی کے چہرے کی تصویر کیا منفی اثرات ڈالتی ہے۔ جبکہ ناول کے اندر سیکرٹ سروس کی خواتین ممبرز اور مجرموں میں شامل لڑکیاں بھی کام کرتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں ضرور وضاحت کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

چوہان اپنے فلیٹ میں بیٹھا ٹی وی پر ایک دلچسپ پروگرام دیکھنے میں مصروف تھا کہ کال بیل بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور پھر وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کون ہے"...... اس نے دروازہ کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق اونچی آواز میں کہا۔

" تنویر ہوں۔ دروازہ کھولو "...... باہر سے تنویر کی آواز سنائی دی تو چوہان بے اختیار چونک پڑا کیونکہ تنویر کم ہی اس کے فلیٹ پر آتا تھا۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا اور یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ تنویر کے ساتھ ایک غیر ملکی نوجوان بھی کھڑا تھا۔ چوہان ایک نظر میں ہی پہچان گیا کہ یہ غیر ملکی اٹالین نژاد ہے۔

" آؤ "...... چوہان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ غیر ملکی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر خود بخود سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی تھی۔

"آؤ ولیم ۔ یہ میرا دوست چوہان ہے اور چوہان یہ ولیم ہے ۔ اٹالیہ سے آیا ہے"...... تنویر نے اندر داخل ہو کر ان دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا تو چوہان نے ولیم سے نہ صرف مصافحہ کیا بلکہ اس نے رسمی فقرات بھی بولے کیونکہ بہرحال وہ میزبان تھا۔ ڈرائینگ روم میں انہیں بٹھا کر چوہان نے ٹی وی آف کیا اور پھر ریفریجریٹر سے اس نے جوس کے ڈبے نکالے اور ان میں سٹرا ڈال کر اس نے جوس کا ایک ایک ڈبہ تنویر اور ولیم کے سامنے رکھا اور تیسرا ڈبہ خود لے کر وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"چوہان ۔ ولیم اٹالیہ سے یہاں ایک مجرم کے پیچھے آیا ہے ۔ اس کا تعلق اٹالیہ کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے جس کا نام تاشے ہے ۔ تاشے ایسے مجرموں کے خلاف کام کرتی ہے جو بین الاقوامی دہشت گردی میں ملوث رہتے ہیں"...... تنویر نے جوس سپ کرتے ہوئے چوہان سے کہا۔

"تو پھر"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ تنویر اسے لے کر اس کے پاس کیوں آیا ہے اور تنویر کا اس سے کیا تعلق ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں پورا پس منظر بتانا پڑے گا ورنہ تمہارا لہجہ مزید خشک ہوتا چلا جائے گا"...... تنویر نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ایسی بات نہیں ہے ۔ یہ تو صرف حیرت کی وجہ سے ایسا

ہو گیا ہے لیکن کیا اس کا کوئی پس منظر بھی ہے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ جب میں ملٹری انٹیلی جنس میں تھا تو ٹریننگ کے لئے اٹالیہ گیا تھا۔ وہاں میں نے دو سال تک ٹریننگ لی تھی اور ان دو سالوں کے دوران ولیم میرا روم میٹ بھی رہا تھا اور ٹریننگ کا ساتھی بھی۔ آج میں ہوٹل سٹار میں لنچ کرنے گیا تو اچانک ایک میز پر مجھے ولیم بیٹھا نظر آ گیا۔ یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ میں اسے ٹریننگ کے دوران چھوڑ کر آیا تھا۔ اس نے بھی مجھے پہچان لیا اور پھر میں نے اسے بتایا کہ میں نے ملٹری انٹیلی جنس چھوڑ دی ہے اور اب ایک پرائیویٹ ایجنسی میں کام کر رہا ہوں تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بین الاقوامی مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آیا ہے اور اس مجرم کو یہ گم کر بیٹھا ہے ۔ البتہ اس نے آخری بار اسے اس بلڈنگ میں دیکھا تھا جس میں تمہارا فلیٹ ہے ۔ اس کو یقین ہے کہ وہ اس بلڈنگ میں ہی رہائش پذیر ہے ۔ چونکہ یہ بے حد پریشان تھا اس لئے میں نے اس کی مدد کی حامی بھر لی اور میں اسے یہاں تمہارے پاس لے آیا ہوں کہ تم اس بلڈنگ میں رہ رہے ہو۔ تم یقیناً یہاں کے رہنے والوں کے بارے میں جانتے ہو گے اس لئے تم اسے تلاش کرنے مین مدد کر سکتے ہو"...... تنویر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا جبکہ ولیم خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ تنویر اور چوہان مقامی زبان میں بات کر رہے تھے اور ولیم شاید مقامی زبان سے واقف نہ تھا اس لئے وہ

خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" کون ہے وہ آدمی ۔ کیا نام ہے اس کا اور کس ٹائپ کا مجرم ہے "......چوہان نے اس بار ولیم سے مخاطب ہو کر کہا تو ولیم بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا آپ بھی ایجنسی سے متعلق ہیں "...... ولیم نے چوہان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تنویر جس ایجنسی میں کام کرتا ہے میں بھی اسی ایجنسی سے ہی متعلق ہوں "......چوہان نے جواب دیا۔

" مسٹر چوہان ۔ اس مجرم کا نام ریمنڈ ہے اور اس کا تعلق کاروے سے ہے ۔ اٹالیہ میں ان کا ایک نیٹ ورک کام کر رہا تھا جسے ٹریس کر لیا گیا اور ریمنڈ کا پورا گروپ کور ہو گیا لیکن ریمنڈ جو اس گروپ کا ماسٹر مائینڈ سمجھا جاتا تھا وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ مجھے اس کے پیچھے بھاگنا پڑا اور پھر مسلسل ایسے شواہد ملے جس سے معلوم ہوا کہ ریمنڈ اٹالیہ سے کافرستان اور کافرستان سے پاکیشیا پہنچ گیا ہے اور میں بھی اس کے پیچھے یہاں پہنچ گیا۔ میں نے یہاں ہوٹلوں میں اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے کہیں نہ مل سکا۔ دو روز پہلے میں ٹیکسی میں اس بلڈنگ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے ریمنڈ کو اس بلڈنگ سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب تک میں ٹیکسی رکوا کر واپس آیا ریمنڈ غائب ہو چکا تھا۔ میں نے یہاں اس کے بارے میں انکوائری کی لیکن یہاں کوئی بھی ریمنڈ کو نہیں جانتا تھا یا انہوں

نے مجھے غیر ملکی سمجھ کر ٹال دیا۔ میں ہوٹل سٹار میں رہائش پذیر ہوں۔ میں لنچ کرنے ہال میں آیا تھا کہ مسٹر تنویر وہاں پہنچ گئے ۔ پھر تنویر صاحب سے جب میں نے اس بلڈنگ کا نام لیا تو تنویر نے آپ کے بارے میں بتایا کہ آپ مستقل اس بلڈنگ میں رہتے ہیں اس لئے ہم دونوں یہاں آپ کے پاس آئے ہیں "...... ولیم جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔

" ریمنڈ کا حلیہ کیا ہے "......چوہان نے پوچھا تو ولیم نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

" آپ وہ حلیہ بتا رہے ہیں جو پاکیشیا میں ہے یا اس کا اصل حلیہ یہی ہے "......چوہان نے پوچھا۔

" نہیں ۔ یہ اس کا اصل حلیہ ہے "...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جس گروپ سے ریمنڈ کا تعلق ہے وہ گروپ اٹالیہ میں کس قسم کی دہشت گردی میں ملوث ہے "......چوہان نے کہا۔

" ٹرینوں کو بموں سے اڑانے سے لے کر بڑے بڑے ڈیموں اور پلوں کو تباہ کرنا "...... ولیم نے جواب دیا۔

" آپ اس ریمنڈ کو پکڑ کر کیا کریں گے "......چوہان نے کہا تو ولیم بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات "...... ولیم نے حیران ہو کر پوچھا۔ تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بات چیت میں کوئی

مداخلت نہ کی تھی۔

" مطلب یہ ہے مسٹر ولیم کہ ریمنڈ یہاں ایک فلیٹ میں آپ کو مل جاتا ہے تو آپ کیا کریں گے ۔ اسے گرفتار کریں گے ، اسے گولی ماریں گے یا آپ اسے یہاں کی حکومت کے حوالے کریں گے "۔ چوہان نے کہا تو تنویر بھی بے اختیار چونک پڑا۔ شاید اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی۔

" میں اس سے اس گروپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ وہ اتالین گروپ کا سرغنہ ہے اس لئے اسے لازماً ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گا۔ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر کے ہم اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں "۔ ولیم نے جواب دیا

" یہ ہیڈ کوارٹر آپ کے خیال میں کہاں ہو سکتا ہے "...... چوہان نے کہا۔

" میرا مطلب اتالین ہیڈ کوارٹر سے تھا۔ ویسے تو سنا ہے کہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کا مین ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں ہو گا لیکن ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم صرف اتالیہ تک محدود رہتے ہیں "...... ولیم نے جواب دیا۔

" ریمنڈ یہاں پاکیشیا میں آیا ہے تو لازماً یہاں بھی اس کا گروپ ہو گا ورنہ اسے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی اور اس گروپ کا کوئی نہ کوئی آدمی یہاں اس بلڈنگ میں موجود ہو گا۔ اگر اس آدمی کا پتہ چل جائے تو ریمنڈ کو ٹریس کیا جا سکتا ہے "...... چوہان نے کہا تو تنویر

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔ لارڈ پلازہ آفس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" فلیٹ نمبر دو سو آٹھ سے چوہان بول رہا ہوں "۔ چوہان نے کہا۔

" یس سر۔ فرمائیے "۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" سکیورٹی انچارج بابا جلال موجود ہوں گے ۔ ان سے بات کرائیں "...... چوہان نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جلال بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز بلغم زدہ تھی اور لہجے سے ہی لگتا تھا کہ بولنے والا خاصی عمر کا آدمی ہے۔

" چوہان بول رہا ہوں بابا جلال ۔ کیا آپ مجھے چند منٹ دے سکتے ہیں "...... چوہان نے کہا۔

" کیا کرنا ہو گا مجھے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" صرف میرے فلیٹ تک آنا ہو گا "...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بابا جلال بے اختیار ہنس پڑے ۔

" اوکے ۔ میں آ رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چوہان نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"بابا جلال ایک دلچسپ شخصیت ہیں۔ اسے قیافہ شناسی کا جنون کی حد تک شوق ہے اس لئے یہ ہر آدمی کو غور سے دیکھنے کا عادی ہے اور پھر ہر آدمی کے خدوخال کے مطابق یہ اس کے کردار اور شخصیت کا تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ ویسے یہ اس کا شوق ہے۔ مجھے بھی چونکہ اس معاملے میں کچھ سدھ بدھ حاصل ہے اس لئے میری بابا جلال سے کافی گفتگو رہتی ہے۔ ریمنڈ کا جو حلیہ ولیم نے بتایا ہے یہ قیافہ شناسی کی رو سے خاصا اہم حلیہ ہے اور ایسا آدمی انتہائی سفاک قاتل ہو سکتا ہے اس لئے لامحالہ بابا جلال نے اس کے چہرے کا مطالعہ کیا ہو گا اس لئے اس سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... چوہان نے رسیور رکھ کر وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ولیم اور تنویر دونوں کے چہروں پر چوہان کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جو کچھ چوہان نے کہا تھا وہ بالکل ہی نئی بات تھی۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو چوہان اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایک ساٹھ سالہ شخص موجود تھا جس کے جسم پر سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم تھی۔ البتہ جسمانی طور پر وہ خاصا مضبوط آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ بابا جلال۔ اندر آ جاؤ"...... سلام دعا کے بعد چوہان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو بابا جلال اندر داخل ہوا۔ چوہان نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ بابا جلال کو لے کر ڈرائینگ روم میں آیا اور اس نے ولیم اور تنویر کا تعارف دوستوں کے طور پر کرایا۔ بابا جلال نے تنویر

اور ولیم دونوں کے چہروں کا چند لمحوں میں بغور جائزہ لیا اور پھر وہ چوہان کی طرف متوجہ ہو گیا جس نے اس دوران ریفریجریٹر سے جوس کا ڈبہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔

"اب بتاؤ۔ کیوں بلوایا ہے۔ کوئی خاص کام"...... بابا جلال نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی کا حلیہ بتاتا ہوں پہلے وہ سن لیں"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ولیم کا بتایا ہوا ریمنڈ کا حلیہ بتا دیا۔

"اس حلیئے کے آدمی کو آج قبل دوپہر پلازہ سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ ہم نے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ یہاں کس سے ملنے آیا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ بابا جلال نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ آدمی دہشت گرد نیٹ ورک سے تعلق رکھتا ہے اور مسٹر ولیم اٹالیہ سے اس کے پیچھے یہاں آئے ہیں۔ ان کا تعلق اٹالیہ کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ یہ میرے دوست تنویر کے دوست ہیں۔ چونکہ اس آدمی کو اس بلڈنگ سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے اس لئے لازماً یہ آدمی یہاں کسی سے ملنے آیا ہو گا اور یہ حلیہ بتاتا ہے کہ آپ اسے چیک کئے بغیر رہ نہیں سکتے اور جہاں انتظامیہ کا آفس ہے اس کے سامنے سے گزرے بغیر کوئی آدمی پلازہ سے باہر نہیں جا سکتا"...... چوہان نے کہا۔

"میں بتا تو سکتا ہوں چوہان صاحب۔ لیکن آپ نے یقیناً اس

آدمی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنی ہے جس کے نتیجے میں پلازہ کی بدنامی ہو گی"...... بابا جلال نے کہا۔

"آپ کا نام درمیان میں نہیں آئے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا اور یہ قومی فریضہ ہے کہ ایسے نیٹ ورک کا خاتمہ کیا جائے"۔چوہان نے کہا۔

" میں نے اس آدمی کو صبح سویرے آتے اور پھر دس بجے کے قریب واپس جاتے دیکھا ہے۔ یہ آدمی قیافہ شناسی کے لحاظ سے پیشہ ور قاتل لگتا ہے اور اس وجہ سے میں اس بارے میں آپ کو بتا رہا ہوں ورنہ شاید نہ بتاتا۔ ہماری بلڈنگ کے فلیٹ نمبر تین سو پندرہ میں ایک ویسٹرن کارمن کی خاتون مس باکرے رہتی ہیں۔ وہ گزشتہ دو ماہ سے یہاں آکر رہنے لگی ہے۔ وہ نوجوان بھی ہے اور خوبصورت بھی اور وہ یہاں کسی نائٹ کلب میں کام کرتی ہے۔ خاصی خوشحال خاتون ہے۔ قیافہ شناسی کی رو سے یہ عورت اچھے کردار کی نہیں ہو سکتی لیکن اس کی فطرت میں ملمع کاری کا عنصر خاصا ہے اس لئے یہ بہترین اداکارہ بن سکتی ہے۔ بہرحال یہ آدمی جس کا حلیہ آپ نے بتایا ہے یہ مس باکرے کے فلیٹ میں آیا اور پھر دس بجے کے قریب واپس چلا گیا"۔ بابا جلال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ پہلے بھی آتا رہا ہے"......چوہان نے پوچھا۔

" نہیں۔ میں نے اسے آج پہلی مرتبہ دیکھا ہے"...... بابا جلال نے کہا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ ویسے تم خود سمجھ دار ہو بابا جلال اس

لئے مجھے یقین ہے کہ تم ان ساری باتوں کو بھول جاؤ گے اور مس باکرے تک بھی یہ باتیں نہیں پہنچیں گی"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ بے فکر رہیں آپ۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یہاں کوئی ہنگامہ مجھے پسند نہیں آئے گا۔ ویسے بھی میں سکیورٹی انچارج ہوں اور یہاں رہنے والوں کی سکیورٹی میرے فرائض میں شامل ہے"...... بابا جلال نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بالکل۔ فرائض میں کوئی مداخلت نہیں ہو گی"...... چوہان نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر اور ولیم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بابا جلال نے سب سے مصافحہ کیا اور چوہان اسے چھوڑنے دروازے تک گیا۔

" چوہان۔ یہ آدمی ولیم قیافہ شناسی کی رو سے مجرم تو ہو سکتا ہے لیکن مجرموں کے خلاف کام کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خیال رکھنا"...... دروازہ کھول کر باہر جاتے ہوئے بابا جلال نے آہستہ سے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور واپس آ گیا۔

" اب اس مس باکرے سے ملاقات کر لی جائے۔ کیا خیال ہے"...... تنویر نے کہا۔

" میں خود ہی مل لیتا ہوں۔ آپ دونوں بے شک علیحدہ ہو جائیں"...... ولیم نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ تم میرے دوست ہو اور میں نے جب تمہاری مدد کا فیصلہ کر لیا ہے تو اب آخر تک نبھاؤں گا۔ آؤ اٹھو چلیں میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے انکار کرتی ہے"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر ۔ مس باکرے اگر اس دہشت گردی کے نیٹ ورک سے تعلق رکھتی ہے تو وہ عام عورت نہیں ہو گی اور یہاں ہنگامہ درست نہیں ۔ یہ بہرحال کلب تو جاتی ہو گی اسے وہاں سے آسانی سے اغوا کر کے صدیقی کے پاس لے جایا جا سکتا ہے ۔ وہاں یہ زبان کھول دے گی"...... چوہان نے کہا۔

"نائٹ کلب تو وہ رات کو جاتی ہو گی اور پھر ہمیں اس کلب کا بھی علم نہیں ہے ۔ تم بے فکر رہو ۔ کوئی ہنگامہ نہیں ہو گا ۔ آؤ" ۔ تنویر نے کہا۔

"تو پھر ایک شرط ہے کہ تم اور ولیم دونوں خاموش رہو گے ۔ ساری بات چیت میں خود کروں گا"...... چوہان نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔ تم آؤ تو سہی "...... تنویر نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں فلیٹ سے باہر آ گئے ۔ چوہان نے فلیٹ لاک کیا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر وہ تیسری منزل پر آ گئے جہاں مس باکرے کا فلیٹ بتایا گیا۔ فلیٹ کا نمبر تین سو پندرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ البتہ سائیڈ پر موجود بورڈ پر مس باکرے کا کارڈ موجود تھا جس پر رامن کلب بھی لکھا ہوا تھا۔ چوہان نے کال بیل کا بٹن

پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... چند لمحوں بعد ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی آفیسر ہوں مس ۔ ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... ڈور فون سے آواز سنائی دی اور پھر ایک ہلکی سی کٹک کی آواز آئی جس کا مطلب تھا کہ ڈور فون آف کر دیا گیا ہے۔

"ہم اسے دھکیلتے ہوئے اندر لے جائیں گے"۔ چوہان نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو سامنے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی پینٹ شرٹ میں ملبوس کھڑی تھی اور چوہان اسے بازو سے پکڑ کر تیزی سے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور آخر میں ولیم بھی اندر داخل ہو گئے ۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ کون ہو تم"...... مس باکرے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو ۔ ہم دوست ہیں"...... چوہان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ تنویر نے ولیم کے اندر آنے کے بعد دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مس باکرے ۔ ہم تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے"...... چوہان نے اسے ڈرائنگ روم میں لے جا کر کرسی

پر دھکیلتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے ۔ مجھے یاد نہیں آرہا"...... مس باکرے نے رک رک کر کہا۔

" تم اس بات کو چھوڑو ۔ یہ بتاؤ کہ ریمنڈ سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... چوہان نے کہا تو مس باکرے بے اختیار چونک پڑی ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" ریمنڈ ۔ کون ریمنڈ "...... مس باکرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ صبح سویرے تمہارے فلیٹ پر آیا تھا اور پھر دس بجے کے قریب واپس گیا ہے"...... چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریمنڈ کا حلیہ بتا دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم فرانسیو کے بارے میں بات کر رہے ہو ۔ فرانسیو میرا نیا دوست ہے ۔ وہ رامن کلب میں آیا تھا۔ پھر ہماری دوستی ہو گئی۔ میں نے اسے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی تو وہ صبح یہاں پہنچ گیا اور پھر دو تین گھنٹے یہاں رہ کر وہ واپس چلا گیا"...... مس باکرے نے جواب دیا۔

" کیا کام کرتا ہے ۔ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ"۔ چوہان نے کہا۔

" مجھے تفصیل معلوم نہیں ہے ۔ میری اس سے دوستی کل رات

ہی ہوئی تھی اور ہم پہلی بار ملے تھے"۔ مس باکرے نے جواب دیا۔

" اور اتنی جلدی یہ دوستی اس حد تک پہنچ گئی کہ تم نے اسے فلیٹ پر آنے کی دعوت دے دی ۔ حالانکہ ساری رات کلب میں گزار کر تم صبح کو یہاں پہنچی ہو گی"...... چوہان نے سخت لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ میں صبح کو سوتی ہوں اور میری دوستی فرانسیو سے زیادہ طویل بھی نہیں تھی لیکن اس کے پاس بے پناہ دولت تھی اور مجھے دولت کی اشد ضرورت تھی ۔ اس نے رات کو مجھ پر دس ہزار ڈالرز خرچ کر دیئے اور اس نے بتایا کہ بارہ بجے اس کی فلائٹ ہے اور وہ کافرستان جا رہا ہے تو میں نے صبح اس کو فلیٹ پر آنے کی دعوت دے دی اور پھر وہ یہاں میرے ساتھ رہا اور اس نے جاتے ہوئے مجھے ایک لاکھ ڈالرز بھی دیئے ۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا یہ سودا مہنگا ہے ۔ نیند تو میں آج رات کو پوری کر لوں گی کیونکہ آج میں نے کلب سے چھٹی کرنی ہے لیکن ایک لاکھ ڈالرز مجھے کس نے دینے تھے"...... مس باکرے نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

" کہاں ہیں وہ ایک لاکھ ڈالرز "...... چوہان نے کہا۔

" وہ میں نے اس کے جاتے ہی بینک میں جمع کروا دیئے تھے ۔ میں اتنی بڑی رقم یہاں فلیٹ میں رکھنے کا رسک کیسے لے سکتی تھی"...... مس باکرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا فرانسیو نے تمہیں خود بتایا تھا کہ وہ کافرستان جا رہا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھے ولیم نے مس باکرے سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"ہاں اور اس کے پاس باقاعدہ ٹکٹ بھی تھی۔ میں نے خود دیکھی تھی"...... مس باکرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ نمبر کیا تھا"...... چوہان نے پوچھا تو مس باکرے نے فوراً ہی فلائٹ نمبر بتا دیا۔ چوہان نے ساتھ رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر فلائٹ انکوائری کا نمبر معلوم کر کے اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فلائٹ انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"فلائٹ نمبر ایک سو اٹھائیس سے میرا ایک دوست کافرستان جا رہا تھا۔ کیا آپ کنفرم کر سکتی ہیں کہ وہ اس فلائٹ پر روانہ ہوا ہے یا نہیں۔ اس کا نام فرانسیو ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے۔ میں کمپیوٹر کے ذریعے معلوم کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس"...... چوہان نے کہا۔

"یس سر۔ مسٹر فرانسیو فلائٹ میں موجود تھے اور وہ کافرستان پہنچ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... چوہان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مس باکرے۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ فرانسیو نے کافرستان میں کہاں جانا تھا"...... ولیم نے کہا۔

"میری اس سے اس بارے میں بھی بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا بین الاقوامی سطح پر سچے موتیوں کا بزنس ہے اور اس بزنس کے سلسلے میں وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس نے بتایا تھا کہ کافرستان کے دارالحکومت میں باقاعدہ سچے موتیوں کی ایک مارکیٹ ہے جسے پرل مارکیٹ کہا جاتا ہے۔ اس نے وہیں جانا ہے"...... مس باکرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... ولیم نے اس طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے اس کا مسئلہ حل ہو گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی چوہان اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے۔ دونوں نے مس باکرے کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں فلیٹ سے باہر آ گئے۔ تنویر اور ولیم نے چوہان کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سے اجازت لے کر واپس چلے گئے لیکن چوہان ان کے جاتے ہی واپس مس باکرے کے فلیٹ کی طرف چل پڑا اور دروازے پر پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... مس باکرے کی آواز سنائی دی۔

"مس باکرے۔ اس بار میں اکیلا ہوں اور میرے پاس پچاس ہزار ڈالرز کیش موجود ہے"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا"...... دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے

لہجے میں کہا گیا اور کلک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو مس باکرے سامنے موجود تھی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"آجاؤ اندر مسٹر"۔ مس باکرے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"جلال "......چوہان نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ اچھا نام ہے خالص مردانہ "...... مس باکرے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو چوہان مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا تو مس باکرے نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ چوہان چونکہ خود بھی اس بلڈنگ کے فلیٹ میں رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس بلڈنگ کے تمام فلیٹ لگژری انداز میں بنائے گئے ہیں اور مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہیں۔

"آؤ۔ کیا پینا پسند کرو گے اور سنو۔ کتنا وقت تمہیں کمپنی کے لئے چاہئے "...... مس باکرے نے دروازہ بند کر کے آگے بڑھتے ہوئے بڑے بیباکانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے چوہان کا بازو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن چوہان ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"پہلے کچھ کھا پی لیں۔ پھر باتیں ہوں گی۔ ویسے تم بے فکر رہو میں زیادہ وقت نہیں لوں گا"...... چوہان نے کہا تو مس باکرے کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ وہ چوہان کو لے کر ڈرائینگ روم میں آ گئی۔

" بیٹھو۔ میں شراب لے آتی ہوں"...... مس باکرے نے کہا لیکن جیسے ہی وہ مڑی چوہان کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مس

باکرے کی کنپٹی پر ضرب پڑی اور وہ چیختی ہوئی ایک طرف جا گری۔ اس کے نیچے گرتے ہی چوہان کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی مس باکرے کو یکلخت بے حس و حرکت کر دیا۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیا اور پھر جھک کر اس نے مس باکرے کو اٹھایا اور گھسیٹ کر ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے ایک پردہ اتارا اور اسے رسی کے انداز میں بنا کر اس نے اس رسی کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ مس باکرے اسے آسانی سے نہ کھول سکے۔ چوہان اصل میں پہلی بار ہی پہچان گیا تھا کہ مس باکرے عام لڑکی نہیں ہے بلکہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے اور اس نے باقاعدہ اداکاری کر کے انہیں مطمئن کر دیا ہے لیکن چوہان، تنویر اور دلیم کی وجہ سے خاموش رہا تھا لیکن ان کے جانے کے بعد اس نے اس مس باکرے سے اصل حقائق اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ویسے اسے دلیم کی اس بات پر یقین نہ آیا تھا کہ وہ ریمنڈ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اسے محسوس ہوا تھا کہ دلیم نے جو کچھ بتایا ہے وہ بذات خود ایک من گھڑت کہانی ہے لیکن تنویر کی وجہ سے وہ خاموش رہا تھا کیونکہ وہ تنویر کی فطرت اور طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اگر وہ کوئی ایسی ویسی بات کر دیتا تو تنویر اسے براہ راست اپنی توہین سمجھ کر اس سے الجھ پڑتا اور ویسے بھی یہ سیکرٹ سروس کا کیس نہیں تھا۔ یہ تو چوہان صرف اپنے تجسس کی غرض

سے اس معاملے میں کود پڑا تھا۔ مس باکرے کو کرسی سے باندھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مس باکرے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

" یہ ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب ۔ یہ تم نے مجھے باندھا ہے ۔ کیوں ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... ہوش میں آتے ہی مس باکرے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کر دیا۔ اس نے اٹھنے اور اپنے آپ کو رسی کی گرفت سے آزاد کرنے کی بھی کوشش کی لیکن چوہان اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

" تم بولتے کیوں نہیں ۔ مجھے کیوں باندھا ہے"...... یکلخت مس باکرے نے چیخ کر کہا۔

" مس باکرے ۔ میں نے تمہیں اس لئے بے ہوش کر کے باندھا ہے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم جیسی جوان اور خوبصورت لڑکی کی لاش گٹر کے کیڑوں کی ضیافت کا سامان بنے حالانکہ مجھے اس کے لئے باقاعدہ معاوضہ دیا گیا ہے لیکن تم مجھے پسند آئی ہو اس لئے فی الحال میں نے تمہیں باندھنے پر اکتفا کیا ہے"...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا تو مس باکرے کے چہرے پر یکلخت خوف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ مجھے قتل کرنے کا معاوضہ دیا گیا ہے

تمہیں ۔ کیا مطلب"...... مس باکرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ مجھے باقاعدہ معاوضہ دیا گیا ہے تاکہ تمہاری زبان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے کیونکہ تم نے جس اداکاری سے کام لیتے ہوئے میرے دوستوں کو بے وقوف بنایا ہے اس سے وہ دونوں سمجھ گئے ہیں کہ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو اور تمہاری زندگی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... چوہان نے کہا۔

" میں نے اداکاری کی ہے ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ مجھ پر الزام ہے ۔ میں نے بالکل سچ بولا ہے"...... مس باکرے نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" دوبارہ اداکاری کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی" ۔ چوہان نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی سی پھیلتی چلی گئی۔

" م ۔ مم ۔ میں اب کیا کروں ۔ تم ۔ تم کیا چاہتے ہو" ۔ مس باکرے نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو ۔ اگر زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے بتا دو کہ ریمنڈ سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... چوہان نے کہا۔

" ریمنڈ ۔ کون ریمنڈ ۔ میں تو کسی ریمنڈ کو نہیں جانتی ۔ میرے س تو فرانسیو آیا تھا"...... مس باکرے نے کہا۔

" فرانسیو واقعی کافرستان گیا ہے ۔ تمہاری یہ بات درست ہے

لیکن جو شخص تمہارے فلیٹ میں آیا تھا وہ بہرحال فرانسیو نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے اس کا کوئی اور نام ہو لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ فرانسیو نہیں تھا اور تم نے باقاعدہ ہمیں چکر دیا ہے"...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق کسی حکومتی ایجنسی سے ہے"...... اچانک مس باکرے نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا پرائیویٹ گروپ ہے"...... چوہان نے کہا۔

"یہ غیر ملکی جو تمہارے ساتھ آیا تھا یہ کون ہے"...... مس باکرے نے کہا۔

"وہ اپنا نام ولیم بتاتا ہے اور بقول اس کے اس کا تعلق اٹالیہ کی سرکاری ایجنسی سے ہے لیکن مجھے اس پر بھی شک ہے"...... چوہان نے کہا۔

"تم نے اپنا نام جلال بتایا ہے۔ بہرحال جو بھی تمہارا نام ہے یہ بتا دوں کہ جو غیر ملکی تمہارے ساتھ آیا تھا یہ خود ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا ممبر ہے۔ اس تنظیم کا نام ورلڈ ویپ یا ڈبلیو ڈبلیو ہے"...... مس باکرے نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق اقوام متحدہ کی دہشت گردوں کی کارروائیوں سے نمٹنے کے لئے بنائی جانے والی بین الاقوامی تنظیم واچ لینڈ ہٹ سے ہے

جس کا کوڈ نام ڈبلیو ایچ ہے اور میں پاکیشیا میں اس کی انچارج ہوں"...... مس باکرے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چوہان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی ذہین بھی ہو اور بہترین اداکارہ بھی۔ اگر تم فلم انڈسٹری کا رخ کر لو تو یقیناً بہت نامور اداکارہ بنو گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تمہاری صلاحیتیں غلط سمت میں استعمال ہو رہی ہیں۔ نہ ہی دنیا میں کوئی ڈبلیو ڈبلیو نام کی تنظیم ہے اور نہ ہی اقوام متحدہ کے تحت کوئی تنظیم ڈبلیو ایچ ہے۔ تم نے مجھے الجھانے کے لئے بڑی ذہانت سے یہ نام استعمال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھ پر اداکاری دراصل اثر نہیں کرتی اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو ورنہ"...... چوہان نے آخر میں انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم آخر کیا سننا چاہتے ہو"...... مس باکرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف سچ۔ ریمنڈ کون ہے اور تمہارے پاس کیوں آیا تھا اور اصل کہانی کیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"تم اس معاملے میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو"...... مس باکرے نے کہا۔

"اس لئے کہ ریمنڈ کو ٹریس کر سکوں"...... چوہان نے کہا۔

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... مس باکرے نے کہا۔

۔ تعلق ہے تو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور اب سنو۔ آخری چانس تمہیں دے رہا ہوں۔ اب مزید وقت ضائع نہ کرو"۔ چوہان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ واقعی میرے پاس آیا تھا۔ وہ اٹالیہ میں ویسٹرن کارمن کا ایجنٹ ہے۔ اس نے اٹالیہ میں ویسٹرن کارمن کے خلاف کام کرنے والے ایک گروپ کو ٹریس کر لیا لیکن اس گروپ کو اس کا علم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کر ڈالی۔ اس کے ساتھی مارے گئے لیکن یہ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ اس گروپ کا ایک آدمی اس کے پیچھے لگا ہوا ہے اور اسے بھٹکانے کے لئے وہ کافرستان گیا اور پھر وہاں سے یہاں آیا لیکن یہاں بھی اس نے اس آدمی کو چیک کر لیا۔ میرا تعلق بھی ویسٹرن کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور یہاں میں ویسٹرن کارمن کے مفادات کی نگرانی کرتی ہوں۔ یہاں میرا پورا گروپ ہے۔ اس نے مجھے صبح فون کیا تو میں نے اسے فلیٹ پر کال کر لیا۔ وہ یہاں دس بجے تک رہا۔ میں نے اس دوران اس کے واپس ویسٹرن کارمن جانے کے انتظامات کر دیئے لیکن مجھے یہی خدشہ تھا کہ اس کے ویسٹرن کارمن پہنچنے سے پہلے اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اس لئے میں نے اپنے ایک ماتحت فرانسیو کو کال کر لیا۔ ان دونوں کا قد و قامت ایک جیسا تھا۔ یہ ریمنڈ فرانسیو کے میک اپ اور کاغذات پر ویسٹرن کارمن چلا گیا جبکہ فرانسیو، ریمنڈ کے میک

اپ میں یہاں سے نکلا اور اب جبکہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ ریمنڈ ویسٹرن کارمن پہنچ چکا ہے اس لئے اس نے میک اپ تبدیل کر لیا ہو گا۔ بس یہ ہے اصل بات"...... مس باکرے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریمنڈ نے تمہیں اس آدمی کے بارے میں بتایا تھا جو اس کے پیچھے لگا ہوا تھا"...... چوہان نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے جو حلیہ اور قد و قامت بتایا تھا وہ تمہارے ساتھ آنے والے ولیم کا تھا لیکن چونکہ ریمنڈ واپس ویسٹرن کارمن پہنچ چکا تھا اس لئے میں نے ولیم کی پرواہ نہ کی تھی"...... مس باکرے نے جواب دیا۔

"ویسٹرن کارمن میں ریمنڈ کا فون نمبر کیا ہے"...... چوہان نے کہا تو مس باکرے چونک پڑی۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... مس باکرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ریمنڈ سے بات کرو اور جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے اسے کنفرم کراؤ"...... چوہان نے کہا۔

"سوری۔ میرے پاس اس کا فون نمبر نہیں ہے۔ اس نے ہیڈ کوارٹر چیف کو رپورٹ کرنا تھی۔ اس کے بعد وہ کہاں جاتا ہے یہاں نہیں اس کا مجھے علم نہیں ہو سکتا۔ اس کا تعلق اٹالیہ سیکشن سے ہے میرے سیکشن سے نہیں تھا"...... مس باکرے نے کہا۔

"اس کے پاس کیا تھا جس کے لئے ولیم اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اور جو وہ ولیسٹرن کارمن پہنچانا چاہتا تھا"...... چوہان نے کہا تو مس باکرے بے اختیار چونک پڑی۔

"تم ۔ تم یقیناً کسی سرکاری ایجنسی کے انتہائی منجھے ہوئے ایجنٹ ہو۔ عام لوگ ایسی بات سوچ بھی نہیں سکتے"...... مس باکرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم میرے بارے میں سوچنا چھوڑو اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ بتاتی جاؤ ورنہ میں نے ٹریگر دبا دینا ہے اور تم چیخیں مارتی ہوئی لاش میں تبدیل ہو جاؤ گی۔ ویسے بھی مجھے عورتوں کو ہلاک کرنے میں زیادہ لطف آتا ہے"...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کے پاس اس دہشت گرد تنظیم کے ولیسٹرن کارمن میں موجود سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں فائل تھی"...... مس باکرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دہشت گرد تنظیم کا کیا نام ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"اس کا نام ہارچ ہے"۔ مس باکرے نے کہا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم بلکہ کسی کو بھی نہیں معلوم"...... مس باکرے نے جواب دیا تو چوہان نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس

ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی شگفتگی سے بھرپور اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو سامنے بیٹھی ہوئی مس باکرے بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے زبان سے کوئی لفظ نہ بولا تھا۔

"چوہان بول رہا ہوں عمران صاحب"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ تم بھی تو میرے ہم وزن ہو۔ عمران، چوہان، پریشان۔ اوہ سوری ۔ بہرحال آج ہم وزن کیسے یاد آ گیا"...... عمران نے کہا۔

"میں لارڈ پلازہ کے فلیٹ نمبر تین سو پندرہ میں موجود ہوں۔ یہ فلیٹ مس باکرے کا ہے اور مس باکرے بندھی ہوئی حالت میں میرے سامنے موجود ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا تعلق ولیسٹرن کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور اس کے پاس بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہارچ کے بارے میں معلومات ہیں۔ اگر آپ دلچسپی لیں تو آ جائیں ورنہ میں ٹریگر دبا کر اس کا خاتمہ کرنے والا ہوں"...... چوہان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مس باکرے کا آخر قصور کیا ہے۔ کیا یہی کہ وہ تمہارے والی بلڈنگ میں رہنے کے باوجود ابھی تک مس ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اس معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں ۔

اوکے۔ پھر میں ٹریگر دبا دیتا ہوں"...... چوہان نے کہا۔

"میری بات کراؤ عمران سے۔ میری بات کراؤ"...... یکلخت مس باکرے نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ آواز کس کی ہے"۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا

"مس باکرے کی"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس سے میری بات کراؤ"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو چوہان نے اٹھ کر رسیور مس باکرے کے کان سے لگا دیا۔

"میں مس باکرے بول رہی ہوں۔ جونیئر کی اسسٹنٹ۔ جونیئر یہاں آیا تھا تو میں اس کے ساتھ تم سے ملنے تمہارے فلیٹ پر آئی تھی"...... مس باکرے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ چوہان سے بات کراؤ"...... عمران کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی تو چوہان نے رسیور مس باکرے کے کان سے ہٹا کر اپنے کان سے لگا لیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... چوہان نے کہا۔

"تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چوہان نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ جونیئر کون ہے"۔ چوہان نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران کا بڑا گہرا دوست ہے اور ویسٹرن کارمن میں ہماری ایجنسی کا چیف ہے"...... مس باکرے نے جواب دیا تو چوہان نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا لیکن پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ چوہان بہت کم ہی اسے اس طرح براہ راست فون کرتا تھا اور پھر چوہان اور اس کے درمیان جو بات ہوئی اس نے اسے مزید چونکا کر دیا۔ اس نے رسالہ بند کر کے رکھ دیا تھا۔ پھر مس باکرے سے اس کی بات ہوئی تو اس نے

چوہان کو کہا کہ وہ وہیں رکے وہ خود آ رہا ہے۔ عمران چوہان کے منہ سے بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم بارچ کا نام سن کر چونکا تھا کیونکہ بارچ نامی تنظیم ان دنوں یورپ اور ایکریمیا میں دہشت گردی کی انتہائی بڑی بڑی کارروائیوں میں مصروف تھی اور عمران اس بارے میں پڑھتا اور سنتا رہتا تھا۔ لیکن اس تنظیم نے چونکہ ابھی تک براعظم ایشیا کا رخ نہیں کیا تھا اس لئے عمران کو بھی اس سے صرف معلومات کی حد تک ہی دلچسپی تھی لیکن اب ویسٹرن کارمن اور بارچ دونوں کے بارے میں سن کر وہ چونک پڑا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ بارچ نے براعظم ایشیا تو کیا پاکیشیا کا رخ کر لیا ہے اور یہ بات عمران کے نزدیک خاصی تشویشناک تھی۔ اس نے چوہان کو وہیں رکنے کا کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ عمران تم۔ خیریت۔ آج کیسے پرنس کو جونیئر کی یاد آ گئی"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پاکیشیا میں تمہاری مس باکرے کی سرگرمیاں کچھ پراسرار ہوتی جا رہی ہیں۔ میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لوں"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس باکرے کی سرگرمیاں۔ اوہ نہیں۔ وہ تو صرف اپنے کاز تک محدود رہتی ہے۔ کیا ہوا ہے"...... جونیئر نے چونک کر کہا۔

"ابھی مجھے یہ تو معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوا ہے البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی اس کے فلیٹ تک پہنچ گیا ہے۔ مس باکرے کی قسمت اچھی ہے کہ اس نے میرا نام لے دیا اور پھر اس نے مجھے فون کیا کہ وہ مس باکرے کو گولی مارنے والا ہے کیونکہ کوئی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم بارچ درمیان میں موجود ہے لیکن میں نے اسے روک دیا اور کہا کہ میں خود آ رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ وہاں جانے سے پہلے تم سے بات کر لوں کہ یہ بارچ کا کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"بارچ کا ایک گروپ ویسٹرن کارمن میں کام کر رہا تھا۔ میرے سیکشن نے اٹالیہ میں اس گروپ کا پتہ چلا لیا اور ویسٹرن کارمن میں اس گروپ کے سلسلے کی فائل لے اڑے لیکن بارچ کے آدمیوں کو اس کا علم ہو گیا اور وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ وہ انہیں ڈاج دینے کے لئے پہلے کافرستان گیا۔ وہاں سے پاکیشیا آیا اور پھر مس باکرے کی مدد سے وہ ابھی کچھ دیر پہلے ویسٹرن کارمن پہنچا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ بارچ کا جو آدمی اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اسے اس نے پاکیشیا میں بھی چیک کیا تھا اس لئے وہ مس باکرے کے پاس گیا اور مس باکرے نے اسے اپنے ایک ماتحت کے میک اپ اور کاغذات پر براستہ کافرستان یہاں ویسٹرن کارمن بھجوا دیا لیکن پاکیشیا سیکرٹ

سروس کا ہارچ سے کیا تعلق ہے اور کلیو کیسے مس باکرے تک پہنچ گیا اور کیوں"...... جونیئر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس آدمی کی کوئی تفصیل تمہارے آدمی نے بتائی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اس نے اس کا نام ولیم بتایا ہے اور اس کا حلیہ بھی بتایا ہے"...... جونیئر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بھی بتا دیا۔

" ہارچ کا دائرہ کار ابھی تک ایکریمیا اور یورپ تک محدود ہے یا اس نے براعظم ایشیا میں بھی کام شروع کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہاں کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ہے"۔ جونیئر نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی منت خوشامد کر کے تمہاری مس باکرے کو بچانے کی کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" تم بے فکر رہو عمران۔ مس باکرے یا میرا گروپ کبھی پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا"...... جونیئر نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال بھی کیا ہے۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار لارڈ پلازہ کی

طرف دوڑی چلی جا رہی تھی اور پھر لارڈ پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ کر رک گئی تو عمران نیچے اترا اور کار لاک کی اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچ گیا۔ کمرہ نمبر تین سو پندرہ کا دروازہ بند تھا۔ البتہ سائیڈ بورڈ پر مس باکرے کا کارڈ موجود تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے"...... ڈور فون سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

" ارے کیا مطلب۔ میں تو نام سے مس باکرے کو لیڈی سمجھا تھا یہ تو مسٹر باکرے ہیں شاید"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کٹک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے چوہان نے اس کی آواز پہچان لی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر چوہان موجود تھا۔

" کیا زمانہ آ گیا ہے کہ ایک نامحرم نوجوان لڑکی کے فلیٹ میں موجود صاحب دروازے پر اس طرح کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے دنیا میں اخلاق و تہذیب نام کی کوئی چیز ہی باقی ہی نہیں رہی"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔ البتہ اس نے عمران کے اندر داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر دیا۔

" مبارک ہو۔ آخر تم نے اپنا ساتھی خود ہی تلاش کر لیا"۔ عمران نے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ کا مسئلہ درمیان میں نہ ہوتا تو اس ساتھی کی لاش اب تک کسی گٹر میں تیر رہی ہوتی"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"کیا مطلب ۔ مس باکرے تو خاصی خوبصورت خاتون ہے"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں مس باکرے پردے سے بنی ہوئی رسی سے بندھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور عمران اسے اس حالت میں دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ ۔ تم نے اسے باندھ رکھا ہے۔ کھولو اسے"...... عمران نے کہا تو چوہان نے آگے بڑھ کر اسے کھولنا شروع کر دیا جبکہ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شکریہ عمران ۔ تمہاری وجہ سے آج میں بچ گئی ہوں ورنہ یہ تمہارا ساتھی تو انتہائی سفاک اور سخت مزاج ہے"...... مس باکرے نے اٹھ کر اپنی دونوں ہتھیلیاں مسلتے ہوئے کہا۔

"یہ چکر کیا ہے ۔ تفصیل تو بتاؤ"...... عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان نے تنویر اور ولیم کے اس کے فلیٹ پر آنے سے لے کر بابا جلال کی مدد سے مس باکرے کو ٹریس کرنے اور پھر یہاں آنے سے لے کر آخر تک کی ساری تفصیل بتا دی تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی تنویر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ د

تمہارا دوست ولیم اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ولیم یہاں میرے فلیٹ پر ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے وہیں روکو ۔ میں اور چوہان آ رہے ہیں ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مس باکرے ۔ میری جونیئر سے فون پر بات ہوئی ہے ۔ اس نے تمہاری گارنٹی دی ہے کہ تم پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کوئی کام نہیں کرو گی ۔ اس گارنٹی کا خیال رکھنا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مس باکرے سے کہا۔

"میں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے"...... مس باکرے نے کہا۔

"آؤ چوہان"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مس باکرے کے فلیٹ سے باہر آ گئے۔

"عمران صاحب ۔ مس باکرے نے مجھے چکر دینے کی بے حد کوشش کی ہے اور مجھے اب بھی شک ہے کہ یہ سچ نہیں بول رہی"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں ۔ مس باکرے نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے اس کی تصدیق اس کے چیف جونیئر نے کر دی ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ مس

باکرے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور یہ تمہارا ہی کام تھا کہ تم نے اس سے اصل بات اگلوالی ہے"...... عمران نے کہا تو چوہان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے عمران کی طرف سے تعریف ان کے لئے کسی تمغے سے کم نہیں تھی۔

" آؤ میری کار میں آ جاؤ"...... عمران نے لفٹ کے ذریعے نیچے جاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس بلڈنگ کی پارکنگ میں جا کر رک گئی جس بلڈنگ میں تنویر کا فلیٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تنویر کے فلیٹ میں موجود تھے۔ وہاں ولیم بھی موجود تھا اور عمران جیسے ہی فلیٹ میں داخل ہوا تو ولیم بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" عمران صاحب۔ اوہ۔ اوہ۔ تو چوہان اور تنویر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے"...... ولیم نے عمران کو دیکھتے ہی کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ ولیم کا تعلق اٹالیہ کی سرکاری ایجنسی تاشے سے ہے اور عمران کی کئی بار ایکریمیا میں اس سے ملاقات ہو چکی تھی۔ ولیم تاشے کا خاصا معروف ایجنٹ تھا۔

" ارے۔ ارے۔ یہ تو میرے دوست ہیں اور میرا بھی براہ راست کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ میں صرف کرائے کا سپاہی ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

ولیم بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی ہے۔ میں تنویر کو مسلسل اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں کہ مس باکرے جو کچھ کہہ رہی ہے وہ غلط ہے۔ مس باکرے کا تعلق یقیناً بارچ سے ہے لیکن تنویر میری ایک نہیں سن رہا"...... ولیم نے کہا۔

" میں اس لئے نہیں مان رہا تھا کہ میرے خیال کے مطابق مس باکرے جو کچھ کہہ رہی ہے وہ درست ہے۔ چوہان نے ایئرپورٹ سے تصدیق کر لی تھی کہ فرانسیسیا جو بھی اس کا نام ہے وہ واقعی کافرستان جا چکا ہے اس لئے اب مس باکرے کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

" تم دونوں کے واپس جانے کے بعد چوہان دوبارہ باکرے کے فلیٹ پر پہنچ گیا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ تو تمہیں شک تھا کہ مس باکرے غلط بیانی کر رہی ہے۔ تم نے مجھے تو کچھ نہیں بتایا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ولیم چونکہ اس کے جواب سے مطمئن نظر آ رہا تھا اس لئے میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا لیکن میں اپنے طور پر مطمئن نہیں تھا اس لئے بس اس سے سچ اگلوانا چاہتا تھا"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسئلہ واقعی الجھ گیا ہے۔ ولیم ریمنڈ کے پیچھے لگا رہا کہ وہ بارچ کا

آدمی ہے جبکہ ریمنڈ ولیم کو بارچ کا آدمی سمجھتا رہا جبکہ ولیم کا تعلق اٹالیہ کی سرکاری تنظیم سے ہے اور ریمنڈ کا تعلق ویسٹرن کارمن کی سرکاری تنظیم سے متعلق ہے۔ اس نظر سے دیکھا جائے تو یہ دونوں ایک دوسرے کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ بارچ کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے عمران صاحب کہ ریمنڈ ویسٹرن کارمن سرکاری ایجنٹ ہے"..... ولیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کے چیف سے تصدیق کر لی ہے۔ وہ ویسے بھی میرا بہترین دوست ہے۔ میرا مطلب ریمنڈ سے نہیں بلکہ اس کے چیف سے ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی سب کچھ غلط فہمی کے نتیجے میں ہوتا رہا ہے۔ ہم دونوں کی بھاگ دوڑ فضول رہی"..... ولیم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کو کیسے شک ہوا کہ ریمنڈ کا تعلق بارچ سے ہے"۔ عمران نے ولیم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا پورا گروپ اٹالیہ میں ٹریس ہوا اور سب مارے گئے صرف ریمنڈ بچ کر نکل گیا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ ریمنڈ ان کا مائینڈ ہے"..... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ ریمنڈ یہ سمجھتا رہا کہ تم بارچ کے آدمی ہو۔ یہ گورکھ دھندہ ہے۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ نہ کوئی تعلق بارچ سے ہے اور نہ ہی ریمنڈ کا"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ولیم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ پھر تم تنویر کی میزبانی کا لطف اٹھاؤ اور ہمیں اجازت دو"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو چوہان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ عجیب صورت حال ہے اور مجھے تو یہ سب کچھ مصنوعی سا لگ رہا ہے"..... چوہان نے باہر آ کر کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ عقلمند بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ اسی وجہ سے تمہیں سب کچھ مصنوعی لگ رہا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ میں نے ایک بین الاقوامی کیس کا کلیو حاصل کر لیا ہے لیکن آپ نے تو سب کچھ برابر کر دیا۔ اس کے باوجود آپ مجھے عقلمند کہہ رہے ہیں"..... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیس واقعی بین الاقوامی بن جاتا اگر میں ولیم کو ذاتی طور پر نہ جانتا ہوتا۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ انکوائری کے دوران ایسی غلط فہمیاں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں"..... عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے اس کے فلیٹ پر ڈراپ کیا اور پھر کار لے کر وہ سیدھا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے چوہان اور تنویر کو تو مطمئن کر دیا تھا لیکن اس کا اپنا ذہن مطمئن نہ ہو رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ معاملہ کہیں نہ کہیں گڑبڑ ہے لیکن گڑبڑ اس کے لاشعور سے شعور میں نہ آ رہی تھی اس لئے

وہ دانش منزل جا کر اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب عادت اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ آپ کچھ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"زندگی بذات خود ایک الجھن ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ اسی لئے الجھے ہوئے ہیں کہ آپ زندہ ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ تمام مسائل کا تعلق زندگی سے ہی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو سٹار آرگنائزیشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ دہشت گردی مانیٹرنگ سیکشن کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہارڈی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہارڈی بول رہا ہوں انچارج شعبہ دہشت گردی مانیٹرنگ"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"مطلب ہے نام کے ہارڈی نہیں ہو بلکہ طبیعت بھی اللہ تعالیٰ نے ہارڈ بنا دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہارڈ کے سامنے سافٹ ہی بول سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم عمران تو نہیں ہو"...... دوسری طرف سے ونک کر کہا گیا۔

"کمال ہے۔ میں نے تو سافٹ کہا ہے۔ عمران تو نہیں کہا۔ یا نہارے ہاں سافٹ کا مطلب عمران ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو ں بار دوسری طرف سے ہارڈی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بات صرف عمران ہی کہہ سکتا ہے۔ مجھے بتایا تو گیا تھا کہ کیشیا سے کال ہے لیکن نام نہیں بتایا گیا تھا۔ بہرحال تم نے بہت ے بعد فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"...... ہارڈی نے کہا۔

"ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے ہارچ۔ اس بارے میں دم کرنا تھا کہ کیا یہ تنظیم براعظم ایشیا میں بھی کام کرتی ہے یا

صرف ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہارڈی زیادہ دیر اپنے فون کو انگیج نہیں رکھ سکتا۔

"فی الحال تو اس کی سرگرمیاں ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہیں لیکن یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ایشیا کے ملک کافرستان نے کسی خاص مشن کے سلسلے میں اس کی خدمات حاصل کی ہیں"...... ہارڈی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو پھر تو پاکیشیا کو اس بارے میں تشویش پیدا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اس حد تک تو اطلاع حتمی ہے کہ اتالیہ کی ایک سرکاری ایجنسی تاشے کے ذریعے یہ بات چیت ہو رہی ہے کیونکہ ساگرٹ کے چیف براؤن کے ہارچ کے ایک بڑے سے گہرے تعلقات ہیں اور اکثر براؤن کے ذریعے ہی مختلف حکومتیں ہارچ سے رابطہ رکھتی ہیں"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"ہارچ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کے بارے میں آج تک معلوم نہیں ہو سکا ورنہ شاید ایکریمیا اور یورپ کی حکومتیں اب تک اسے تباہ کر چکی ہوتیں"...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہارچ کس قسم کی دہشت گردانہ کارروائیاں کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بے حد منظم اور تربیت یافتہ دہشت گردوں کی تنظیم ہے۔ انتہائی اعلیٰ پیمانے کی دہشت گردانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ مثلاً بڑے بڑے ڈیم اڑا دینا، ٹرین بموں سے اڑا دینا، ملک کی اعلیٰ ترین شخصیتوں کی ہلاکت وغیرہ"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"اس براؤن کے بارے میں کوئی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"براؤن بظاہر اتالیہ کی سرکاری ایجنسی کا چیف ہے اور بس"۔ ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہارچ کہاں سے آ ٹپکی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے تنویر، ولیم، چوہان اور مس ہاکرے کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہارڈی کی بات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کافرستان، پاکیشیا کے خلاف ہارچ کو ہائر کرنے کی کوشش کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اب جو صورت حال سامنے آ رہی ہے اس سے ریمنڈ اور ولیم دونوں کے کردار بدل جاتے ہیں۔ ریمنڈ کا اتالیہ سے کافرستان پہنچنا اور پھر وہاں سے پاکیشیا آنا، پھر کافرستان جانا اور کافرستان سے پھر ویسٹرن کارمن پہنچنا۔ اس ولیم کا اس کے پیچھے آنا یہ سب کچھ جو بظاہر غلط فہمی نظر آ رہی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بات نہیں

ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی گہری سازش ہو رہی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جونیئر"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم اور اس قدر سنجیدہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے جونیئر نے چونک کر کہا۔

"تمہارا آدمی ریمنڈ کہاں موجود ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جونیئر نے چونک کر کہا۔

"مجھے اس کا نام بے حد پسند آیا ہے اور میں اسے اس قدر خوبصورت نام پر مبارک باد دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے جونیئر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ تم بتانا نہیں چاہتے لیکن عمران۔ ریمنڈ غلط آدمی نہیں ہے۔ اس کی میں گارنٹی دیتا ہوں۔ اگر تمہیں ریمنڈ کے خلاف کوئی اطلاع ملی ہے اور اطلاع بھی ایسی جس نے تمہیں سنجیدہ کر دیا ہے تو یہ اطلاع غلط ہے"...... اس بار جونیئر نے بھی سنجیدہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ریمنڈ ویسٹرن کارمن میں ہی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... جونیئر نے کہا۔

"کیا اس سے میری فون پر بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم مجھے دس منٹ بعد فون کرو۔ میں اسے بلوا لیتا ہوں"...... جونیئر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان پاکیشیا کے خلاف دہشت گردی کے لئے عالمی تنظیم ہارچ سے رابطے کر رہا ہے اور یہ اطلاع ملی ہے کہ اتالیہ کی سرکاری ایجنسی ساگرٹ کے چیف براؤن کے ذریعے یہ بات چیت ہارچ سے کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور بات سامنے آئی ہے کہ ویسٹرن کارمن کی سرکاری ایجنسی کا ایجنٹ ریمنڈ اتالیہ سے پہلے

کافرستان پہنچا اور وہاں سے پاکیشیا آیا اور پھر پاکیشیا سے ایک بار پھر کافرستان گیا اور کافرستان سے ویسٹرن کارمن چلا گیا۔ ویسٹرن کارمن کی اس سرکاری ایجنسی کا چیف عمران کا گہرا دوست ہے۔ اس نے عمران کو بتایا ہے کہ ریمنڈ ہارج کی ویسٹرن کارمن کے خلاف سازش کے سلسلے میں بھاگا ہے اور پھر یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اٹالیہ کی سرکاری ایجنسی کا ایجنٹ ولیم بھی اس کے پیچھے پاکیشیا پہنچا ہے لیکن جب اسے اطلاع ملی کہ ریمنڈ پاکیشیا سے کافرستان اور کافرستان سے ویسٹرن کارمن چلا گیا ہے تو وہ اس طرح مطمئن ہو گیا کہ جیسے وہ چاہتا بھی یہی تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریمنڈ کے پاس ایسی معلومات تھیں جو اٹالیہ والے نہیں چاہتے تھے کہ پاکیشیا میں لیک آؤٹ ہو جائیں۔ چونکہ دہشت گردی کی تنظیموں کو کافرستان میں فارن سروس کا ایک مخصوص سیکشن ڈیل کرتا ہے اس لئے کیا تم اس سیکشن سے معلومات حاصل کر سکتے ہو کہ کافرستان پاکیشیا کے خلاف کیا کارروائی کرنے کی کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اس سیکشن کا سربراہ کرنل رندھیر سنگھ ہے اور اس کے آفس میں میرا ایک خاص آدمی موجود ہے۔ اس سے حتمی معلومات مل جائیں گی"...... دوسری طرف سے ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کتنا وقت لو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر یہ مخبر مل گیا تو زیادہ سے زیادہ دس منٹ۔ ورنہ جیسے ہی وہ ملے گا میں معلومات حاصل کر کے اطلاع دے دوں گا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوشش کرو کہ جلد از جلد یہ معلومات مل جائیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اگر آپ کا خیال درست ہے عمران صاحب تو پھر ریمنڈ پاکیشیا کیوں آیا تھا۔ وہ کافرستان سے براہ راست ویسٹرن کارمن بھی تو جا سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز مس باکرے کو دینے آیا تھا جو وہ اپنے ساتھ ویسٹرن کارمن نہ لے جانا چاہتا تھا اور ولیم بھی اسی لئے اس کے پیچھے یہاں پاکیشیا آیا تھا کہ کہیں وہ چیز یہاں پاکیشیا میں اوپن تو نہیں ہوئی لیکن مس باکرے بہت کامیاب اداکارہ ہے۔ اس نے اپنی اداکاری سے ولیم اور چوہان دونوں کو مطمئن کر دیا اور جب ولیم نے دیکھا کہ اصل چیز سامنے نہیں آئی تو وہ اس طرح مطمئن ہو گیا جیسے اس کا اصل مسئلہ حل ہو گیا ہو ورنہ وہ اس کے پیچھے کافرستان یا کم از کم ویسٹرن کارمن ضرور جاتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ بھی تو مس باکرے سے ملے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس وقت ہارڈی کی طرف سے یہ اطلاع میرے پاس نہ آئی تھی کہ کافرستان ساگرٹ کے چیف براؤن کے ذریعے ہارج کے

ساتھ کارروائی کرنے کی بات چیت کر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو مس باکرے سے اصل بات کا علم ہو جائے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مس باکرے یہاں جونیئر ایجنٹ ہے اس لئے میں پہلے اس ریمنڈ سے بات کر لوں۔ شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس کو مدنظر رکھ کر مس باکرے سے اصل بات اگلوائی جا سکے"...... عمران نے کہا اور پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس۔ ریمنڈ موجود ہے اور میں نے اسے بتایا ہے کہ اگر اس نے تم سے جھوٹ بولنے کی کوشش کی اور بعد میں یہ بات ثابت ہو گئی تو پھر اس کی لاش سڑک پر پڑی نظر آئے گی"...... جونیئر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اتنا بھی آگے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریمنڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ۔ ساگرٹ کے چیف براؤن سے تمہاری ملاقات ہوئی

تھی۔ اس میں کیا بات چیت ہوتی رہی"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ وہ۔ وہ تو رسمی سی ملاقات تھی جناب"۔ ریمنڈ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جبکہ مس باکرے نے تو کچھ اور بتایا ہے۔ تم بے فکر رہو۔ جونیئر میرا گہرا دوست ہے اس لئے جونیئر کو میں کہہ دوں گا کہ وہ تمہارے اور مس باکرے کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے گا" عمران نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"مس باکرے نے بتایا ہے۔ کیا بتایا ہے جناب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... ریمنڈ نے پہلے سے زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو ریمنڈ۔ تمہاری کافرستان میں کرنل رندھیر سنگھ سے ملاقات کے بارے میں بھی تفصیلات میرے پاس موجود ہیں اور مس باکرے بھی اپنی زبان بند نہیں رکھ سکی۔ اب معاملہ صرف کنفرمیشن کا ہے اور تم جانتے ہو کہ اس کا طریقہ بھی مجھے آتا ہے اس لئے میں نے تمہیں پہلے ہی گارنٹی دی ہے کہ جونیئر تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ اس کے باوجود تم ہچکچا رہے ہو"...... عمران کا لہجہ اس بار خاصا سخت ہو گیا تھا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ جب سب کچھ آپ کو ویسے ہی معلوم ہو گیا ہے۔ ساگرٹ کے براؤن نے مجھے

کرنل رندھیر سنگھ کے نام ایک خط دیا تھا جو میں نے کرنل رندھیر سنگھ تک پہنچا دیا اور کرنل رندھیر سنگھ نے مجھے ایک نقشہ دیا تھا کہ اس نقشے کو مس باکرے تک پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے وہ نقشہ مس باکرے تک پہنچا دیا۔ مس باکرے سے رسید لے کر میں واپس کافرستان گیا اور رسید کرنل رندھیر سنگھ کو دے کر میں ویسٹرن کارمن آگیا جناب۔ بس یہ بات ہے۔ میں نے نہ خط دیکھا ہے اور نہ ہی نقشہ۔ وہ بند تھا اور سیلڈ تھا"...... ریمنڈ نے آخرکار سب کچھ اگل دیا۔

"لیکن براؤن کو کیا ضرورت تھی کہ وہ چیز تمہیں دے کر کرنل رندھیر سنگھ تک بھیجے۔ وہ براہ راست بھی بھجوا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ وہ اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعے نہیں بھجوانا چاہتا تھا اس لئے اس نے مجھے اس کام کے لئے ہائر کیا اور جناب۔ مجھے اس نے ہارچ کی ویسٹرن کارمن کے خلاف سیٹ اپ کی فائل بطور معاوضہ دی تھی"...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس باکرے کا کرنل رندھیر سنگھ سے کیا تعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مس باکرے پہلے کافرستان میں طویل عرصہ کام کرتی رہی ہے پھر جب وہ ہماری ایجنسی میں شفٹ ہوئی تو چیف نے اسے پاکیشیا بھجوا دیا۔ ویسے میں نے مس باکرے سے معلوم کیا تھا کہ اس کے

کرنل رندھیر سنگھ سے کیا تعلقات ہیں تو اس نے مجھے بتایا کہ کرنل رندھیر سنگھ اس کا مخبر بھی ہے"...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

"فون جونیئر کو دو"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو عمران۔ میں نے ساری بات چیت سن لی ہے۔ آئی ایم سوری کہ میرے دو ایجنٹوں نے اس طرح حماقت کی ہے۔ میں انہیں انتہائی سخت سزا دوں گا"...... جونیئر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ کو سزا دینے کی بجائے تم اسے میرے پاس پاکیشیا بھجوا دو یہ ہارچ کے خلاف میرے کام آسکتا ہے۔ جہاں تک مس باکرے کا تعلق ہے تو مس باکرے سے ابھی بات چیت ہونی ہے۔ اس کے بعد اس کے بارے میں تمہیں بتا دوں گا۔ فی الحال جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ ریمنڈ کل تمہارے پاس پہنچ جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چوہان کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... چوہان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مس باکرے کے فلیٹ میں جاؤ اور اگر مس باکرے فلیٹ میں موجود ہو تو اسے بے ہوش کر کے اس کے فلیٹ کی تفصیلی تلاشی لو۔ ریمنڈ اسے کافرستان سے آ کر ایک نقشہ دے گیا ہے۔ تم نے یہ نقشہ تلاش کرنا ہے۔ اگر یہ نقشہ مل جائے تو نقشہ اور مس باکرے دونوں کو رانا ہاؤس پہنچا دو اور اگر مس باکرے موجود نہ ہو تو نقشہ تلاش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اور مس باکرے جہاں بھی ہو اسے وہاں سے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے چوہان نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا دوست ولیم کہاں ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وہ اتالیہ واپس چلا گیا ہے۔ میں ابھی اسے ایئر پورٹ چھوڑ کر واپس آیا ہوں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"وہاں اتالیہ میں اس کا ایڈریس کیا ہے"...... عمران نے کہا تو

تنویر نے اس کا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا۔

"اس سے رابطہ رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے کام آ سکے کیونکہ جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق شاید کوئی مشن اتالیہ بھجوانا پڑے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر خاصی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں جناب۔ مس باکرے کے فلیٹ میں مس باکرے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش فلیٹ پر موجود ہے اور میرے خیال میں قاتل وہ نقشہ لے گیا ہے"۔ چوہان نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح معلوم ہوا ہے کہ قاتل نقشہ لے گیا ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مس باکرے پر انتہائی تشدد کیا گیا ہے اور ایک خفیہ سیف کھلا ہوا ہے۔ اس کا ایک خفیہ خانہ بھی کھلا ہوا ہے جبکہ سیف میں کرنسی اور دیگر فائلیں ویسے ہیں موجود ہیں۔ کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا قاتل کا کوئی کلیو ملا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی میں نے معلوم نہیں کیا لیکن معلوم ہو جائے گا"۔ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معلوم کرو اور پھر مجھے کال کرو"...... عمران نے

کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ عجیب سی کھچڑی پک رہی ہے"...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ولیم یہ نقشہ لے اڑا ہے۔ وہ ریمنڈ کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس نے صرف تنویر اور چوہان کو ڈاج دینے کے لئے اپنے آپ کو مطمئن ظاہر کیا۔ بہرحال چوہان اسی بلڈنگ میں رہتا ہے اس لئے لازماً وہ کلیو نکال لے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ولیم کو اس نقشے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ولیم یقیناً ڈبل ایجنٹ ہے۔ وہ ہارچ کا بھی ایجنٹ ہے اور جب اس نے اندازہ لگالیا کہ تنویر اور چوہان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو مس باکرے کو ہلاک کر کے نقشہ لے اڑا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارچ کی اصل کارروائی تک نہ پہنچ سکے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کرنل رندھیر سنگھ پاکیشیا کے سب سے بڑے ڈیم کو

تباہ کرنے کے لئے ہارچ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن ابھی ہارچ نے پاکیشیا میں کام کرنے کی حامی نہیں بھری۔ اس سلسلے میں شاید آج رات کوئی فیصلہ ہو جائے اور کرنل رندھیر سنگھ کی سرپرستی کافرستان کے نئے منتخب وزیراعظم کر رہے ہیں۔ وہ اس معاملے میں بے حد تیزی دکھا رہے ہیں اور جناب۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہارچ نے اس ڈیم کا تفصیلی نقشہ کرنل رندھیر سنگھ سے طلب کیا ہے جو رندھیر سنگھ نے انہیں مہیا کر دیا ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ نقشہ اسے مہیا کیا جا چکا ہے اور رندھیر سنگھ نے نقشہ کیسے حاصل کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس مخبر نے بتایا ہے کہ پاکیشیا میں کوئی ویسٹرن کارمن کی ایجنٹ عورت ہے جس کے رندھیر سنگھ سے بھی تعلقات ہیں۔ اس عورت نے ویسٹرن کارمن کے ایک مرد ایجنٹ ریمنڈ کے ذریعے یہ نقشہ رندھیر سنگھ تک پہنچایا ہے جو رندھیر سنگھ نے فوری طور پر اتالیہ فیکس کرا دیا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہ معلوم کرو کہ کیا ہارچ اس پراجیکٹ پر کام کرے گی یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں مسلسل رابطے میں رہوں گا"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران کی رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہم سب کچھ الٹ سمجھ رہے تھے۔ رندھیر سنگھ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کے لئے اپنا کوئی ایجنٹ یہاں بھجوانے کی بجائے مس باکرے کی خدمات حاصل کیں اور جب مس باکرے نے اسے اطلاع دی کہ نقشہ تیار ہو گیا ہے تو اس نے ریمنڈ کو مس باکرے کے پاس بھیجا اور ریمنڈ اس سے نقشہ لے کر کافرستان گیا اور وہاں اس نے نقشہ رندھیر سنگھ کو دے دیا اور خود وہ ویسٹرن کارمن چلا گیا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر اس ولیم کو کس خانے میں فٹ کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ولیم ہارچ کا ایجنٹ تھا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ معاملہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہے تو اس نے یقیناً نقشے کی کاپی مس باکرے سے حاصل کی ہو گی اور مس باکرے کو ہلاک کر دیا تاکہ معاملے کی صحیح نوعیت سامنے نہ آسکے اور یہ بات طے ہو گئی کہ مس باکرے نے نقشے کی ایک کاپی اپنے پاس رکھی ہو گی کیونکہ ایجنٹ ایسا کرنے کے عادی ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہو گا۔ کیا اس کرنل رندھیر سنگھ کے خلاف ایکشن لینا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا۔ رندھیر سنگھ کی جگہ کوئی اور لے لے

گا۔ تم نے ناٹران کی رپورٹ نہیں سنی کہ کافرستان کا نو منتخب وزیراعظم اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اگر ہارچ اس معاملے کو ہاتھ میں لے لیتی ہے تو پھر ہمیں ہارچ کا خاتمہ کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہارچ کے بعد وہ کسی اور تنظیم کو ہائر کر لیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اور یہاں کوئی ایسی تنظیم نہیں ہے جو پاکیشیا میں کام کر سکے۔ ہارچ کا ٹکراؤ آج تک پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہوا اس لئے وہ اس معاملے پر کام کر سکتی ہے۔ بہرحال پھر اس تنظیم کا بھی خاتمہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ جونیئر"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم پر ابھی تک سنجیدگی کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حالات میری توقع سے زیادہ سنگین ہیں"...... جونیئر نے کہا۔

"تم نے اپنی ٹیم میں تمام ڈبل ایجنٹ بھرتی کر رکھے ہیں۔ مس باکرے کافرستان کی ایجنٹ ہے اور ریمنڈ بھی"...... عمران نے

قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔یہ کیسے ممکن ہے"...... جونیئر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے کرنل رندھیر سنگھ اور مس باکرے کے بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ اسے پوری تفصیل بتا دی کہ مس باکرے کو کس طرح اس کے فلیٹ میں ہلاک کیا گیا ہے اور ریمنڈ نے دراصل کیا کردار ادا کیا ہے۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔یہ تو واقعی میری کوتاہی ہے کہ مجھے اپنے ایجنٹوں کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔آئی ایم رئیلی سوری عمران ریمنڈ کو اس کے کئے کی سزا بھگتنا ہو گی اور اب میں نیم کی نئے سرے سے چھان پھٹک کروں گا لیکن عمران۔ہارچ نے تو آج تک کبھی ایشیا میں کام ہی نہیں کیا۔پھر وہ کیسے پاکیشیا کے خلاف کام کرے گی"...... جونیئر نے کہا۔

"کافرستان کا وزیراعظم اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے اور جہاں حکومتیں ملوث ہوں وہاں معاوضے بھی لمبے وصول کئے جاتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہارچ یہ مشن ہاتھ میں لے لے"۔عمران نے کہا۔

"ہارچ کے بارے میں کچھ معلومات میرے پاس موجود ہیں کیونکہ ویسٹرن کارمن میں اس کے منصوبے سامنے آتے رہے ہیں"...... جونیئر نے کہا۔

"جو بھی معلومات ہیں ان کی مین باتیں بتا دو ...... عمران نے

کہا۔

"ہارچ کا ہیڈ کوارٹر تو آج تک ٹریس نہیں ہو سکا حالانکہ ایکریمیا کی تمام ایجنسیاں اسے ٹریس کرتی رہتی ہیں۔البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر اٹالیہ کے شہر راس فیلڈ میں ہے اور ایک آدمی سٹاچو اس کا انچارج ہے اور یورپ اور ایکریمیا میں ہارچ کی تمام کارروائیاں اس سٹاچو کے تحت ہی ہوتی ہیں لیکن آج تک یہ سٹاچو ٹریس نہیں ہو سکا۔ویسے ہارچ انتہائی خوفناک تنظیم ہے اور انتہائی منصوبہ بندی کے تحت کام کرتی ہے اور اکثر اس کا نشانہ بڑے پراجیکٹ ہوتے ہیں"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں اس کے چہرے کی نسبت کافی بڑی تھیں اور آنکھوں میں تیرتی ہوئی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ خاصا مشتعل مزاج آدمی ہے۔ اس کے چہرے پر سختی کا تاثر اس قدر واضح انداز میں موجود تھا کہ اس کا چہرہ دیکھنے والا خود بخود نظریں جھکا لینے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ وہ اپنے سامنے ایک فائل رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ہنری بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سٹاہجو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی

آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... ہنری نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے"۔ دوسری طرف سے اسی طرح غراتی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"باس ۔ رپورٹ کے مطابق اس مشن کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ملوث ہو گئی ہے اس لئے ڈائریکٹران اس مشن کو بک کرنے سے ہچکچا رہے ہیں"...... ہنری نے کہا۔

"کون ملوث ہو گیا ہے ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... سٹاہجو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس باس ۔ جو دنیا کی سب سے خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے اور ڈائریکٹران کا کہنا ہے کہ اب اگر بارچ نے اس مشن کو بک کیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بارچ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دے گی اور اس طرح بارچ کا وجود ہی خطرے میں پڑ سکتا ہے اور ویسے بھی بارچ نے اب تک براعظم ایشیا میں کوئی کام نہیں کیا اس لئے ان کا کہنا ہے کہ یہ مشن انہیں بک نہیں کرنا چاہئے"...... ہنری نے کہا۔

"کیا تم نے ڈائریکٹران کو بتایا تھا کہ یہ مشن سٹاہجو نے کافرستان کے وزیراعظم کی ذاتی درخواست پر بک کرنے کا وعدہ کیا ہے"۔ سٹاہجو کے لہجے میں موجود غراہٹ مزید بڑھ گئی۔

"یس باس ۔ لیکن وہ بضد ہیں کہ اس سے چونکہ بارچ کا وجود

خطرے میں پڑ سکتا ہے اس لئے اس مشن کو ڈراپ کر دیا جائے"۔ ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آخری فیصلہ کیا ہوا ہے"...... سٹاچو نے پوچھا۔

"آخری فیصلہ یہ ہوا باس کہ اس کی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو بھجوائی جائے ۔ وہاں سے جو فیصلہ ہو گا اس پر عمل کیا جائے"۔ ہمزی نے جواب دیا۔

"کیا وہ رپورٹ تیار ہو چکی ہے"...... سٹاچو نے پوچھا۔

"یس باس ۔ میرے سامنے موجود ہے اور میں اسے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹرانسفر کرنے ہی والا ہوں"...... ہمزی نے جواب دیا۔

"ابھی اس رپورٹ کو ٹرانسفر مت کرو ۔ میں ڈائریکٹران سے بات کرتا ہوں ۔ پھر تم سے بات ہو گی"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن باس آپ کو تو معلوم ہے کہ زیادہ دیر میرے خلاف جائے گی اور اگر مین ہیڈ کوارٹر نے میرے خلاف کوئی فیصلہ کر دیا تو پھر مجھے کوئی نہ بچا سکے گا"...... ہمزی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ۔ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ فی الحال ایک گھنٹے تک رپورٹ روک لو ۔ ایک گھنٹے بعد میں دوبارہ تمہیں کال کروں گا"...... سٹاچو نے کہا۔

"ایک گھنٹے کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے باس ۔ میں چار گھنٹوں تک رپورٹ روک سکتا ہوں لیکن زیادہ سے زیادہ میرے پاس رات بارہ بجے تک کا وقت ہے کیونکہ پھر تاریخ بدل جائے گی"...... ہمزی

نے کہا۔

"میں نے ایک گھنٹہ کہا ہے"...... دوسری طرف سے سٹاچو نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہمزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"باس بہت جذباتی ہو رہا ہے لیکن ڈائریکٹران کس طرح مانیں گے ۔ وہ تو اس معاملے میں بے حد سخت ہو رہے ہیں"...... ہمزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس میں سے دو گھونٹ لئے اور پھر بوتل کو میز پر رکھ دیا اور پھر دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ ہمزی ویسے تو سب ہیڈ کوارٹر کے انچارج سٹاچو کے تحت تھا لیکن اس کا اصل رول رابطے کا تھا۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر اور سب ہیڈ کوارٹر اور سب ہیڈ کوارٹرز کے ڈائریکٹران اور سٹاچو کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا۔ سب ہیڈ کوارٹرز کے ڈائریکٹران چار تھے ۔ ان میں سے دو ایکریمی تھے اور دو یورپی نژاد تھے ۔ سب ہیڈ کوارٹرز کے کسی بھی کیس کے سلسلے میں فائنل فیصلہ ڈائریکٹران ہی کرتے تھے ۔ اگر ان کی اکثریت کسی فیصلے پر متفق ہو جاتی تھی تو پھر یہ فیصلہ سب ہیڈ کوارٹرز کو بھجوا دیا جاتا تھا اور پھر سٹاچو کو اس پر عمل کرنا ضروری ہو جاتا تھا اور اگر ڈائریکٹران کسی فیصلے پر متفق نہ ہو سکیں تو پھر خصوصی حالات میں فائنل فیصلہ

مین ہیڈ کوارٹر کرتا تھا۔ سٹاچو سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔ ایکریمیا اور یورپ میں اعلیٰ پیمانے پر کی جانے والی تمام دہشت گردی کی کارروائیاں اسی کے تحت کی جاتی تھیں اور اس کے تحت انتہائی منظم، باوسائل اور تجربہ کار ٹیم تھی اور ہر کارروائی باقاعدہ منصوبہ بندیوں کے تحت کی جاتی تھی اور چونکہ زیادہ تر حکومتیں ہی دوسری حکومتوں کے خلاف کارروائی کے لئے ہارچ کی خدمات حاصل کرتی تھیں اس لئے ہر مشن کا انتہائی بھاری معاوضہ وصول کیا جاتا تھا اور چونکہ آج تک ہارچ اور سٹاچو کو کسی بڑی کارروائی میں ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑا تھا اس لئے ہارچ کا نام ہی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔ کسی ایک اہم آدمی کے قتل سے لے کر پورے ملک میں فسادات کرانے، حکومتوں کے خلاف بڑی بڑی دہشت گردانہ کارروائیاں کر کے عوام کو حکومتوں کے خلاف کھڑے کر دینے سے لے کر ہر قسم کی چھوٹی بڑی منظم کارروائیاں کرانے کی ہارچ ماہر سمجھی جاتی تھی۔ ہارچ کی کارروائیوں کا دائرہ کار ایکریمیا اور یورپ تک محدود تھا کیونکہ اسے منہ مانگا معاوضہ یہیں سے ہی مل سکتا تھا۔ افریقہ اور ایشیا کے ممالک میں ابھی تک ہارچ نے کوئی کارروائی نہ کی تھی کیونکہ ہارچ کے نقطہ نظر سے ان دونوں براعظموں کے نہ صرف لوگ غریب تھے بلکہ حکومتیں بھی اس قابل نہیں تھیں کہ وہ ہارچ کو اس کا منہ مانگا معاوضہ دے سکیں لیکن اب پہلی بار پاکیشیا کے خلاف ایک مشن سٹاچو کے ذریعے سامنے آیا تھا لیکن ڈائریکٹران جن کا

دراصل یورپ اور ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں سے تعلق تھا، انہوں نے سٹاچو کے بھیجے ہوئے اس مشن کو بک کرنے سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ وہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت اچھی طرح واقف تھے اور پھر جو واقعات سامنے لائے گئے تھے ان میں اس بات کی رپورٹ بھی شامل تھی کہ کافرستان جس مشن پر کام کرانا چاہتا ہے اس کا نقشہ اس نے ویسٹرن کارمن کی پاکیشیا میں کام کرنے والی ایک ایجنٹ کے ذریعے تیار کرایا گیا اور اس ایجنٹ تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پہنچ گئے تھے۔ یہ رپورٹ انہیں خاص ذرائع سے ملی تھی اور اطلاع حتمی تھی اس لئے وہ جانتے تھے کہ لامحالہ ہارچ کا نام بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آچکا ہو گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ملک کے خلاف کسی بھی کارروائی سے بچنے کے لئے ہارچ کے خلاف کام شروع کر دینا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ہارچ کے خلاف گو ایکریمیا اور یورپ کی انتہائی منظم، باوسائل اور مضبوط سروسز آج تک کچھ نہ کر سکی تھیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اگر ان کے خلاف کام شروع کر دیا تو پھر اسے روکنا ناممکن ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہارچ کا وجود ہی ختم ہو کر رہ جائے اس لئے ڈائریکٹران پاکیشیا کے خلاف مشن بک کرنے کے خلاف تھے لیکن وہ سٹاچو کی طاقت اور اس کے اثر و رسوخ سے بھی اچھی طرح واقف تھے اور سٹاچو کی وجہ سے یہ مشن بک کیا جا رہا تھا اس لئے آخرکار انہوں نے اسے مین ہیڈ کوارٹر کو ریفر کر دیا تھا تاکہ

مین ہیڈ کوارٹر جو فیصلہ چاہے کرے ۔ البتہ رپورٹ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام تفصیلات بھی درج کر دی تھیں۔ ہنری شراب پینے اور ادھر ادھر کے کاموں میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ہنری بول رہا ہوں "...... ہنری نے کہا۔

"سپیشل رابطہ کرو "...... دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی تو ہنری بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا کیونکہ یہ آواز مین ہیڈ کوارٹر کی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کال ہے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے ایک دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود سیاہ رنگ کا چوکور باکس اٹھا کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر باکس کے کونے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے زوں زوں کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دینے لگی ۔ پھر اچانک ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے بہت سی فولادی گراریاں ایک دوسرے سے رگڑ کھا رہی ہوں اور اس رگڑ سے آواز نکل رہی ہو۔

"ایم ایچ کالنگ "...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس سر ۔ ہنری بول رہا ہوں "...... ہنری نے بھیک مانگنے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹاچو پاکیشیا میں جو مشن بک کرنا چاہتا ہے اس پر ڈائریکٹران کو کیا اعتراض ہے۔ مین اعتراض بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس ہے اور ایکریمیا اور یورپ کی تمام سرکاری اور مجرم تنظیمیں اس سے خوفزدہ رہتی ہیں اس لئے ڈائریکٹران کا خیال ہے کہ اگر پاکیشیا کے خلاف مشن بک کیا گیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارچ کے خلاف کام شروع کر دے گی اور اس سے ہارچ کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا جبکہ یہ رپورٹیں بھی مل چکی ہیں کہ کافرستان کے حکام کی حماقت کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک ہارچ کا نام اور اس مشن کے بارے میں معلومات پہنچ گئی ہیں "...... ہنری نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہارچ اب اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہو کر مشن لینے سے ہی انکار کر دے"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سر ۔ یہ ڈائریکٹران کی رائے ہے سر "...... ہنری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سٹاچو نے ہم سے رابطہ کر کے تفصیل بتائی ہے ۔ ہم نے سٹاچو کو مشن بک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور اسے جلد از جلد مکمل کرنے کے احکامات بھی دے دیئے ہیں کیونکہ ان حالات میں اس مشن سے

پیچھے ہٹنے کا مطلب ہے کہ ہارج اس قدر کمزور ہے کہ ایک پسماندہ سے
ملک کی سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہو کر مشن چھوڑ دیتی ہے اور ساتھ
ہی ہم نے سٹاچو کو حکم دے دیا ہے کہ اگر اس مشن کی تکمیل میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس رکاوٹ ڈالے تو اس کا بھی خاتمہ کر دیا جائے
اس لئے تم یہ رپورٹ اب مین ہیڈ کوارٹر کو ٹرانسمٹ نہیں کرو گے
اور ڈائریکٹران کو بھی بتا دو کہ ہارج اس قدر کمزور نہیں ہے جتنی
انہوں نے اسے سمجھ لیا ہے اور یہ ان کے لئے بھی لاسٹ وارننگ ہو
گی۔ آئندہ اگر انہوں نے اس قسم کی رپورٹس تیار کیں تو پھر نتائج
انہیں انتہائی عبرتناک انداز میں بھگتنے ہوں گے"...... دوسری طرف
سے مشینی آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
باکس سے دوبارہ ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور ہنری
نے باکس کا بٹن آف کیا اور اسے دوبارہ الماری کے مخصوص خانے
میں رکھ کر وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار
پھر بج اٹھی تو ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"سٹاچو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے وہی غراتی ہوئی سی
آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... ہنری نے جواب دیا۔

"ایم ایچ کا آرڈر تمہیں مل چکا ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

تفصیل سے آرڈر بتا دیا۔

"اب تم ڈائریکٹران کو میری طرف سے یہ بتا دینا کہ وہ میرے
بارے میں ایسی رائے آئندہ نہ رکھیں ورنہ اگر میں چاہتا تو ان کے
ڈیتھ آرڈرز بھی جاری کروا سکتا تھا"...... سٹاچو نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر نے کار لیو کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیو کلب کا مالک اور مینجر راسن ایکریمیا سے چار پانچ سال پہلے پاکیشیا شفٹ ہوا تھا اور یہاں اس نے لیو کلب بنا لیا تھا۔ وہ چونکہ انتہائی اعلیٰ سطح پر کام کرنے والا تھا اس لئے ٹائیگر نے اس سے خاص طور پر دوستی بنائی ہوئی تھی اور کئی کام اس نے راسن کے کئے تھے اس لئے راسن بھی اس کی صلاحیتوں کا بے حد مداح تھا۔ آج بھی ٹائیگر سپر کلب میں موجود تھا کہ اسے راسن کا پیغام ملا کہ وہ فوری طور پر اس سے ملے۔ اس کے پاس ٹائیگر کے لئے بڑا کام ہے تو ٹائیگر لیو کلب آیا تھا۔ چونکہ یہاں اسے سب جانتے تھے اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ بغیر کسی رکاوٹ کے راسن کے دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔ راسن لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا اور لڑائی بھڑائی میں بھی خاصا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ چہرے

مہرے سے وہ زیر زمین دنیا کا کوئی بڑا آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"آؤ ٹائیگر۔ بیٹھو"...... راسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر سے مصافحہ کر کے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا پیو گے"...... راسن نے کہا۔

"ایپل جوس"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو راسن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کئے اور پھر کسی کو ایپل جوس کے دو گلاس لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کام پڑ گیا ہے کہ اس طرح ایمرجنسی کال کی ہے تم نے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فیلڈ سے ہٹ کر کام ہے اور کام بھی بے حد اہم ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ہائر کیا جائے"...... راسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فیلڈ سے ہٹ کر کام، کیا مطلب ہوا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں پاکیشیا میں ایک بڑا ڈیم ہے۔ ترلام ڈیم۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہوا ہے"...... راسن نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ کئی بار دیکھا ہے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک بین الاقوامی پارٹی اس ڈیم کے خلاف کام کرنا چاہتی ہے لیکن پھر معلوم ہوا کہ چند روز پہلے تک تو اس ڈیم کی حفاظت کے عام سے اقدامات تھے لیکن پھر یکلخت اس کے انتظامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں اور غیر ملکیوں کا داخلہ تو وہاں یکسر بند ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہاں جو جاتا ہے اس کی انتہائی سختی سے چیکنگ کی جاتی ہے حتیٰ کہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں انٹیلی جنس کے لوگ بھی موجود رہتے ہیں"...... راسن نے کہا اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ خاموش ہو گیا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں ایپل جوس کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اندر آکر اس نے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے لئے واپس چلا گیا۔

"ایسے اہم ڈیم کی حفاظت تو ہونی ہی چاہئے۔ لیکن تمہارا اس ڈیم سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے اور کس قسم کا کام ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ میں اس ڈیم کے حفاظتی اقدامات کی تفصیل معلوم کروں۔ مکمل رپورٹ اور اس کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے کیونکہ عام جرائم پیشہ افراد یہ کام نہیں کر سکتے۔ تم کسی بھی طرح وہاں کا تفصیلی دورہ کرو اور پھر اس کی ایک تفصیلی رپورٹ بنا کر مجھے دو۔ بس یہ کام ہے اور معاوضہ بھی تمہاری مرضی کا ملے گا"...... راسن نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"بس۔ اتنا سا کام ہے۔ یہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے لئے تم نے میرا انتخاب کر کے میری توہین کی ہے راسن"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ کام واقعی تمہارے معیار کا نہیں ہے لیکن اس کام کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اگر تم کام پر رضامند ہو جاؤ تو وہ پہلو تمہارے سامنے لایا جائے گا ورنہ نہیں"...... راسن نے کہا۔

"کون سا پہلو۔ کھل کر بات کرو راسن"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شرط وہی ہے کہ پہلے تم رضامند ہو جاؤ کیونکہ یہ پہلو سامنے آنے کے بعد اگر تم نے انکار کر دیا تو پھر مجھے مجبوراً تمہارا خاتمہ کرنا پڑے گا اور میں ایسا نہیں چاہتا"...... راسن نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا معاوضہ دو گے اس کام کا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"بیس ہزار ڈالر"...... راسن نے کہا۔

"اس اہم پہلو سمیت یہ معاوضہ ہے یا جو کچھ تم نے ابھی بتایا ہے صرف اس کا معاوضہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو راسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی بے حد ہوشیار ہو حساب کتاب میں۔ بہرحال اس سمیت ہی یہ معاوضہ ہے اور میرے خیال میں یہ بہت کافی ہے"۔ راسن نے کہا۔

"سوری راسن۔ میں اس قدر کم معاوضے پر کام نہیں کیا کرتا۔

اگر تم نے کام کرانا ہے تو پچاس ہزار ڈالر لوں گا ورنہ بہتر ہے کہ تم مزید کچھ نہ بتاؤ۔ میں اس کے لئے تمہارا شکریہ ادا کر کے واپس چلا جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پچاس ہزار ڈالر تو بہت زیادہ ہیں۔ چلو تیس ہزار ڈالر لے لینا اور یہ فائنل ہے"...... راسن نے کہا۔

"اچھا۔ بہرحال تم دوست ہو اس لئے مجھے منظور ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو راسن کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اب سنو وہ اہم پہلو۔ ڈیم کے حفاظتی انتظامات کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ تم نے ایسے پوائنٹس کی رپورٹ بھی تیار کرنی ہے جہاں بلاسٹنگ میٹریل رکھ کر اس ڈیم کو بلاسٹ کیا جاسکے"...... راسن نے کہا تو ٹائیگر حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ تم اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہو"۔ راسن نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شکوک کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں۔

"میں اس لئے تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم نے تو کہا تھا کہ کوئی اہم پہلو ہے جبکہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا والی مثال سامنے آئی ہے۔ یہ کون سا اہم پہلو ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راسن نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"میں سمجھا تھا کہ تمہاری حب الوطنی جاگ پڑی ہے اس لئے مجھے تمہارا خاتمہ کرنا پڑے گا لیکن بہرحال ٹھیک ہے۔ تم اب یہ بتاؤ کہ

کب تک یہ کام کر لو گے"...... راسن نے کہا۔

"تمہیں کب تک کام چاہئے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ تین روز کے اندر"...... راسن نے جواب دیا۔

"ہو جائے گا۔ نکالو آدھی رقم"...... ٹائیگر نے کہا تو راسن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دی۔

"اوکے۔ تین روز کے اندر مکمل اور تفصیلی رپورٹ پہنچ جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا اور نوٹوں کی گڈی اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال دی۔

"پوری ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرنا"...... راسن نے کہا۔

"ڈونٹ وری۔ یہ میرے لئے انتہائی معمولی کام ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر وہ راسن کے آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا کہ کوئی پارٹی ترلام ڈیم کو تباہ کرنا چاہتی ہے اس لئے یہ رپورٹ تیار کرائی جا رہی ہے اور وہ اس بات کو فوری طور پر عمران کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ اس نے فلیٹ کے پاس کار روکی اور نیچے اتر کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے ملنا ہے"...... ٹائیگر

نے کہا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھولنے والا سلیمان
تھا۔ وہ ایک طرف ہٹ گیا تو ٹائیگر اندر داخل ہوا۔
"کیسے ہو سلیمان"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا تو ٹائیگر آگے بڑھ گیا
اور سلیمان دروازہ بند کرنے میں مصروف ہو گیا جبکہ ٹائیگر تیز تیز
قدم اٹھاتا سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں عمران موجود تھا۔ اس
کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔
"آؤ ٹائیگر۔ بیٹھو۔ آج کیسے اچانک ٹپک پڑے"...... سلام دعا
کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس۔ ترلام ڈیم کو تباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ اس
بارے میں مجھے معلوم ہوا تو میں نے سوچا کہ آپ سے فون پر بات
کرنے کی بجائے خود آپ سے مل کر بات کروں"...... ٹائیگر نے کہا
تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو
ٹائیگر نے راسن کے پاس جانے سے لے کر اس سے ہونے والی تمام
گفتگو دوہرا دی۔
"اس کا مطلب ہے کہ یہ راسن ہارچ کا آدمی ہے یہاں"۔ عمران
نے کہا۔
"ہارچ۔ وہ کون ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا تو عمران نے
اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"راسن اتنا بڑا آدمی نہیں ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اب یہ راسن ہی بتائے گا کہ وہ کتنا بڑا آدمی ہے"...... عمران
نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ بتائیں کہ اسے کہاں پہنچاؤں"...... ٹائیگر
نے کہا۔
"تم اسے رانا ہاؤس لے آؤ۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ یہ انتہائی
اہم مسئلہ ہے۔ ترلام ڈیم پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اگر اس کے
خلاف کارروائی ہو گئی تو پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ گا"۔
عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے سلیمان
ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔
"شکریہ سلیمان۔ لیکن کام ایسا ایمرجنسی ہے کہ فوری جانا ہو
گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کانوں میں دھماکے سے ہو رہے
تھے۔ ہارچ کے بارے میں سن کر ٹائیگر مزید فکر مند ہو گیا تھا کیونکہ
اس سے پہلے اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ شاید کافرستانی ایجنٹ
اس ڈیم کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی ایسی رپورٹ بنوانا چاہتے
ہیں لیکن ہارچ جیسی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا اس کام میں
ملوث ہونا ظاہر کرتا تھا کہ معاملات اس کے تصور سے بھی زیادہ
اونچے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ریو کلب کی عقبی طرف بنی ہوئی
چوڑی سی گلی میں لے جا کر روکی اور نیچے اتر کر وہ دیوار میں موجود اس

خفیہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے راستہ راسن کے آفس کو جاتا تھا۔ چونکہ اس کے تعلقات راسن سے کافی گہرے تھے اس لئے اسے تمام راستوں کا علم تھا۔ اس نے مخصوص انداز میں دیوار کی جڑ میں پیر مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ دروازہ راسن کے آفس کا تھا۔ ٹائیگر نے جیب سے گیس پسٹل نکالا۔ وہ اسے کار کے مخصوص باکس سے نکال کر پہلے ہی جیب میں ڈال چکا تھا۔ اس نے دروازے کے کی ہول پر گیس پسٹل کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا اور پھر اس نے گیس پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال کو لاک پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کی بوچھاڑ نے لاک کے پرخچے اڑا دیئے تو ٹائیگر نے لات مار کر دروازہ کھولا اور سانس روک کر آفس میں داخل ہو گیا۔ راسن اپنی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر راسن کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر اسی دروازے سے جہاں سے وہ اندر داخل ہوا تھا گزر کر راہداری سے ہوتا ہوا وہ گلی میں آ گیا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور راسن کو دونوں سیٹوں کے درمیان خلا میں ٹھونس دیا۔ پھر اس نے مخصوص انداز میں دیوار کی جڑ میں پیر مار کر دروازہ بند کر دیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ہارچ سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج سٹاپچو لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ وہ بظاہر ناراک کا بڑا مشہور تاجر تھا۔ اس کی کمپنی فار کو کارپوریشن امپورٹ ایکسپورٹ کا بین الاقوامی سطح پر بزنس کرتی تھی۔ کمپنی کا ہیڈ آفس ناراک کے ہارڈی روڈ پر بزنس پلازہ میں تھا اور اس پلازہ کی دوسری منزل صرف اس کی کمپنی کے آفسز کے لئے ریزرو تھی۔ سٹاپچو اس کمپنی کا جنرل مینجر تھا اور اس کا آفس بھی دوسری منزل پر تھا اور بزنس میں اس کا نام مارک تھا۔ عام طور پر وہ مارک کہلاتا تھا۔ اس وقت وہ اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے بہت سے رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سٹاپچو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ فون ڈائریکٹ تھا اور یہ ہارچ کے ایجنٹوں کے لئے مخصوص تھا۔ مین فون اس کی رہائش گاہ پر نصب تھا لیکن کال اسے یہاں موصول ہوئی تھی۔ اس

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مارک بول رہا ہوں"...... سٹاچو نے کہا۔

"ہیرس بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"آپ کے حکم کے مطابق ایکشن گروپ کو تیاری کا حکم دے دیا گیا ہے اور گروپ اسکاٹ ہال میں پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آ رہا ہوں"...... سٹاچو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی سیکرٹری کو اس نے ہدایات دیں اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک رہائشی کالونی کی ایک بڑی سی کوٹھی کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کوٹھی کا پھاٹک کھل گیا اور سٹاچو کار اندر لے گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ہال نما کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں دس افراد موجود تھے جو ایک بڑی سی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ سٹاچو کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو"...... سٹاچو نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود اونچی پشت کی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اس بار ہمارا مشن ایشیا کے ایک چھوٹے سے ملک پاکیشیا میں

ہے"...... سٹاچو نے کہا تو وہاں موجود سب افراد اس طرح چونک پڑے جیسے سٹاچو نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"مگر باس ۔ آج سے پہلے تو ہم نے ایشیا میں کبھی مشن نہیں کیا"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے ایک گھنگریالے بالوں والے نوجوان نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیرس ۔ لیکن یہ مشن ہم نے چیلنج کے طور پر لیا ہے اور مین ہیڈ کوارٹر نے اس کی باقاعدہ اجازت دی ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا۔ ہیرس ایکشن گروپ کا چیف تھا اور باقی نو افراد ایکشن گروپ کے ممبرز تھے ۔ یہ دس کے دس افراد یورپ اور ایکریمیا کی انتہائی ٹاپ سرکاری ایجنسیوں سے چنے گئے تھے ۔ انتہائی حد تک تربیت یافتہ اور تیز لوگ تھے ۔ یہی وجہ تھی کہ آج تک ہارج بڑے بڑے مشنز میں کبھی ناکام نہیں ہوئی تھی۔

"یس باس"...... ہیرس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ چیلنج اس لئے قبول کیا گیا ہے کہ اس مشن کو روکنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آڑے آ رہی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ دنیا کی انتہائی خطرناک اور تیز سروس ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا آدمی علی عمران ۔ اس لئے اس بار تم نے مشن کو نہ صرف مکمل کرنا ہے بلکہ اس سروس کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... سٹاچو نے ممبران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں چیف ۔ عمران کو"...... ایک نوجوان نے کہا۔

"ہم نے اس کے بارے میں سنا ہوا ضرور ہے لیکن کبھی اس سے ٹکراؤ نہیں ہوا"...... باقی ممبران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلے جو کام تم نے وہاں جا کر کرنا ہے وہ اس عمران کا خاتمہ ہے۔ اس کے بعد مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں کنگ روڈ پر واقع فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے ایک باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ اس فلیٹ بلکہ پوری بلڈنگ کو ہی تم نے بلاسٹ کر دینا ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس باس"...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک اصل ٹارگٹ کا تعلق ہے یہ پاکیشیا دارالحکومت سے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ڈیم ہے جسے ترلام ڈیم کہا جاتا ہے۔ اس ڈیم کی مکمل بلاسٹنگ ہمارا مشن ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس بارے میں کوئی رپورٹ بھی ہے یا ہمیں وہاں جا کر تیار کرنا پڑے گی"...... ہیرس نے کہا۔

"یہ مشن کافرستانی حکومت کی طرف سے بک کرایا گیا ہے اور کافرستان اس ڈیم کے بارے میں تفصیلی رپورٹ مہیا کرے گا اور وہاں تمہارے لئے تمام انتظامات بھی کافرستان حکومت نے کرنے ہیں۔ اس کا خاص ایجنٹ وہاں موجود ہے۔ تم نے اس سے رابطہ کرنا ہے۔ اس کا نام راسن ہے۔ وہ ایکریمی ہے اور پاکیشیا میں لیو کلب کا مالک اور مینجر ہے"...... سٹاچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف۔ کیا ہم نے وہاں پہنچ کر اس سے رابطہ کرنا ہے یا یہاں سے رابطہ کر کے اس سے تمام تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"تم یہاں میرے سامنے اس سے رابطہ کرو گے۔ اسے تمہارا نام بتا دیا گیا ہے۔ جیسے ہی تم اس سے رابطہ کرو گے وہ تمہیں تمام تفصیلات بتا دے گا"...... سٹاچو نے کہا۔

"اس کا نمبر وغیرہ"...... ہیرس نے کہا تو سٹاچو نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے ہیرس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیرس نے ایک نظر کاغذ کو دیکھا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ کاغذ کو بھی دیکھ رہا تھا۔ پھر دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ فون کا لاؤڈر شاید پہلے سے ہی آن تھا اس لئے گھنٹی کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ راسن بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیرس بول رہا ہوں ایکریمیا سے ایچ مشن کے سلسلے میں"۔ ہیرس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے تقریباً بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہم لوگ اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تم نے کیا

انتظامات کئے ہیں۔ ہماری رہائش، اسلحہ، کاروں کے بارے میں اور
مشن کی تفصیلی رپورٹ کے بارے میں"...... ہیرس نے تحکمانہ لہجے
میں کہا۔
" جناب۔ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ رپورٹ بھی دو روز کے
اندر مل جائے گی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
" انتظامات کی تفصیل بتاؤ تاکہ ہم ایئرپورٹ سے وہاں پہنچ
سکیں"...... ہیرس نے کہا۔
" جناب۔ دارالحکومت میں رہائشی کالونی روشن ٹاؤن کی کوٹھی
نمبر ایک سو پچیس آپ کے لئے بک ہے۔ بہت بڑی کوٹھی ہے۔ اس
میں آپ کے مطلب کا تمام اسلحہ بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ چار نئی کاریں
بھی وہاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ میک اپ کے سامان کے باکسز
بھی موجود ہیں اور نئے لباسوں سے تین الماریاں بھی بھری ہوئی
ہیں۔ یہ کوٹھی چونکہ میری ذاتی ملکیت ہے اور میں اسے اکثر ایکریمین
سیاحوں کو ہی کرائے پر دیا کرتا ہوں اس لئے آپ بے فکر ہو کر وہاں
چلے جائیں۔ کسی کو آپ پر شک نہیں ہو گا۔ وہاں پہنچ کر آپ مجھے
کال کریں گے تو میں خود بھی حاضر ہو جاؤں گا۔ وہاں میرا آدمی بھی
موجود ہے۔ اس کا نام کاسٹر ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ اگر
آپ اسے ساتھ رکھنا چاہیں تو بے فکر ہو کر رکھ سکتے ہیں اور چاہیں تو
اسے واپس بھیج دیں۔ آپ وہاں پہنچ کر صرف اپنا نام اور اپنے مشن
کے الفاظ کہیں گے تو وہ آپ کی خدمت کرے گا"...... راسن نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔
" مشن کے سلسلے میں رپورٹ کی تیاری کب تک ہو سکتی ہے
کیونکہ یہی اصل کام ہے"...... ہیرس نے کہا۔
" یہ کام تین روز کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ میں نے اس سلسلے
میں ایک ماہر کی خدمات حاصل کی ہیں اور کام فوری اور آپ کی
مرضی کے مطابق ہو گا"...... راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوکے۔ جب ہم پاکیشیا پہنچ جائیں گے تو پھر تم سے بات ہو
گی"...... ہیرس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" کیا تم مطمئن ہو"...... سٹاچو نے کہا۔
" یس چیف"...... ہیرس نے جواب دیا۔
" اب تمام ذیلی کام تم نے کرنا ہے۔ مجھے صرف کامیابی کی
رپورٹ ملنی چاہئے اور سنو۔ کام پوری تیز رفتاری سے کرنا ہے اور
بلاسٹنگ بھی بھرپور کرنی ہے تاکہ چیلنج مشن پوری طرح مکمل ہو
سکے"...... سٹاچو نے کہا۔
" یس چیف۔ لیکن کیا ایسا ٹھیک نہیں رہے گا چیف کہ ہم پہلے
اپنا مشن مکمل کر لیں اور پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ
کریں کیونکہ ہم پہلی بار وہاں جا رہے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم
وہاں الجھ کر رہ جائیں اور اصل مشن مکمل ہونے میں وقت لگ
جائے"...... ہیرس نے کہا۔
" یہ سب کچھ اب تم نے خود سوچنا ہے اور خود ہی فیصلے کرنے

ہیں۔ مجھے نہ عمران سے دلچسپی ہے اور نہ ہی کسی اور سے۔ مجھے صرف مشن کی کامیابی چاہئے۔ ہر قیمت پر اور ہر حالت میں"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... ہیرس نے کہا تو سٹاچو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ہیرس سمیت ایکشن گروپ کے تمام ارکان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوکے۔ اب کامیابی کے جشن میں ملاقات ہو گی"...... سٹاچو نے باری باری سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور پھر سب سے مصافحہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے واپس جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے ایکشن گروپ کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا۔ ایکشن گروپ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ اور مشکل مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر چکا تھا۔ وہ اس سلسلے میں مکمل طور پر تربیت یافتہ تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ مشن بھی بہرحال کامیابی سے مکمل ہو جائے گا۔

عمران رانا ہاؤس کے بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں موجود ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ سامنے راڈز میں ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں کرسی پر جکڑا ہوا موجود تھا۔ کمرے میں جوانا بھی موجود تھا جبکہ جوزف باہر تھا۔

"تو یہ ہے راسن"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح لے آئے ہو اسے اور وہ بھی اتنی جلدی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھا۔ اس نے جیب سے ایک شیشی نکال کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر شیشی کا دہانہ راسن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے جیب میں ڈالا اور واپس آ کر کرسی پر

بیٹھ گیا۔

"جوانا"...... عمران نے اپنی کرسی کے قریب کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر جواب دیا۔

"الماری سے کوڑا نکال لو۔ اس سے ہم نے ہر صورت میں معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن خیال رکھنا اسے مرنا نہیں چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"بے فکر رہیں ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا جبکہ اسی لمحے راسن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے جبکہ جوانا نے الماری سے کوڑا نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ آگے بڑھ کر راسن کی کرسی کے قریب اس انداز میں کھڑا ہو گیا کہ عمران کے اشارے پر وہ راسن پر کوڑے برسا سکے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ مم۔ میرا آفس۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"...... راسن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ مجھے کیوں جکڑا گیا ہے"...... راسن نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تمہارا نام راسن ہے اور تم لیو کلب کے مالک ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ٹائیگر مجھے جانتا ہے۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں اور یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... راسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کافرستان کے ایجنٹ ہو یا ایکریمیا کی دہشت گرد تنظیم ہارج کے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو راسن کا چہرہ ایک لمحے کے لئے زرد سا پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ سنبھل گیا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کسی کا ایجنٹ نہیں ہوں۔ میں تو صاف ستھرا کام کرنے والا ہوں"...... راسن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے پہلے شدید جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"تم نے ٹائیگر کو ترلام ڈیم کو بلاسٹ کرنے کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا ہے۔ کس نے تمہیں یہ کام دیا تھا"...... عمران نے کہا تو راسن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو نہیں دیا۔ یہ سب غلط ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... راسن نے رک رک کر کہا۔

"اس دیو کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا بھی اچھی طرح دیکھ لو۔ ابھی تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ ہو جائے گی اور تمہیں سب کچھ بتانا ہی پڑے گا جبکہ تم ٹائیگر کے دوست ہو۔ اگر تم خود ہی سب کچھ بتا دو تو میں تمہیں زندہ واپس بھجوا سکتا ہوں اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہو گا کہ تم نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے کچھ نہیں کیا"...... راسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور شڑاک کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ راسن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ راسن ایک ہی کوڑا کھا کر راڈز کے اندر اس طرح پھڑکنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر پھڑکتی ہے۔ اس کے کپڑے پھٹ گئے تھے اور جسم پر ایک لمبا زخم سا پڑ گیا تھا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو ورنہ تم نہ مر سکو گے اور نہ ہی جی سکو گے"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو دوسرا کوڑا مارنے سے روکتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں"۔ راسن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تکلیف کی شدت سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا واپس مڑا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے پانی سے بھری بوتل نکالی اور واپس راسن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوڑا ایک طرف رکھا اور پھر بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک ہاتھ سے راسن کا جبڑا بھینچا اور دوسرے ہاتھ میں موجود بوتل سے پانی اس کے منہ میں ڈالا۔ پانی جیسے ہی اس کے حلق سے نیچے اترا راسن دوبارہ ہوش میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پینا شروع کر

دیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا لیکن پانی پی کر اس کی حالت پہلے سے کافی سنبھل گئی تھی۔ جوانا نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے ایک طرف رکھا اور پھر نیچے پڑا ہوا کوڑا اس نے دوبارہ اٹھا لیا۔

"اب آخری موقع ہے تمہارے لئے راسن۔ سب کچھ بتا دو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں بے گناہ ہوں"...... راسن نے کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے ایک بار پھر کوڑا نیچے رکھا اور ایک ہاتھ سے اس نے راسن کا سر پکڑا اور دوسرے لمحے اس کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی آنکھ میں گھستی چلی گئی اور کمرہ ایک بار پھر راسن کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انگلی کو اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے دوبارہ کوڑا اٹھا لیا۔ راسن چیخنے کے ساتھ ساتھ اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے پنڈولم حرکت کرتا ہے۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ چہرے کی حالت انتہائی حد تک مسخ ہو گئی تھی۔

"اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی نکل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پلیز۔

لیکن مجھ سے وعدہ کرو کہ میں سچ بتا دوں تو مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ راسن نے ایک لحاظ سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو راسن۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ تم پاکیشیا سے کسی اور ملک میں جا کر اپنی باقی ماندہ زندگی گزار سکو گے ورنہ بتانا تو تمہیں پڑے گا لیکن تمہاری روح بھی یہاں سے باہر نہ جا سکے گی"۔ اس بار خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں۔ تم ظالم ہو، سفاک ہو۔ میں بتا دیتا ہوں"...... راسن نے ہذیانی انداز میں کہنا شروع کر دیا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق کافرستان کی سپیشل سروسز سے ہے۔ اس کا چیف کرنل رندھیر سنگھ ہے۔ کرنل رندھیر سنگھ نے مجھے کافرستان کال کیا۔ میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بریف کیا کہ ایک عالمی دہشت گرد تنظیم سے سپیشل سروسز کا رابطہ ہوا ہے اور یہ عالمی دہشت گرد تنظیم پاکیشیا کا ترلام ڈیم تباہ کرے گی کیونکہ اس ڈیم کے تباہ ہونے سے پاکیشیا کی معیشت یکسر ختم ہو کر رہ جائے گی اور پاکیشیا اس قدر کمزور ہو جائے گا کہ کافرستان اس پر آسانی سے قبضہ کر سکے گا۔ اس عالمی دہشت گرد تنظیم کا نام مجھے ایچ بتایا گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ اس تنظیم کا سربراہ ہیرس نام کا آدمی ہو گا اور یہ گروپ ایکریمیا سے یہاں پاکیشیا آئے گا۔ ان کی رہائش، اسلحہ اور کاریں وغیرہ کا تمام انتظام

میں نے کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ڈیم کے حفاظتی انتظامات اور اسے بلاسٹ کرنے کے پوائنٹس پر ایک تفصیلی رپورٹ تیار کرا کر میں نے انہیں دینی ہے۔ مجھے خطیر معاوضہ دیا گیا۔ میں نے تمام انتظامات کر دیئے اور اس رپورٹ کے لئے میں نے ٹائیگر کا انتخاب کیا کیونکہ ٹائیگر میرے نقطہ نظر سے بہترین اور صحیح رپورٹ تیار کر سکتا تھا"...... راسن نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ گروپ کب پہنچ رہا ہے یہاں"...... عمران نے کہا۔

"جب میں نے ٹائیگر کو کام دیا اور ٹائیگر کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی اس گروپ کی کال آ گئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ بے فکر ہو کر آ جائیں۔ میں نے ان کی مرضی کے تمام انتظامات کر دیئے ہیں اور تفصیلی رپورٹ بھی تین روز تک مل جائے گی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ٹائیگر بے حد تیزی سے کام کرنے والا آدمی ہے اس لئے یقیناً وہ دو تین روز میں رپورٹ تیار کر لے گا"...... راسن نے کہا۔

"کیا انتظامات کئے ہیں تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے انہیں اپنی ایک کوٹھی دی ہے۔ روشن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو پچیس"...... راسن نے جواب دیا اور پھر اس نے اس بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"تم نے کرنل رندھیر سنگھ کو بھی اس گروپ کی کال کے بارے میں بتایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے کیا کہا تھا" ۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس نے مجھے کہا کہ میں اس گروپ کی ہر صورت میں مدد کروں تاکہ اس کا مشن حتمی طور پر کامیاب ہو سکے "۔۔۔۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی میں فون ہو گا۔ اس کا فون نمبر بتاؤ "۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو راسن نے فون نمبر بتا دیا۔

"ٹائیگر ۔ یہ نمبر ڈائل کرو اور رسیور راسن کے کان سے لگا دو تاکہ یہ وہاں اپنے آدمی سے بات کر کے اپنی بات کنفرم کرا سکے "۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سائیڈ پر پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے راسن کی کرسی کے قریب رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور راسن کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر کے اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اس نے راسن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس ۔ کاسٹر بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسن بول رہا ہوں کاسٹر "۔۔۔۔۔۔ راسن نے کہا۔

"یس باس ۔ حکم "۔۔۔۔۔۔ کاسٹر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایکریمیا سے آنے والے مہمان کسی بھی وقت کوٹھی پر پہنچ جائیں گے ۔ وہ تمہیں اپنا نام ہیرس اور ایچ مشن کے الفاظ کہیں گے تم نے ان سے ہر قسم کا تعاون کرنا ہے "۔۔۔۔۔۔ راسن نے کہا۔

"یس باس "۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے "۔۔۔۔۔۔ راسن نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"وہاں لیو کلب میں تمہارا اسسٹنٹ کون ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں میرا اسسٹنٹ آرتھر ہے "۔۔۔۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"آرتھر سے بات کرواور اسے بتاؤ کہ تم ٹھیک ہو اور تم خود ہی اپنے آفس سے گئے ہو اور اب ایک ہفتے کے لئے تم انڈر گراؤنڈ ہو گئے ۔ اس دوران وہ کلب کا انتظام اپنے طور پر سنبھالے گا اور اگر ایکریمیا سے ہیرس کی کال آئے تو اسے بھی یہی بتایا جائے کہ تمام انتظامات مکمل ہیں۔ البتہ تم کسی خاص کام میں مصروف ہو۔ بہر حال اسے یہ شک نہ پڑے کہ تم کسی گڑبڑ کا شکار ہو "۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن "۔۔۔۔۔۔ راسن نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرتے جاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ۔ جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا"۔۔۔۔۔۔ راسن نے کہا۔

"ٹائیگر ۔ کال کر کے اس کی بات کراؤ آرتھر سے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور خود ہی اس نے نمبر ڈائل کر دیئے کیونکہ اسے بھی کلب میں آرتھر کا نمبر معلوم تھا۔ آخر میں لاؤڈر کا بٹن

پریس کر کے اس نے رسیور راسن کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ آرتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت آواز سنائی دی۔

"راسن بول رہا ہوں آرتھر"...... راسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔ ہم تو آپ کو شہر میں تلاش کر رہے ہیں۔ آپ اچانک اپنے آفس سے غائب ہو گئے ہیں جبکہ آفس کا خفیہ دروازہ بھی ٹوٹا ہوا ملا ہے"...... دوسری طرف سے آرتھر نے چونک کر اور تیز تیز لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ فوراً یہ تلاش بند کر دو۔ مجھے ایک خاص ضرورت کے تحت دروازہ اس طرح توڑنا پڑا تھا اور سنو۔ میں ایک اہم مشن کے سلسلے میں ایک ہفتے تک انڈر گراؤنڈ رہوں گا۔ اس دوران کلب کے تمام انتظامات تم نے خود سنبھالنے ہیں"...... راسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور سنو۔ اگر ایکریمیا سے کسی ہیرس نامی آدمی کا فون آئے تو اسے تم نے بتانا ہے کہ تمام انتظامات مکمل ہیں اور میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں"...... راسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... راسن نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اس کے کان سے ہٹایا اور اسے کریڈل پر رکھ کر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے لا کر

واپس تپائی پر رکھ کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جوانا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"اسے آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا نیچے رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے راسن پر فائر کھول دیا۔ راسن کے منہ سے ہلکی سی چیخ ہی نکل سکی تھی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔

"آؤ ٹائیگر۔ اب ہم نے اس گروپ کو پکڑنے کے انتظامات کرنے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیرس اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیائی دارالحکومت میں روشن کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں میں سوار ہو کر کوٹھی پہنچے تھے۔ یہاں راسن کا آدمی کاسٹر موجود تھا۔ اس نے ہیرس اور ایچ مشن کے الفاظ سن کر انہیں خوش آمدید کہا اور کوٹھی کے اندر لے گیا۔ ہیرس نے باقی ساتھیوں کو بڑے سٹنگ روم میں چھوڑا اور پھر کاسٹر کے ساتھ پوری کوٹھی کا جائزہ لیا۔ اس نے یہاں موجود تمام اسلحہ، کاریں، لباس اور میک اپ باکس، سب کا بغور جائزہ لیا۔ کوٹھی کے اندر موجود بڑے بڑے تہہ خانے تھے وہ بھی کاسٹر نے اسے دکھائے۔ کوٹھی کا جائزہ لے کر ہیرس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ واقعی یہاں وہ سب کچھ موجود تھا جو وہ چاہتے تھے۔

"بلیک ڈان دھسکی ہے یہاں"...... ہیرس نے واپس سٹنگ

روم میں پہنچتے ہی کاسٹر سے کہا۔

"یس سر"...... کاسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"لے آؤ"...... ہیرس نے کہا تو کاسٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کیسی ہے کوٹھی باس"...... ایک نوجوان نے کہا۔

"ہر لحاظ سے او کے ہے۔ اس میں مطلوبہ اسلحہ بھی موجود ہے اور میگا پاور ڈائنامیٹ سٹکس کا بھی خاصا ذخیرہ موجود ہے"...... ہیرس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب وہ رپورٹ کب ملے گی تاکہ ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں"۔ اسی نوجوان نے کہا تو اسی لمحے کاسٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں شراب کی دو بوتلیں اور جام رکھے ہوئے تھے۔ ٹرے اس نے درمیانی میز پر رکھ دیا۔

"تمہارا باس راسن بھی یہاں آتا رہتا ہے یا نہیں"...... ہیرس نے کاسٹر سے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ بے حد مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے اسی لئے دو روز پہلے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ آپ جب بھی یہاں پہنچیں گے آپ کی ہر طرح سے خدمت کی جائے"...... کاسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... ہیرس نے کہا۔ اس کے ساتھیوں نے بوتلیں کھول کر جام بھر دیئے تھے اور ایک جام ہیرس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ باقی جام انہوں نے اپنے اپنے سامنے رکھ لئے اور کاسٹر

نے ہیرس کو فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ"...... ہیرس نے کہا تو کاسٹر سر ہلا(تا) ہوا واپس مڑ گیا۔ ہیرس نے جام اٹھایا اور پھر چند گھونٹ میں ا(س) نے اسے حلق سے نیچے اتارا اور خالی جام واپس رکھ کر اس نے فو(ن) رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا(ئی) دی۔

"راسن سے بات کراؤ۔ میں ہیرس بول رہا ہوں"...... ہیر(س) نے کہا۔

"چیف تو موجود نہیں ہے۔ آپ اسسٹنٹ مینجر آرتھر سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... ہیرس نے کہا۔

"ہیلو۔ میں آرتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیرس بول رہا ہوں۔ کیا راسن نے تمہیں میرے بارے میں کچھ بتایا ہے یا نہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"یس سر۔ چیف نے آپ کے بارے میں مجھے تفصیلی ہدایات دی ہوئی ہیں۔ آپ فرمائیں کیا حکم ہے"...... آرتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"راسن خود کہاں ہے"...... ہیرس نے پوچھا۔

"وہ کسی خاص کام میں مصروف ہیں جناب۔ اس لئے فوری ملاقات نہیں ہو سکتی۔ آپ مجھے حکم دیں میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"کیا اس سے فون پر بات نہیں ہو سکتی"...... ہیرس نے کہا۔

"انہوں نے اپنا فون نمبر نہیں دیا۔ البتہ ان کا فون آیا تو میں انہیں آپ کے بارے میں بتا دوں گا"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"اس نے ایک خاص رپورٹ ہمیں پہنچانی تھی"...... ہیرس نے کہا۔

"اس کا تو مجھے علم نہیں ہے جناب۔ انہیں خود ہی معلوم ہو گا"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جیسے ہی راسن سے بات ہو اسے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... ہیرس نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... آرتھر نے جواب دیا تو ہیرس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کہاں غائب ہو گیا ہے"...... ایک نوجوان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسی رپورٹ کے سلسلے میں وہ مصروف ہو گا۔ بہرحال اطلاع اس تک پہنچ جائے گی"...... ہیرس نے کہا اور پھر وہ مشن کے سلسلے میں باتوں میں مصروف تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہیرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہیرس نے کہا۔

" راسن بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے راسن کی آواز سنائی دی۔

" اوہ ۔ میں ہیرس بول رہا ہوں ۔ ہم پاکیشیا پہنچ چکے ہیں ۔ وہ رپورٹ کہاں ہے تاکہ ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں "....... ہیرس نے کہا۔

" یس سر ۔ مجھے آپ کی آمد کی اطلاع مل گئی ہے ۔ میں رپورٹ لے کر خود حاضر ہو رہا ہوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ جلدی آؤ اور یہ بہتر ہے کیونکہ لوکیشن کے بارے میں تم سے ڈسکس کرنی ہے "....... ہیرس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہیرس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" میرا خیال ہے باس کہ آپ اس کاسٹر کو بھیج دیں ۔ یہ عام سا آدمی ہے اس کے سامنے مشن کی بات نہیں ہونی چاہئے "....... ایک نوجوان نے کہا۔

" یہ راسن کا خاص با اعتماد آدمی ہے اس لئے اسے فوری طور پر بھیجنا درست نہیں ہے ورنہ ہمیں چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے خود باہر جانا پڑے گا ۔ البتہ جب رپورٹ آجائے گی تو پھر دیکھیں گے کہ کیا کرنا چاہئے "....... ہیرس نے کہا تو اس نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی

دی۔ پھر پھاٹک کھلنے کی ہلکی سی آواز بھی اس کے کانوں میں پہنچ گئی۔

" راسن آیا ہو گا "....... ایک نوجوان نے کہا تو ہیرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہم تو راسن کو جانتے ہی نہیں "....... اچانک ایک اور نوجوان نے کہا تو ہیرس بے اختیار مسکرا دیا۔

" کاسٹر تو جانتا ہے پھر اس کے علاوہ اور کسی کا ہم سے کوئی رابطہ نہیں ہے "....... ہیرس نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین نژاد آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک فائل تھی۔

" میرا نام راسن ہے جناب "....... آنے والے نے غور سے ہیرس اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام ہیرس ہے ۔ بیٹھو "....... ہیرس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرخ رنگ کی فائل مؤدبانہ انداز میں ہیرس کے سامنے رکھ دی۔ ہیرس نے فائل کھولی تو اس میں چار کاغذ تھے ۔ ہیرس نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔

" جناب ۔ کیا آپ میں سے کچھ لوگوں نے ابھی آنا ہے "۔ اچانک راسن نے کہا تو ہیرس بے اختیار چونک پڑا۔

" نہیں ۔ ہم سب یہاں موجود ہیں ۔ کیوں "....... ہیرس نے سر اٹھا کر راسن کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا "....... راسن نے

مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو ہیرس نے دوبارہ نظریں فائل پر جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فائل بند کر دی۔

"یہ تو نامکمل رپورٹ ہے۔ تمہیں کہا گیا تھا کہ تم نے ترلام ڈیم کے ان پوائنٹس کی بھی رپورٹ میں نشاندہی کرنی ہے جہاں بلاسٹنگ میٹریل نصب کر کے اس پورے ڈیم کو تباہ کیا جا سکے"۔ ہیرس نے سخت لہجے میں کہا۔

"کس نے کہا تھا جناب"...... راسن نے بے ساختہ سے لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے تمہارے چیف کرنل رندھیر سنگھ نے"۔ ہیرس نے کہا۔

"نہیں جناب۔ مجھے تو ایسا نہیں کہا گیا ورنہ میں ضرور ایسی رپورٹ تیار کراتا"...... راسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کمینے ہو سکتا ہے۔ چیف سٹاچو نے مجھے بتایا ہے کہ رپورٹ میں ان پوائنٹس کی نشاندہی ہو گی اور یہ بھی ضروری تھا"۔ ہیرس نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ تو واقعی ضروری ہے"...... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے فرش پر چٹاخ کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیرس کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے کسی تیزی سے گھومتے ہوئے لٹو پر

بٹھا دیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن فوری طور پر تاریک پڑ گیا تھا۔ پھر جس طرح تاریکی میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں روشنی کی لہر سی پیدا ہوئی اور پھر یہ روشنی اس کے ذہن میں پھیلتی چلی گئی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں خوفناک دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ وہ اس سٹنگ روم میں نہیں تھا جس میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کا جسم لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا اور راڈز خاصے تنگ تھے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سادہ کرسی پر وہی راسن بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دو دیوقامت حبشی کھڑے تھے جن میں سے ایک افریقی نژاد تھا جبکہ دوسرا ایکریمین نژاد تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے باندھا ہے۔ کیوں۔ یہ کیا ہے۔ کیا تم نے غداری کی ہے۔ میرے ساتھی کہاں ہیں"۔ ہیرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں راسن نہیں ہوں بلکہ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے راسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس کے ذہن میں واقعی ایک خوفناک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

"ارے ۔ ارے ۔ یہ تو میرا نام سنتے ہی بے ہوش ہو گیا۔
حیرت ہے ۔ کیا میرا نام اس قدر خوفناک ہے "....... رانا ہاؤس
بلیک روم میں کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے جو راسن کے م
اپ میں تھا، سامنے راڈز میں جکڑے ہوئے ہیرس کی طرف د
ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا
بے اختیار مسکرا دیا۔
" ماسٹر۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ آپ ے
حالات میں سامنا ہو جائے گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہ
" میرا خیال ہے کہ راسن کا چہرہ خوفناک ہے ۔ ٹھیک ہے
ہوش میں لے آؤ۔ میں اپنا میک اپ صاف کر دوں ۔ کم از کم
اچھا سا چہرہ تو دیکھنے کو ملے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے
اس کے ساتھ ہی اس نے گردن پر چٹکی سی بھری اور دوسرے

کے چہرے اور سر سے ماسک میک اپ اتر گیا۔ اب وہ اپنے اصلی
چہرے میں تھا۔ عمران نے اترا ہوا ماسک ایک طرف پڑی ہوئی
باسکٹ میں اچھال دیا جبکہ جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے
ہیرس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور واپس آکر
عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہیرس ایک بار
پھر ہوش میں آگیا۔
" میرے خیال میں تم راسن کے چہرے سے خوفزدہ ہو کر دوبارہ
بے ہوش ہو گئے تھے اس لئے دیکھو میں نے راسن کا میک اپ ختم
کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس نے بے
اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔
" اس کا مطلب ہے کہ راسن نے غداری کی ہے"...... ہیرس نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" ارے نہیں ۔ اس بے چارے سے ایک غلطی ہو گئی کہ اس
نے رپورٹ کی تیاری کے لئے میرے شاگرد کا انتخاب کیا۔ اس طرح
اصل بات سامنے آ گئی ۔ ہارچ کی طرف سے دہشت گردی کی
واردات کے بارے میں مجھے اطلاعات مل چکی تھیں لیکن ہم کنفرم
نہیں تھے لیکن راسن نے رپورٹ کی تیاری کا کہہ کر ہمیں کنفرم کر
دیا اور پھر بے چارے راسن کو یہاں لایا گیا اور جس کرسی پر تم موجود
ہو اس کرسی پر ہی اس نے ساری بات کھول کر بیان کر دی ۔ اس

کے بعد اس کی لاش یہاں برقی بھٹی میں راکھ کر دی گئی اور پھر ہم نے اس کوٹھی کی نگرانی شروع کر دی۔ جب تم یہاں پہنچے تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن مجھے شک تھا کہ شاید تم پورے گروپ سمیت نہیں پہنچے اس لئے میں نے فوری کارروائی نہیں کی۔ پھر میں راسن کے میک اپ میں تمہارے پاس گیا تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ گروپ انچارج ہیرس کون ہے۔ جب تم نے اپنا تعارف کرا دیا اور یہ بات بھی کنفرم ہو گئی کہ پورا گروپ یہیں ہے تو پھر میں نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول نکال کر فرش پر پھینک دیا اور خود سانس روک لیا۔ نتیجہ یہ کہ تم سب بے ہوش ہو گئے۔ تمہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا جبکہ تمہارے گروپ کے تمام ساتھیوں اور راسن کے آدمی کاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا۔ بس یہ ہے ساری کارروائی کی کہانی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ ایکشن گروپ کے تمام ممبرز کو"...... ہیرس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ مجبوری تھی۔ ہم کہاں ان سب کو ساتھ ساتھ لادے پھرتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم اب کیا چاہتے ہو"...... ہیرس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہارچ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"تم ایکشن گروپ کے چیف ہو اس لئے تمہارے باقی ساتھیوں کو اگر علم نہ بھی ہو لیکن تمہیں بہرحال علم ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... ہیرس نے کہا۔

"تمہارا خیال ہو گا کہ تمہارے دانتوں میں زہریلا کیپسول موجود ہے اس لئے اگر تمہیں مجبور کیا گیا تو تم اسے چبا کر خودکشی کر لو گے تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے تمہارے دانت سے یہ کیپسول نکالا جا چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم"...... ہیرس نے کہا۔

"چلو اپنے چیف سٹاچو کے بارے میں تفصیلات بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"ہمارا چیف تو مارک ہے سٹاچو نہیں ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"تم نے میرے سامنے خود ہی چیف سٹاچو کا نام لیا تھا اس لئے اب انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"سٹاچو کوئی نام نہیں ہے۔ یہ فرضی نام ہے"...... ہیرس نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"جوانا"...... عمران نے ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور بڑے جارحانہ انداز میں ہیرس کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں درست کہہ رہا ہوں"۔ ہیرس نے کہنا شروع کیا لیکن اس کا فقرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ میں گم ہو گیا۔ جوانا نے انتہائی صفائی سے اپنی ایک انگلی اس کی آنکھ میں اس طرح ماری تھی جیسے کوئی نیزہ مارتا ہے اور پھر اس نے انگلی باہر نکال کر ہیرس کے لباس سے صاف کی اور واپس مڑ گیا۔ ہیرس دائیں بائیں سر مار رہا تھا اور ساتھ ساتھ چیخ رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"دوسری آنکھ بھی نکل سکتی ہے۔ اس کے بعد تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی دس دس جگہوں سے توڑی جا سکتی ہے۔ چونکہ تم نے میرے ملک کے خلاف کوئی جرم عملی طور پر نہیں کیا اس لئے اگر تم ہیڈ کوارٹر اور سٹاچو کے بارے میں سب کچھ سچ بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ہیرس نے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

"جوانا اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو۔ میں دیکھوں گا کہ اس کا

چیف کیسے اس کی مدد کرتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جارحانہ انداز میں ہیرس کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مت اندھا کرو مجھے۔ رک جاؤ"...... یکلخت ہیرس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ جوانا۔ اب اگر یہ جھوٹ بولے تو اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینا اور سنو ہیرس۔ تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں اس لئے کہ تم نے واقعی عملی طور پر یہاں کوئی جرم نہیں کیا اور مجھے تمہیں ہلاک کر کے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے سب کچھ سچ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"سٹاچو کا نام مارک ہے۔ وہ ایکشن گروپ کے سامنے مارک کے نام سے آتا ہے۔ ویسے اس کا اصل نام سٹاچو ہے۔ وہ نارک میں رہتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ صرف سٹاچو کو ہی معلوم ہو گا"...... ہیرس نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"سٹاچو کہاں رہتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کرانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں کیسے کنفرم کرا سکتا ہوں"...... ہیرس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے فون کر کے ایسی باتیں کرو جس سے مجھے یقین آ جائے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ لیکن کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... ہیرس نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ تم میرے لئے چھوٹی مچھلی ہو۔ تمہارے ساتھیوں کو اس لئے ہلاک کیا گیا ہے کہ ان کی تعداد کافی تھی"...... عمران نے کہا۔

"سٹاچو مارک کے نام سے ناراک کی ایک بزنس کمپنی فارکو کارپوریشن کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ یہ کمپنی بین الاقوامی سطح پر امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی ہے۔ فارکو کارپوریشن کے آفسز ہارڈی روڈ پر واقع بزنس پلازہ کی دوسری منزل پر ہیں۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے اس سے زیادہ نہیں اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ مارک کہاں رہتا ہے کیونکہ وہ بے حد وہمی اور محتاط آدمی ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ہیرس نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اس کا خاص فون نمبر بتاؤ جس پر تم اس سے بات کرتے ہو۔ بزنس سے ہٹ کر"...... عمران نے کہا تو ہیرس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"یہ کہاں کا فون نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ لیکن چیف کو جب اس نمبر پر کال کیا جائے تو چیف براہ راست جواب دیتا ہے ورنہ کارپوریشن کے فون پر وہ براہ راست بات ہی نہیں کرتا"...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہاں پہنچ کر اسے فون کر کے اپنے بارے میں اطلاع تو دی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی۔ ہم نے تو فوری طور پر مشن مکمل کرنا تھا۔ ہم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اگر رپورٹ مل جاتی تو اب تک ہم ڈیم تباہ کر چکے ہوتے۔ ہم انتہائی تیز رفتاری سے مشن مکمل کرتے ہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"فون اٹھا کر ہیرس کے پاس رکھو اور جو نمبر اس نے بتایا ہے وہ ڈائل کر کے اس کی بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور ساتھ ہی فون اٹھا کر تپائی سمیت اس نے ہیرس کی کرسی کے قریب رکھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی کیونکہ لاؤڈر کا بٹن بھی اس نے آخر میں پریس کر دیا تھا اور جوزف نے رسیور ہیرس کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"ہیرس بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا دارالحکومت سے"۔ ہیرس

نے کہا۔
" اوہ تم ۔ کیوں فون کیا ہے "....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
" چیف ۔ راسن غائب ہے ۔ اس کے کلب فون کرو تو یہی جواب ملتا ہے کہ وہ کسی اہم کام میں مصروف ہے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے اور اس کی رپورٹ کے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے "۔ ہیرس نے کہا۔
" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس نے جو جگہ تمہارے لئے منتخب کی تھی وہ تو محفوظ ہے ناں "....... سٹاپچو نے کہا۔
" یس چیف ۔ وہاں مطلوبہ اسلحہ اور کاریں وغیرہ سب کچھ موجود ہے اور محفوظ ہے "....... ہیرس نے جواب دیا۔
" ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے ۔ تمہارا فون نمبر کیا ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" چیف ۔ اس فون پر نمبر لکھا ہوا نہیں ہے "....... ہیرس نے جواب دیا۔
" اوکے ۔ تم ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا "....... سٹاپچو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیور ہٹایا اور اسے کریڈل پر رکھ کر اس نے فون تپائی سمیت اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھا اور پھر خود وہ مڑ کر عمران کی سائیڈ میں پہلے کی طرح کھڑا ہو گیا۔

" گڈ شو ہیرس ۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ۔ اب تمہاری موت آسان کر دی جائے گی "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" مگر ۔ مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے "۔ ہیرس نے چونک کر کہا۔
" تم میرے ملک کے انتہائی اہم ڈیم کو بلاسٹ کرنے آئے تھے اور اگر اتفاق سے ہمیں اس بارے میں علم نہ ہو جاتا تو تم یقیناً ایسا کر گزرتے کیونکہ تم سب ایسے کاموں میں واقعی تربیت یافتہ ہو اس لئے تمہیں کیسے زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ۔ جوانا اسے ختم کر دو "۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیرس کچھ کہتا اس کے قریب کھڑے جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہیرس کے حلق سے ادھوری سی چیخ ہی نکل سکی اور وہ چند لمحے راڈز میں ہی تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
" اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو "....... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ جس طرح ہارچ نے ترلام ڈیم کو تباہ کرنے کے لئے عملی اقدام کیا تھا وہ اس کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک تھا کیونکہ اگر اتفاق سے راسن ٹائیگر کو رپورٹ کی

تیاری کے لئے منتخب نہ کرتا تو انہیں علم تک نہ ہو پاتا اور ڈیم تباہ کر دیا جاتا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی ایسی تنظیموں کے پاس صرف ایک گروپ ہی نہیں ہوا کرتا بلکہ کئی گروپ ہوتے ہیں اور اس کی جگہ وہ کوئی دوسرا گروپ بھی بھجوا سکتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ اس سے پہلے کہ سٹاچو کو اصل حالات کا علم ہو سکے اس سٹاچو سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو جائے اور پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ سوچتا ہوا وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق اٹھ کھڑا ہوا۔

"فون کا رابطہ ٹریسنگ مشین سے کرو اور اس پر ناراک کو فکس کرو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی بلیک زیرو واپس آ گیا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں تم چیک کرو کہ فون رسیو کرنے والا کس پوائنٹ پر ہے۔ تفصیلی نقشہ فکس کیا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"تفصیلی نقشہ۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو ناراک کا جنرل نقشہ فکس کیا ہے۔ میں اب کر دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"مجھے بتا دینا تاکہ میں فون کر سکوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے آگے بڑھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو نے دروازے سے نکل کر اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ کر دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران نے کچھ دیر مزید انتظار کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ہیرس بول رہا ہوں چیف۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کو فون کروں"...... عمران نے ہیرس کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"میں نے راسن کے لیو کلب فون کیا ہے۔ وہاں سے کسی آرتھر نے جواب دیا ہے اور یہی کہا ہے یہ راسن کسی اہم کام میں مصروف ہے اور اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اس پر میں نے کرنل رندھیر سنگھ کو کال کیا تو اس نے کہا کہ راسن انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ یقیناً رپورٹ کے سلسلے میں مصروف ہو گا۔ جیسے ہی وہ رپورٹ تیار کرا لے گا وہ خود ہی رابطہ کرے گا"...... دوسری طرف سے سٹاچو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے چیف۔ ہم انتظار کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کل تک دیکھ لو۔ پھر دیکھیں گے"...... سٹاچو نے کہا۔

"اوکے چیف"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو ہاتھ میں ایک کاغذ پکڑے واپس آ گیا۔

" فون ناراک کی سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس اے بلاک میں رسیو کیا گیا ہے" .... بلیک زیرو نے کاغذ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ تو یہ ہے سٹاچو کی رہائش ۔ اس نے یقیناً کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو گا کہ جب بھی فون آئے وہ خود جہاں بھی موجود ہو وہاں اٹنڈ ہو جائے " .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" چیف کلب " .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سارجنٹ سے بات کراؤ ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" .... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ سارجنٹ بول رہا ہوں" .... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں" .... عمران نے کہا۔

" ایک منٹ " .... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

" عمران صاحب ۔ اب کھل کر بات کیجئے " .... ایک منٹ بعد سارجنٹ کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

" سارجنٹ ۔ انتہائی اہم کام تمہارے ذمے لگا رہا ہوں ۔ ہارڈ

روڈ پر بزنس پلازہ میں فارکو کارپوریشن ہے جو امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی ہے ۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر مارک ہے ۔ کیا تم اسے جانتے ہو" .... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ اس سے پہلے تو کبھی اس کے بارے میں کام نہیں پڑا" .... سارجنٹ نے جواب دیا۔

" اس کا ایک نام سٹاچو ہے اور سٹاچو کی حیثیت سے وہ ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہارچ کا ہیڈ کوارٹر انچارج ہے ۔ اس کی رہائش سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس ہے اور اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا حلیہ اور قدوقامت کی وہ تفصیل بتا دی جو ہیرس نے اسے بتائی تھی۔

" میں سمجھ گیا ۔ کیا کرنا ہے اس کا" .... سارجنٹ نے کہا۔

" اسے فوری طور پر اغوا کر کے اپنے کسی ایسے پوائنٹ پر رکھو جہاں سے وہ نکل نہ سکے اور مجھے فوری اطلاع دو ۔ میں خود ناراک پہنچ کر اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہارچ نے کافرستان کے کہنے پر پاکیشیا کا سب سے بڑا ترلام ڈیم تباہ کرنے کا مشن لے لیا ہے ۔ ان کا ایکشن گروپ یہاں پہنچ گیا تھا لیکن یہاں پہنچتے ہی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا اور ہم نے اس کا خاتمہ کر دیا مگر ایک گروپ کے خاتمے سے معاملہ ختم نہیں ہو سکتا" .... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں ابھی اس بارے میں

انتظامات کرتا ہوں"...... سارجنٹ نے کہا۔
"کتنی دیر میں کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"آپ مجھے اپنا نمبر بتا دیں۔ میں خود کال کر لوں گا"۔ سارجنٹ نے کہا۔
"چیف کو اطلاع دے دینا"...... عمران نے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... سارجنٹ نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ تفصیل تو بتائیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے لیکن کیا صرف سٹاچو کے خاتمے سے یہ معاملہ ختم ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"نہیں۔ سٹاچو کے خاتمے سے فوری طور پر اس گروپ کو روکنا مقصود ہے لیکن اب اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھی بھرپور ایکشن لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"لیکن کافرستان کی سپیشل سروسز جس کا انچارج کرنل رندھیر سنگھ ہے اور جس نے پاکیشیا کے اس ڈیم کو تباہ کرنے کے لئے ہارچ کی خدمات حاصل کی ہیں اس کا کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ اس کا خیال تو میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ صدیقی کی سربراہی میں نعمانی، خاور اور چوہان کو کافرستان

بھجوا دو۔ نائران کو کہہ دینا وہ صدیقی سے تعاون کرے گا۔ یہ لوگ سپیشل سروسز اور خصوصاً اس کرنل رندھیر سنگھ کا خاتمہ کریں گے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ہنری اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر تم ۔ کیسے کال کی ہے"...... ہنری نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ راجر ہارچ کے مخبر گروپ کا انچارج تھا۔ اس کا رابطہ ہنری سے رہتا تھا لیکن وہ اس وقت کال کرتا تھا جب کوئی انتہائی اہم خبر دینی ہو ورنہ عام حالات میں وہ سٹاچو کو اطلاع دیتا تھا۔

"چیف سٹاچو کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہنری کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اتار دیا ہو۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... ہنری نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میں درست کہہ رہا ہوں ۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے تو میں نے پہلے اس اطلاع کو کنفرم کیا پھر آپ کو کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے راجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے ایسا کیا ہے اور کس طرح کیا ہے۔ چیف کو اغوا کون کر سکتا ہے"...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں ابھی تک یہ خیال تھا کہ ایسا سوچنا ہی ممکن نہیں ہے۔

"یہاں ایک خفیہ گروپ ہے جس کا انچارج سارجنٹ نامی آدمی ہے جو چیف کلب کا مالک ہے۔ اس کے آدمیوں نے یہ کام کیا ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

"سارجنٹ گروپ ۔ لیکن کیوں ۔ اور چیف اب کہاں ہے"۔ ہنری نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ چیف اپنے آفس میں موجود تھا کہ سارجنٹ گروپ کے چار افراد نے وہاں ریڈ کیا۔ انہوں نے وہاں بے تحاشہ فائرنگ کی اور وہاں موجود سب آدمیوں کو ہلاک کر کے چیف کو بے ہوش کر کے وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ ایک آدمی زخمی تھا وہ ہلاک نہیں ہوا تھا اسے بعد میں پولیس نے ہسپتال پہنچا دیا۔ اب وہ بولنے کے قابل ہوا ہے تو اس نے میرے آدمی کو اطلاع دی ہے۔

میرا آدمی ہسپتال گیا تو اس نے تفصیل بتائی ۔ میرے آدمی نے مجھے کال کر کے بتایا تو میں کنفرمیشن کے لئے خود ہسپتال گیا اور اس آدمی سے ملا۔ وہ حملہ آوروں میں سے ایک آدمی کو پہچانتا تھا کہ اس کا تعلق سارجنٹ گروپ سے ہے اور اس کنفرمیشن کے بعد میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

" یہ معلوم کیا ہے کہ چیف کو کہاں لے جایا گیا ہے"...... ہمزی نے کہا۔

" معلوم کرا رہا ہوں۔ سارجنٹ اپنے کلب میں موجود نہیں ہے اور سارجنٹ گروپ کے کسی آدمی سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ یوں لگتا ہے جیسے یکلخت سب غائب ہو گئے ہوں"...... راجر نے کہا۔

" ویری بیڈ راجر ۔ فوراً چیف کا پتہ چلاؤ اور ہر قیمت پر اس سارجنٹ اور اس کے گروپ کو ٹریس کرو اور مجھے بتاؤ تاکہ چیف کو ان کے قبضے سے چھڑایا جا سکے"...... ہمزی نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ میں کام کر رہا ہوں اور جلد ہی آپ کو اطلاع دوں گا"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہمزی نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کا ذہن ابھی تک گھوم رہا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

" آخر یہ سارجنٹ گروپ کون ہے اور اس نے یہ کام کیوں اور کس کے کہنے پر کیا ہے"...... ہمزی نے کہا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ کہیں یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کہنے پر

کیا گیا ہو لیکن پھر اس نے یہ بات ذہن سے خود ہی جھٹک دی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سٹاچو کے بارے میں کسی طرح بھی کوئی اطلاع نہ مل سکتی تھی جو ایکشن گروپ وہاں مشن کے لئے گیا تھا وہ بھی سٹاچو کو مارک کے نام سے ہی جانتا تھا لیکن پھر اچانک اسے ایک اور خیال آیا اور وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ ایکشن گروپ کا چیف ہیرس سٹاچو کے بارے میں جانتا تھا اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہیرس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا ہو اور اس سے انہوں نے سٹاچو کے بارے میں معلوم کر کے یہاں سارجنٹ گروپ کو یہ کام دیا ہو لیکن اس کے پاس اپنے ان خیالات کی تصدیق کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے وہ مسلسل بیٹھا سوچتا رہا کہ نجانے کتنی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ہمزی بول رہا ہوں"...... ہمزی نے کہا۔

" راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

" اوہ ۔ کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا چیف کا"...... ہمزی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" یس چیف ۔ سٹاچو کو ریجنٹ سٹریٹ پر واقع کرافٹ ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں پہنچایا گیا ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... ہنری نے کہا۔

"میرے آدمی سارجنٹ گروپ میں موجود ہیں باس۔ میں نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے اطلاع دی کہ یہ کارروائی سارجنٹ نے پاکیشیا کے کسی علی عمران کے کہنے پر کی ہے"...... دوسری طرف سے راجر نے کہا تو ہنری ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ پاکیشیا کے عمران کے کہنے پر یہ کارروائی ہوئی ہے"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس"...... راجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف کو رہا کرانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ پھر چیف خود ہی سارجنٹ گروپ اور اس عمران سے نمٹ لے گا"۔ ہنری نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو برڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کلے سے بات کراؤ۔ میں ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کلے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آ مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری بول رہا ہوں کلے"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں چیف کلب کا کوئی سارجنٹ ہے جس کا ایک گروپ ہے کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ خاصا مؤثر اور طاقتور گروپ ہے"...... کلے نے جواب دیا۔

"اس سارجنٹ گروپ نے چیف سٹاچو کو ان کے آفس سے اغوا کرایا ہے اور مخبر گروپ نے اطلاع دی ہے کہ چیف سٹاچو اس وقت ریجنٹ سٹریٹ کے کرافٹ ہاؤس میں موجود ہیں۔ تم فوراً وہاں ریڈ کرو اور سب کو ختم کر کے چیف کو وہاں سے نکال لاؤ"...... ہنری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چیف کو اغوا کیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ میں ابھی انتظام کراتا ہوں"...... کلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ چیف کو یقیناً وہاں بے ہوش رکھا گیا ہو گا۔ تم انہیں اسی حالت میں وہاں سے نکال کر ہاروے ہاؤس پہنچا دو تا کہ ان کی معقول حفاظت کی جا سکے"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی کارروائی کرتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر چیف زندہ ہیں تو وہ زندہ ہی رہیں گے"...... کلے نے جواب دیا۔

"میں خود ہاروے ہاؤس پہنچ رہا ہوں۔ میں وہاں تمہارا اور چیف کا انتظار کروں گا"...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ رسیور رکھ کر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ناراک کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جان بوجھ کر ہاروے ہاؤس کا انتخاب کیا تھا کیونکہ وہ خود سٹاچو کو ہوش میں لا کر اسے بتانا چاہتا تھا کہ ڈائریکٹران کی رپورٹ درست ثابت ہو رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا اور پھر اس کی کار ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

" ہاروے۔ پھاٹک کھولو "...... ہنری نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... آنے والے نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ہنری کار اندر لے گیا۔ ہاروے ہاؤس ہنری کا مخصوص اڈا تھا اور ہاروے یہاں اکیلا رہتا تھا۔ ہنری خاص خاص مقاصد کے لئے اس اڈے کو استعمال کرتا تھا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ ہاروے کے انتظار میں رک گیا۔ نوجوان ہاروے پھاٹک بند کر کے پورچ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

" ہاروے۔ میں اندر جا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد کلے یا اس کے آدمی چیف سٹاچو کو لے کر یہاں آئیں گے۔ تم نے انہیں اندر آنے دینا ہے اور چیف سٹاچو کو اٹھا کر تم نے اندر لے آنا ہے اور ان

آدمیوں کو واپس بھیج دینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ چیف کے آنے کے بعد تم نے یہاں کا سپیشل نظام آن کر دینا ہے تاکہ کوئی گروپ یہاں حملہ نہ کر سکے "...... ہنری نے کہا۔

" یس باس "...... ہاروے نے کہا تو ہنری مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ عمارت کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا لیکن وہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھنے کی بجائے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ البتہ بیٹھنے سے پہلے اس نے الماری سے ایک چھوٹے سائز کی شراب کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد اس کے کانوں میں دور سے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ہاروے چیف سٹاچو کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" یہاں صوفے پر لٹا دو "...... ہنری نے کہا تو ہاروے نے سٹاچو کو جو لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا، صوفے پر لٹا دیا۔ ہاروے ہانپ رہا تھا۔

" کلے خود آیا تھا یا اس کے آدمی تھے "...... ہنری نے پوچھا۔

" وہ خود آیا تھا باس اور باہر موجود ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ پوچھ لیا جائے کہ اس کے لئے کوئی اور حکم تو نہیں ہے "...... ہاروے نے جواب دیا۔

"اسے بلا لاؤ"...... ہنری نے کہا تو ہاروے سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گینڈے جیسے جسم کا مالک کلے اندر داخل ہوا۔ اس نے ہنری کو سلام کیا۔

"ادھر بیٹھو کلے اور مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا۔ چیف کہاں تھا اور کس پوزیشن میں تھا"...... ہنری نے کہا۔

"باس ۔ میں نے اپنے گروپ کے ساتھ وہاں ریڈ کیا۔ ہم نے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی اور پھر ہم اندر داخل ہو گئے وہاں زبردست سائنسی حفاظتی نظام بھی تھا لیکن اسے ان نہیں کیا گیا تھا اور سارجنٹ اور اس کے دس افراد بھی وہاں موجود تھے۔ ہم نے سارجنٹ کا بھی خاتمہ کر دیا اور اس کے آدمیوں کا بھی۔ چیف کو نیچے ایک تہہ خانے میں رکھا گیا تھا۔ ہم نے بہرحال اس تہہ خانے کو تلاش کر لیا اور پھر چیف کو لے کر ہم باہر آئے اور اس کے ساتھ ہی ہم نے میزائل فائرنگ کر کے اس پورے اڈے کو ہی اڑا دیا۔ پھر میرا گروپ تو واپس چلا گیا جبکہ میں چیف کو لے کر یہاں آ گیا ہوں"...... کلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ کا گروپ تمہارے خلاف تو کوئی کارروائی نہیں کرے گا"...... ہنری نے کہا۔

"اصل آدمی وہی سارجنٹ تھا اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ باقی اس کے گروپ میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو ہمارے مقابل آ سکے اور ویسے بھی انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ یہ

کارروائی کس نے کی ہے"...... کلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم جاؤ"...... ہنری نے کہا تو کلے اٹھا، اس نے سلام کیا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ ہنری نے اٹھ کر الماری میں سے ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے سٹاچو کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل کو ہٹایا اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل کو واپس الماری میں رکھ دیا۔ یہ ایسا اینٹی تھا جو ہر ٹائپ کے گیس کے اثرات ختم کر دیتا تھا اس لئے ہنری کو یقین تھا کہ سٹاچو کو جس گیس سے بھی بے ہوش کیا گیا ہو گا بہرحال اسے جلد ہی ہوش آ جائے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی سٹاچو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

"چیف ۔ چیف ۔ میں ہنری ہوں"...... ہنری نے اٹھ کر سٹاچو کے قریب جا کر اونچی آواز میں کہنا شروع کیا۔ دوسرے لمحے سٹاچو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو ہنری نے اسے بازو سے پکڑا اور سنبھال کر صوفے پر بٹھا دیا اور اس وقت تک پکڑے رکھا جب تک کہ سٹاچو کا ذہن پوری طرح سنبھل نہ گیا۔ پھر ہنری سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ ہنری تم ۔ یہ میں کہاں ہوں ۔ کیا مطلب ۔ میں تو اپنے آفس میں تھا ۔ یہ کیا ہے"...... سٹاچو نے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر اور سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ اس وقت میرے خاص پوائنٹ پر موجود ہیں۔ آپ کو اغوا کیا گیا تھا"...... ہمزی نے کہا تو سٹاچو بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے اغوا کیا گیا تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا"...... سٹاچو نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا اور سٹاچو کے اٹھنے کی وجہ سے ہمزی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"آپ تشریف رکھیں چیف تاکہ میں پوری تفصیل آپ کو بتا سکوں اور اسی لئے آپ کو اس اکیلے پوائنٹ پر لے آیا ہوں کہ کسی اور کے سامنے آپ کی یہ حالت نہ آجائے"...... ہمزی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سٹاچو ہونٹ بھینچتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں آپ کو شراب دیتا ہوں۔ اس سے آپ سنبھل جائیں گے"۔ ہمزی نے کہا اور میز پر رکھی ہوئی شراب کی چھوٹی بوتل اٹھا کر اس نے سٹاچو کی طرف بڑھا دی۔ سٹاچو نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو منہ سے لگا کر وہ غٹاغٹ بوتل میں موجود ساری شراب پی گیا اور پھر بوتل ایک طرف اچھال دی۔ لیکن اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے باہر آگیا ہے اور ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے"...... اس بار سٹاچو نے نرم لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ آپ کو آپ کے آفس سے اغوا کیا

گیا تھا"...... ہمزی نے کہا۔

"اچھا۔ مجھے تو بس اتنا یاد ہے کہ میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ اچانک باہر بے تحاشہ فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید شیشے کا دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ اچانک ایک لمبے قد کا آدمی نظر آیا۔ اس نے پیر مار کر دروازہ کھولا اور کوئی چیز فرش پر پھینک دی اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا اور اب یہاں پہلی بار مجھے ہوش آیا ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس باس۔ یہ کام چیف کلب کے مالک اور مینجر سارجنٹ کے گروپ نے کیا ہے۔ آپ کے آفس کے تمام افراد کو ہلاک کر کے وہ آپ کو بے ہوش کر کے لے گئے۔ راجر مخبری کا نیٹ ورک چلاتا ہے۔ اسے اطلاع مل گئی۔ اس نے مجھے اطلاع دی تو میں نے راجر سے کہا کہ وہ فوری طور پر معلوم کرے کہ آپ کو کہاں رکھا گیا ہے۔ اس نے معلوم کر لیا تو میں نے کلے کو کال کر کے وہاں ریڈ کرنے اور آپ کو وہاں سے صحیح سلامت یہاں لے آنے کا حکم دے دیا اور میں خود بھی یہاں آگیا۔ پھر کلے آپ کو وہاں سے یہاں پہنچا گیا۔ سارجنٹ خود اس پوائنٹ پر اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ کلے نے وہاں ریڈ کر کے سارجنٹ اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ وہاں آپ کو ایک خفیہ تہہ خانے میں رکھا گیا تھا۔ اس نے خفیہ تہہ خانہ تلاش کیا اور آپ کو وہاں سے نکال کر یہاں پہنچا گیا"...... ہمزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ سارجنٹ کون ہے اور اس نے کیوں ایسا کیا ہے"۔ سٹاچو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ راجر نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے ۔ سارجنٹ نے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کے کہنے پر یہ حرکت کی ہے"...... ہنری نے کہا تو سٹاچو بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ علی عمران کے کہنے پر ۔ لیکن علی عمران کو کیسے معلوم ہوا کہ میرا کوئی تعلق بارچ سے ہے ۔ اس بارے میں تو سوائے چند افراد کے اور کوئی نہیں جانتا "...... سٹاچو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ میں نے بھی اس بات پر اپنے طور پر سوچا ہے ۔ آپ کے بارے میں ایکشن گروپ کا چیف ہیرس جانتا ہے ۔ یقیناً وہ اس عمران کے ہاتھ لگ گیا ہو گا"...... ہنری نے کہا۔

" ہیرس عمران ہاتھ لگ گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ نہیں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کہاں ہے سپیشل ٹرانسمیٹر ۔ لے آؤ میں ابھی بات کرتا ہوں ہیرس سے "...... سٹاچو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو ہنری اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک سپیشل جدید ترین ٹرانسمیٹر نکال کر الماری بند کی اور ٹرانسمیٹر اس نے سٹاچو کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا اور پھر خود واپس اپنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ سٹاچو نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال

اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

" ویری بیڈ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہیرس کال ہی اٹنڈ نہ کرے اس کی مجھ سے بات ہوئی تھی ۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ راسن کی کوٹھی میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے اور اسے مشن کی تکمیل کے لئے صرف رپورٹ کا انتظار ہے لیکن اب وہ کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... سٹاچو نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا لیکن ہنری خاموش بیٹھا رہا۔

" ٹیلی فون لاؤ"...... چند لمحوں بعد سٹاچو نے کہا تو ہنری نے اٹھ کر سائیڈ پر رکھا ہوا فون پیس اٹھا کر سٹاچو کے سامنے رکھ دیا ۔ سٹاچو نے رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے انکوائری سے پاکیشیا اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے یہاں سے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لیو کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ناراک سے مارک بول رہا ہوں ۔ راسن سے بات کراؤ"...... سٹاچو نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" چیف تو کئی روز سے کہیں گئے ہوئے ہیں ۔ آپ ان کے اسسٹنٹ آرتھر سے بات کر لیں ۔ میں ملواتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سٹاچو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" ہیلو ۔ آرتھر بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" میں ناراک سے مارک بول رہا ہوں ۔ راسن کہاں ہے " ۔ سٹاچو نے کہا ۔

" اوہ جناب آپ ۔ آپ کا نمبر میرے پاس نہیں تھا اور باس راسن بھی کئی روز سے اچانک اپنے آفس سے غائب ہیں اور پھر ایک بار ان کی کال آئی ۔ اس کے بعد ان کا پتہ ہی نہیں چلا ۔ ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ جناب میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا کہ باس نے آپ کے گروپ کو جو کوٹھی دی تھی اس کوٹھی میں پولیس کو ان کی لاشیں پڑی ہوئی ملی ہیں ۔ البتہ ایک آدمی کی لاش نہیں ملی اور نہ ہی وہ آدمی خود ملا ہے ۔ میں نے اپنے طور پر جو انکوائری کرائی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کو اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور جناب ۔ یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ۔ چونکہ یہ کوٹھی باس کی ہے اس لئے پولیس نے ہم سے رابطہ کیا ۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے یہ کوٹھی غیر ملکیوں کو کرائے پر دی تھی ۔ باقی ہم کسی کو نہیں جانتے " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سٹاچو کی حالت دیکھنے والی ہو گئی ۔

" کتنی لاشیں ملی ہیں وہاں سے "...... سٹاچو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" جناب ایک ہمارے آدمی کی لاش ہے اور نو لاشیں آپ کے آدمیوں کی ہیں جبکہ آپ کا گروپ جب اس کوٹھی میں پہنچا تھا تو اپنے آدمی کو کال کر کے میں نے رپورٹ لی تھی ۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ گروپ دس آدمیوں پر مشتمل ہے "...... آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوکے ۔ راسن اگر آ جائے یا مل جائے تو اسے کہنا کہ وہ ناراک میں مجھ سے بات کرے "...... سٹاچو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے سارا قصور اس رسیور کا ہی ہو ۔

" میرا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے جناب ۔ عمران نے ایکشن گروپ کو ہلاک کر دیا اور ہیرس کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے گیا ہو گا ۔ وہاں اس نے ہیرس سے آپ کے بارے میں سب کچھ معلوم کر کے یہاں سارجنٹ کو اس کام پر مامور کیا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اب خود یہاں آئے کیونکہ اسے یقیناً یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ سارجنٹ اور اس کے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور آپ کو چھڑوا لیا گیا ہے "...... ہنری نے کہا تو سٹاچو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" مجھ سے واقعی حماقت ہو گئی کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اہمیت نہیں دی ۔ ڈائریکٹر ان کی رپورٹ درست تھی ۔ ہمیں اس مشن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے تھا ۔ اب دیکھو ایک ہی جھٹکے میں

ہمارا ایکشن گروپ ہلاک کر دیا گیا اور اگر راجر مخبری نہ کرتا اور تم مجھے وہاں سے نہ نکالتے تو یقیناً مجھے پاکیشیا بھجوا دیا جاتا یا وہ خود آ کر مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کرتے "...... سٹاچو نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ اب یہ ہارچ کی ساکھ کا سوال بن گیا ہے اس لئے اب ہر صورت میں اس سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہونا چاہئے ۔ ویسے آپ کافرستان سے رابطہ کر کے انہیں کہہ دیں کہ ان کا یہ مشن فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا کیونکہ ہارچ ابھی انتہائی اہم کاموں میں مصروف ہے۔ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے گا تو پھر اس مشن کو آسانی سے مکمل کر لیا جائے گا"...... ہمزی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا تو سٹاچو نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ ہمزی کی بات سے سو فیصد متفق ہو۔ اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری سے کافرستان اور کافرستان کے دارالحکومت کا یہاں سے رابطہ نمبرز معلوم کر کے اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ناراک سے مارک بول رہا ہوں۔ کرنل رندھیر سنگھ سے میری بات کرائیں "...... سٹاچو نے کہا۔

" سوری جناب ۔ کل رات کرنل رندھیر سنگھ کو ان کے آفس سمیت میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ کرنل صاحب اور اس کے آفس میں موجود اٹھائیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹاچو کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

" یہ ۔ یہ کیا مطلب ۔ یہ وہاں کیا ہوا ہے"...... سٹاچو نے رسیور رکھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کانوں سنی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" اب میں کیا کہوں باس ۔ بار بار اپنی بات دوہرانا نہیں چاہتا۔ یہ کارروائی بھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہی ہے۔ انہوں نے کافرستان کی اس سپیشل سروسز کا خاتمہ کر دیا جس نے ترلام ڈیم کی تباہی کے لئے ہارچ سے معاہدہ کیا تھا۔ انہوں نے دونوں طرف کام کیا ہے اور اس سے ان کی کارکردگی کا علم ہوتا ہے"...... ہمزی نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ پھر تو یہ واقعی عفریت ہیں ہمزی ۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... سٹاچو نے بات کرتے کرتے اس طرح چونک کر کہا جیسے اچانک اسے خیال آ گیا ہو۔

" نہیں جناب ۔ سوائے آپ کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے اور ویسے بھی میرا براہ راست رابطہ آپ سے ہے۔ سب ہیڈ کوارٹر سے تو نہیں ہے"...... ہمزی نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" بس ۔ ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ بہرحال یہ واقعی انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور یقیناً اب وہ سب ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے یہاں ناراک پہنچے گی ۔اس کے مقابل کسے لایا جائے جو ان کا واقعی خاتمہ کر سکے "...... سٹاچو نے کہا۔

" جناب ۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ مین ہیڈ کوارٹر کو تمام تفصیلات بتا دیں کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر کے اپنے ذرائع بھی ہوتے ہیں اس لئے اگر انہیں آپ کی طرف سے رپورٹ نہ ملی اور دوسرے ذرائع سے رپورٹ مل گئی تو معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر مین ہیڈ کوارٹر خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا۔اس کے لئے یہ سروس بڑی معمولی حیثیت رکھتی ہے ۔ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی اور ریڈ ایجنسی بھی آج تک مین ہیڈ کوارٹر کا مقابلہ نہیں کر سکی تو یہ سروس کیا کر لے گی"...... ہنری نے کہا۔

" تمہاری بات ٹھیک ہے ۔ تم میرے ساتھ چلو اور مجھے میری رہائش گاہ پر چھوڑ آؤ ۔ باقی باتیں میں خود کر لوں گا"...... سٹاچو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو ہنری بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

عمران دانش منزل میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا رپورٹس آئی ہیں ناراک سے اور کافرستان سے "...... عمران نے پوچھا۔

" ناراک میں سارجنٹ کو اس کے اس کے کسی سپیشل پوائنٹ پر حملہ کر کے اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" سارجنٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔اوہ ۔ ویری بیڈ "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ جب سارجنٹ کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو

میں نے خود اس کے کلب کال کی۔ وہاں اس کا اسسٹنٹ میک موجود تھا۔ میک کو سارجنٹ کے پاکیشیا سروس کے سیٹ اپ کا علم تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ہمارے حکم پر سارجنٹ نے سٹاچو کو اس کے آفس سے اغوا کرایا اور اپنے کسی سپیشل پوائنٹ پر لے گیا۔ پھر اچانک اطلاع ملی کہ سارجنٹ اور اس کے دس ساتھیوں کی لاشیں اس پوائنٹ پر پڑی ہیں اور سٹاچو غائب ہے تو میک فوری حرکت میں آگیا اور اس نے معلوم کر لیا کہ یہ کارروائی ایک بدمعاش گروپ کلے کی ہے اور کلے کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے بھی ہے۔ بہرحال انہوں نے کلے کے خلاف کارروائی کی اور کلے کو ہلاک کر دیا لیکن سٹاچو انہیں دوبارہ نہیں مل سکا"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ۔ سارجنٹ بہت اچھا ایجنٹ تھا۔ بہرحال اٹل حقیقت اٹل حقیقت ہی ہوتی ہے۔ تم اس کی فیملی کے لئے بھرپور معاوضہ بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

" میں نے میک سے معلوم کر لیا ہے۔ سارجنٹ نے شادی ہی نہیں کی تھی۔ وہ اکیلا رہتا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اس میک کو اس کی جگہ دے دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ناراک کی بھیرویں تو میں نے سن لی۔ اب کافرستان میں کون سا راگ الاپا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہاں بھیرویں کا الٹ راگ الاپا گیا ہے۔ صدیقی اور فورسٹارز نے ناٹران کے تعاون سے سپیشل سروسز کے آفس کا پتہ چلایا اور اس بات کو کنفرم کر لیا کہ کرنل رندھیر سنگھ بھی اندر موجود ہے تو انہوں نے پورا آفس ہی میزائلوں سے اڑا دیا۔ کرنل رندھیر سنگھ اور اس کے اٹھائیس ساتھیوں کی لاشیں ملبے سے ملی ہیں۔ پوری سپیشل سروسز کا ہی خاتمہ کر دیا انہوں نے اور پھر اطمینان سے واپس بھی آ گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ان کے ساتھ عمران نہیں تھا ورنہ اتنی جلدی مشن مکمل ہو ہی نہ سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں جان بوجھ کر مشن کو لمبا کرتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت لگ سکے اور میں بھاری چیک تم سے وصول کر سکوں ورنہ مجھے خدشہ ہوتا ہے کہ ایک دو روز میں مشن مکمل ہو گیا تو تم نے بھاری چیک تو ایک طرف سرے سے ہی چیک دینے سے انکار کر دینا ہے کہ یہ کیا مشن ہے جس کا چیک دیا جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" واقعی۔ اس انداز کے مشن کا چیک تو نہیں مل سکتا۔ لیکن عمران صاحب۔ اب فوری طور پر یہ ترلام ڈیم کی تباہی کا خطرہ تو ٹل

گیا ہے ۔ کیا اب آپ ہارچ کے خلاف کارروائی کریں گے اور کریں گے تو کیسے ۔ بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کا کام کرنے والی تنظیموں کے تو بے شمار گروپ ہوتے ہیں ۔ کس کس کو ختم کیا جائے گا اور کیسے "...... بلیک زیرو نے بات کے دوران سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمارا گروپوں سے کیا تعلق ۔ ہم نے تو اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنا ہے ۔ میں نے سٹاچو کو فوری طور پر اس لئے کور کرایا تھا کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کیا جا سکے ۔ بہرحال اب مجھے خود ٹیم سمیت ناراک جانا پڑے گا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن اب تو یہ سٹاچو لامحالہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہو گا "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ ٹھیک ہے ۔ وہ ذرا عمرو عیار کی زنبیل نکالو اس میں سے ہی کوئی حربہ نکل سکے گا "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز سے ایک سرخ رنگ کی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی ۔ عمران اس ڈائری کو ہی عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا ۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے ۔ کافی دیر تک وہ صفحے پلٹتا رہا ۔ پھر ایک صفحے پر نظر پڑتے ہی وہ اس طرح چونک پڑا جیسے وہاں اسے کوئی خاص پتہ نظر آ گیا ہو ۔ اس نے غور سے اس صفحے کو دیکھا اور پھر ڈائری رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے ۔

" سنو فال کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ اور زبان ایکریمین ہی تھا ۔

" مس ریٹا گاربو سے بات کراؤ ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ریٹا گاربو ۔ وہ کون ہے جناب "...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ارے کیا مطلب ۔ کیا آپ ریٹا گاربو کو نہیں جانتیں ۔ بڑی مشہور اور انتہائی حسین ترین فلم ایکٹریس رہی ہیں "...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" سوری جناب ۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے ۔ کلب کی مالکہ مس ریٹا تو ہیں لیکن اس فلم ایکٹریس ریٹا گاربو کا اس کلب سے کوئی تعلق نہیں ہے "...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔ شاید وہ اس لئے وضاحت کر رہی تھی کہ کال پاکیشیا سے کی جا رہی تھی ورنہ سوری کر کے وہ رسیور ہی رکھ دیتی ۔

" چلیں آپ مس ریٹا سے میری بات کرا دیں ۔ میں انہیں ہی مس ریٹا گاربو سمجھ لوں گا "...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ریٹا بول رہی ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی

آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا ابھی تک تم واقعی مس ریٹا ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ اب تک تم مس سے مادام بن چکی ہو گی"...... عمران نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ پرنس چارمنگ تم۔ تم اچانک کہاں غائب ہو جاتے ہو اور پھر اچانک کئی سالوں بعد ظاہر ہو جاتے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ بولنے والی کا لہجہ بھی انتہائی بے تکلفانہ تھا۔

"ارے۔ میں تو تمہاری تصویر پرس میں ڈالے پھر رہا ہوں۔ ہمت ہی نہ پڑ رہی تھی کہ تمہیں فون کروں کیونکہ مادام ٹائپ کی خونخوار عورتوں سے مجھے بے حد ڈر لگتا ہے۔ یہ لال لال آنکھیں، یہ کرخت چہرہ، ماتھے پر شکنیں، منہ سے غراتی ہوئی آواز لیکن تم تو ویسی کی ویسی ہی ہو۔ کیا ہوا۔ کیا ناراک کے مردوں میں ذوق حسن غائب ہو گیا ہے کہ کسی نے تمہاری طرف ہاتھ ہی نہیں بڑھایا"...... عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا۔ البتہ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا تھا۔

"میری تصویر اور تمہارے پرس میں۔ کیوں مجھے احمق سمجھ کر کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم اور میری تصویر پرس میں ڈالو"...... ریٹا نے باقی ساری باتوں کو نظرانداز کرتے

ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری سیکرٹری جس نے فون ملایا ہے یہ مان ہی نہیں رہی تھی کہ ریٹا گاربو بڑی مشہور فلم ایکٹریس ہے۔ اسے سمجھا لو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ریٹا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اچھا تو تم ریٹا گاربو کی تصویر کی بات کر رہے ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی تصویر بھی تمہارے پرس میں نہیں ہو گی"۔ ریٹا نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ خیال کی بھی تو طاقت ہوتی ہے۔ تم اس سے بھی نکلوا رہی ہو"...... عمران نے کہا تو ریٹا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"بہرحال اب بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے کیا کام پڑ گیا ہے کہ تم نے مجھے فون کیا ہے"...... ریٹا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف یہ پوچھنا تھا کہ اب بھی تمہارے لنکس دہشت گرد تنظیموں سے ہیں یا نہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دہشت گرد تنظیموں سے اور میرے لنکس۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو کبھی کسی دہشت گرد تنظیم سے کوئی لنک نہیں رکھا"۔ ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم نے خود مجھے بتایا تھا کہ ایکریمیا کی تمام دہشت گرد تنظیمیں تمہاری انگلیوں پر ناچتی رہتی ہیں۔ اب تم خود ہی اپنی بات سے انکار کر رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اچھا ۔ اچھا ۔ میں سمجھ گئی ۔ اوہ ۔ تم کسی سٹار تنظیم کے بارے میں معلومات چاہتے ہو ۔ ہاں ۔ میرے تعلقات سٹار تنظیموں سے ہیں ۔ میرا پیشہ اور بزنس ہی یہی ہے "...... ریٹا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں ۔ واقعی دہشت گرد کے الفاظ بڑے خوفناک ہیں اور تم نفیس خاتون ہو اس لئے سٹار اچھا لفظ ہے ۔ ایک تنظیم ہے ہارچ اور یہ بگ سٹار تنظیم ہے ۔ کیا تمہیں معلوم ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن یہ سن لو کہ اس بارے میں تمہیں کوئی معلومات نہیں مل سکیں گی ۔ دنیا بھر کے مخبر نیٹ ورک اس کے نام سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے آدمی بھوت سے ڈرتا ہے ۔ وہ اس قدر خوفناک ہے کہ سینکڑوں افراد کو ایک وقت میں ختم کر دیتی ہے "۔ ریٹا نے کہا۔

" مجھے اس بارے میں کوئی معلومات نہیں چاہئیں ۔ تم بے فکر ہو "...... عمران نے کہا۔

" اچھا ۔ پھر کیا چاہتے ہو تم "...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس سے متعلق ایک آدمی ہے سٹاچو ۔ اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے ۔ تفصیل نہیں معلوم کرنی ۔ وہ مجھے معلوم ہے ۔ صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور اس کا فون نمبر وغیرہ مل جائے تو بہتر ہے ۔ معاوضہ تمہارے مطلب کا دوں

گا "...... عمران نے کہا۔

" سٹاچو جو اس تنظیم کے سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے تم اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو "...... ریٹا نے کہا۔

" سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج ۔ کیا مطلب ۔ کیا سب ہیڈ کوارٹر اور ہے اور مین ہیڈ کوارٹر اور ہے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور کون لوگ وہاں کام کرتے ہیں جبکہ سٹاچو سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے لیکن وہ سب ہیڈ کوارٹر میں نہیں رہتا ۔ یہیں ناراک میں ہی رہتا ہے "...... ریٹا نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ فارکو کارپوریشن کے نام سے اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کی فرم بنائی ہوئی ہے اور وہ اس کا جنرل مینجر ہے لیکن میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہ کہاں ہے اور بس "...... عمران نے کہا۔

" اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی ہو گا یا پھر جہاں بھی ہو گا تمہیں ایک گھنٹے بعد حتمی رپورٹ مل جائے گی ۔ یہ میں اس لئے حامی بھر رہی ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کبھی اطلاع دینے والے کا نام سامنے نہیں لاتے ورنہ میں اس سٹاچو کے نام سے واقفیت سے ہی انکار کر دیتی "...... ریٹا نے کہا۔

" مجھے منظور ہے ۔ اپنا بینک اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیلات بتا

دو۔ میں رقم بھجوا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
تفصیل بتا دی گئی جو بلیک زیرو نے نوٹ کر لی۔
" پہنچ جائے گی رقم۔ اب میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں
گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" گراہم کو کال کر کے کہہ دو کہ اکاؤنٹ سے رقم اس اکاؤنٹ میں
ٹرانسفر کرا دے کیونکہ ایکریمیا میں واحد یہی ریٹا ہے جو حتمی رپورٹ
دے سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس
نے گراہم کو ہدایات دے کر رسیور رکھ دیا۔
" عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری تھا کہ آپ پہلے اتنی لمبی بات ریٹا
سے کرتے۔ پھر اصل بات پر آتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" سرکاری فون پر خوبصورت لڑکیوں سے طویل گپیں ہانکنے کا
لطف ہی علیحدہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار
ہنس پڑا۔
" اصل بات بتا دیں۔ مجھے خواہ مخواہ بے چینی رہے گی"۔ عمران
نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔
" ریٹا جیسی عورتیں صرف رقم کی خاطر خطرناک کاموں پر آمادہ
نہیں ہوا کرتیں۔ پہلے انہیں ڈھب پر لانا پڑتا ہے۔ اب تم دیکھو اس
قدر طویل لچھے دار باتیں اور اس کے حسن کے قصیدے پڑھنے کے
باوجود اس نے پہلے ہی صاف جواب دے دیا کہ وہ اس بارے میں کچھ

نہیں بتائے گی ورنہ اگر میں ویسے ہی خشک انداز میں بات کر کے
اسے رقم کی آفر کرتا تو وہ اس سے دوگنی رقم پر بھی رسک لینے کے لئے
تیار نہ ہوتی اس لئے مجبوراً مجھے قصیدے پڑھنے پڑتے ہیں"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" میں سمجھ گیا ہوں عمران صاحب۔ آپ واقعی انسانی نفسیات
کے مطابق دوسروں کو ڈیل کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" بس۔ چار آدمی ایسے ہیں جنہیں میں آج تک ڈیل نہیں کر سکا
باوجود سخت کوشش کے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے
اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" چار آدمی۔ وہ کون کون سے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
" ایک تمہیں کہ تم مجھے بھاری مالیت کا چیک دے دو۔ دوسرا آغا
سلیمان پاشا جو اپنا ادھار کسی صورت بھولنے کے لئے تیار ہی نہیں
ہے اور تیسرا سوپر فیاض جو اب سپر کنجوس بن چکا ہے"...... عمران
نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"چوتھا کون رہ گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" وہ تم تینوں سے سپر ہے اور وہ ہیں اماں بی"...... عمران نے
کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔
" عمران صاحب۔ ریٹا نے عجیب بات کی ہے کہ سب ہیڈ کوارٹر
اور ہے اور مین ہیڈ کوارٹر اور ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

" دیکھو۔ پہلے سب ہیڈ کوارٹر کا تو پتہ چلے پھر مین ہیڈ کوارٹر بھی چیک کر لیں گے "...... عمران نے کہا اور پھر اس طرح انہوں نے باتیں کر کے مطلوبہ وقت گزار لیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سنو فال کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" مس ریٹا سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا اور مس ریٹا ہی میرے لئے ریٹا گاربو ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مترنم ہنسی کی آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ریٹا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ریٹا کی آواز سنائی دی۔

" ریٹا نہیں۔ ریٹا گاربو کہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ عمران تم۔ پہلے تو شکریہ کہ تم نے رقم فوری بھجوا دی۔ ابھی ابھی مجھے بینک کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے۔ اور میں نے تمہاری مطلوبہ معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن پہلے حلف دو کہ تم میرا نام سامنے نہیں لاؤ گے "...... ریٹا نے کہا۔

" پہلے تو تم نے بغیر حلف کے اعتماد کیا تھا۔ اب کیا ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ سٹاچو کی براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکر ہو چکی ہے اس لئے اب صورت حال تبدیل ہو چکی ہے"...... ریٹا نے کہا۔

" ٹکر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ کیا کہہ رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

" اب حیرت مت ظاہر کرو۔ تم نے سارجنٹ گروپ کے ذریعے سٹاچو کو اغوا کرایا لیکن سٹاچو کے مخبری کے نیٹ ورک کے انچارج راجر کو اطلاع مل گئی۔ اس نے ڈائریکٹران اور سٹاچو کے درمیان کوآرڈینیٹر ہنری کو اطلاع دی۔ ہنری نے کلے گروپ سے ریڈ کرایا اور وہ سارجنٹ سمیت اس کے گروپ کو ہلاک کر کے سٹاچو کو لے اڑے "...... ریٹا نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن میں نے تو یہ کام ذاتی سطح پر کیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیا ضرورت پڑی ہے ایسے بدمعاش گروپوں کی امداد حاصل کرنے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بہرحال ٹھیک ہے۔ میں بھی تم پر اعتماد کرتی ہوں۔ سٹاچو اب مستقل طور پر سب ہیڈ کوارٹر میں منتقل ہو چکا ہے اور سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے"۔ ریٹا نے کہا۔

" یقیناً تم اپنے علاوہ دوسروں کو کوئی کہہ رہی ہو گی"...... عمران نے کہا تو ریٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ہاں ۔ جو کام دوسروں کے لئے ناممکن ہوتا ہے وہ ریٹا کے لئے ہمیشہ ممکن ہوتا ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ سب ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سن کو کہ ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر جس کے ذریعے پورے ایکریمیا اور یورپ میں وہشت گردی کی کارروائیاں ہوتی ہیں ایکریمیا کی ریاست یووا میں ہے ۔ یووا تمام تر پہاڑی ریاست ہے لیکن یہ تمام پہاڑ انتہائی سرسبز اور شاندار نظاروں کے حامل ہیں اس لئے دنیا بھر کے سیاح وہاں آتے جاتے رہتے ہیں ۔ اس ریاست یووا کے دارالحکومت موزمیں سب ہیڈ کوارٹر ہے لیکن وہ کس طرح کا ہے اور کہاں ہے اس کا علم کسی کو بھی نہیں ۔ ویسے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق اس میں پورے ایکریمیا اور یورپ سے رابطوں کے لئے انتہائی قیمتی مشینری نصب ہے اور سٹار ہارچ کے تحت کام کرنے والی ایک سو دس تنظیمیں اس سب ہیڈ کوارٹر سے ہر وقت رابطے میں رہتی ہیں اور انہیں یہاں سے احکامات ملتے رہتے ہیں اور یہیں رپورٹیں موصول کی جاتی ہیں "...... ریٹا نے کہا ۔

" لیکن سٹاچو تو ناراک میں رہتا تھا اور بقول تمہارے وہ سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے "...... عمران نے کہا ۔

" ہاں ۔ ایسا ہی ہے لیکن اگر کوئی خاص معاملہ ہو تو سٹاچو وہار رابطہ کر کے احکامات دے دیتا ہے ورنہ وہاں کام کرنے والے تنـ ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق کام کرتے رہتے ہیں "...... ریٹا نـ جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کوئی خاص ٹپ "...... عمران نے کہا ۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم نے یہ بات ضرور کرنی ہے ۔ موزمیں ایک کلب ہے بلیک ڈریگون ۔ اس کلب کی چیف مارتھا ہے اور سٹاچو اور مارتھا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں ۔ مارتھا سال میں سے دس ماہ ناراک میں سٹاچو کے پاس بسر کرتی تھی ۔ دو ماہ اپنے کلب میں لیکن اب چونکہ سٹاچو بھی وہاں شفٹ ہو چکا ہے اس لئے اب مارتھا بھی یقیناً مستقل وہیں رہے گی لیکن یہ بتا دوں کہ پورے یووا پر سٹار ہارچ کا خفیہ قبضہ ہے ۔ ان کے خلاف سرگوشی بھی ہو تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے اور وہ سینکڑوں افراد کو ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتارنے سے بھی گریز نہیں کرتے ۔ وہاں سٹار ہارچ کا نام لینا سب سے بڑا جرم ہے اس لئے محتاط رہنا "...... ریٹا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اور مین ہیڈ کوارٹر ۔ وہ کہاں ہے "...... عمران نے کہا ۔

" اس کے بارے میں واقعی کسی کو بھی معلوم نہیں ہے " ۔ یہ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" اوکے ۔ تھینک یو ریٹا ۔ بے فکر رہو ۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے "...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" پہلے اس سب ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کریں گے ۔ وہاں سے مین ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلائیں گے اور کیا ہو سکتا ہے "...... عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ ایکریمیا کی ریاست یووا میں ایک اہم مشن کے لئے تیار رہیں۔ تم بھی ساتھ جاؤ گی اور عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور چونکہ یہ مشن انتہائی اہم ہے اس لئے عمران کے احکامات کی تعمیل حرف بحرف ہونی چاہئے۔ اٹ از مائی آرڈرز۔ باقی عمران تمہیں خود بریف کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کہ آپ کو خصوصی طور پر یہ آرڈرز دینے پڑے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ مشن کے دوران تنویر، جولیا کو بطور ڈپٹی چیف اکساتا رہتا ہے۔ اس طرح دراصل وہ جولیا کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بعض اوقات اس وجہ سے خاصی پیچیدگیاں سامنے آجاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جولیا کا جذباتی پن بھی تو بڑھتا جا رہا ہے عمران صاحب۔ اس کا بھی آپ نے کوئی علاج کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میرا خیال تھا کہ اسے ڈراپ کر دوں لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا اس لئے مجبوراً اسے بھی شامل کرنا پڑا ہے۔ بہرحال اس مشن میں کوشش کروں گا کہ اس کے جذباتی پن کو لیول پر رکھا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ اگر چاہے تو جولیا اس سے شدید نفرت کرنا شروع کر دے اور چاہے تو جولیا اس کے پیر پکڑ لے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ہنری بول رہا ہوں"....... ہنری نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس ۔ انچارج انفارمیشن ڈیسک"۔ دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔ راجر ناراک میں ہارج کی طرف سے مخبری کے وسیع نیٹ ورک کا انچارج تھا اور پہلے بھی اس نے سٹاچو کے اغوا کی اطلاع ہنری کو دی تھی۔

"ہاں ۔ کیا بات ہے"....... ہنری نے کہا۔

"باس ۔ سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل تفصیلات پاکیشیا کے علی عمران کو یہاں سے پہنچا دی گئی ہیں"....... دوسری طرف سے راجر نے کہا تو ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔

"سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات ۔ کیا مطلب ۔ اس کے بارے میں جب کوئی جانتا ہی نہیں تو پھر کیسی تفصیلات"۔

ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ کچھ لوگ یہاں ایسے موجود ہیں جو اس بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں"....... دوسری طرف سے راجر نے کہا۔

"حیرت ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ مجھے خود اس بارے میں معلوم نہیں ہے ۔ لوگوں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے ۔ بہرحال کس نے پہنچائی ہیں یہ تفصیلات اور کیا تفصیلات پہنچائی ہیں"....... ہنری نے کہا۔

"باس ۔ میرے پاس ٹیپ موجود ہے ۔ خاصی طویل گفتگو ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خود ٹیپ سمیت آپ کے آفس حاضر ہو جاؤں"....... راجر نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ آ جاؤ"....... ہنری نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی کو راجر کی آمد کی اطلاع دے کر اسے آفس بھجوانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو اور پھر یہ تفصیلات اتنی آسانی سے پاکیشیا بھی پہنچ جائیں ۔ حیرت ہے"....... ہنری نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور لمبے قد اور چھریرے جسم کا راجر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"آؤ راجر ۔ میں تمہارا شدت سے منتظر تھا"....... ہنری نے راجر

کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس"...... راجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے مجھے کال کر کے حیران کر دیا ہے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... ہنری نے کہا۔

"باس۔ اس دنیا میں اگر دولت خرچ کی جائے تو سب کچھ ممکن ہے۔ آپ کو بھی تو معلوم ہے کہ چیف سٹاچو کی گرل فرینڈ مارتھا یہاں ناراک میں آتی جاتی رہتی ہے۔ وہ موبز سے آتی ہے"...... راجر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن"...... ہنری نے کہا۔

"باس۔ مارتھا نے یہاں چند افراد کو بتایا ہوا ہے کہ سب ہیڈ کوارٹر موبز میں ہے"...... راجر نے جواب دیا تو ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا سب ہیڈ کوارٹر واقعی موبز میں ہے"...... ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ مارتھا کے مطابق جب چیف سٹاچو سب ہیڈ کوارٹر میں ہوتے ہیں تو مارتھا ان کے پاس آتی جاتی رہتی ہے اس لئے یہ بات کنفرم ہے"...... راجر نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے بہرحال مجھے تفصیل بتاؤ۔ کیا مارتھا نے اطلاع دی ہے یا اس کے

کسی آدمی نے"...... ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ مارتھا اب مستقل موبز میں ہے۔ وہ یہاں اب آتی ہی نہیں کیونکہ چیف سٹاچو اب وہاں شفٹ ہو گئے ہیں"...... راجر نے جواب دیا۔

"پھر کیا تفصیل ہے"...... ہنری نے کہا۔

"باس۔ مجھے اطلاع ملی کہ سنو فال کلب کی مالکہ ریٹا جو کہ انفارمیشن سیلر ہے اس نے پاکیشیا کے کسی آدمی سے دو بار طویل بات چیت کی ہے اور اس میں چیف سٹاچو کا نام بھی آیا ہے تو میں چونک پڑا۔ میرے وہاں ذرائع موجود ہیں اس لئے میں نے ان کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس گفتگو کی ٹیپ مجھے مہیا کریں۔ چونکہ ریٹا اپنی کالوں کا باقاعدہ ٹیپ رکھتی ہے تاکہ اس کے گاہک کل کسی ڈیل سے انکار نہ کر سکیں اس لئے دونوں کالوں کی ٹیپس مجھ تک آسانی سے پہنچ گئیں۔ یہ تمام تفصیلات اس ریٹا نے پاکیشیا کے علی عمران تک پہنچائی ہیں۔ چونکہ پہلی کال کی ٹیپ میں صرف ابتدائی باتیں تھیں اس لئے میں یہ دوسری ٹیپ لے آیا ہوں۔ اس میں سب کچھ موجود ہے"...... راجر نے کہا۔

"سناؤ ٹیپ"...... ہنری نے کہا تو راجر نے سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا۔ اسے کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا مگر جدید مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر باہر رکھا اور پھر بریف کیس اس نے بند کر کے واپس نیچے رکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ بیٹری سے چلنے والے اس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ سنو فال کلب کی فون اٹنڈنٹ لڑکی کی آواز تھی۔ پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی جس نے اپنے آپ کو پاکیشیا کا علی عمران بتایا۔ پھر ایک اور نسوانی آواز سنائی دی اور اس نے اپنا نام ریٹا بتایا۔ پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو کا سلسلہ چل نکلا اور ہنزی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا یہ گفتگو سنتا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ جب ٹیپ آف ہو گیا تو راجر نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔

" یہ تو واقعی حیرت انگیز بات ہے لیکن اس ریٹا نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کر لیا"...... ہنزی نے کہا۔

" مجھے بھی آپ کی طرح تجسس ہوا تھا اس لئے میں نے انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ مارتھا کے خاصے گہرے تعلقات یہاں کے ایک بزنس مین جس کا نام جیکب ہے، سے رہے ہیں اور مارتھا اس سے اکثر ملتی رہتی ہے اور یہ جیکب بھی مونز کا ہی رہنے والا ہے۔ ریٹا نے کسی طرح اس جیکب کا سراغ لگا لیا اور جیکب نے اس سے بھاری معاوضہ لے کر یہ ساری تفصیلات اسے مہیا کر دیں جس پر ریٹا نے مونز میں اپنے کسی آدمی کو کہا کہ وہ ان معلومات کی تصدیق کرے تو اس آدمی نے ریٹا کو تصدیق کر دی کہ معلومات درست ہیں تو پھر ریٹا نے یہ معلومات آگے اس علی عمران کو ٹرانسفر کر دیں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ علی عمران تو انتہائی خطرناک ترین شخصیت کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ میری یہاں ساری زندگی گزر گئی لیکن مجھے آج تک سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہ ہو سکا اور اس عمران نے وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم کر لیا لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں ہے۔ ہر بار یہی عمران ہی سامنے آ رہا ہے"...... ہنزی نے کہا۔

" ہو سکتا ہے باس کہ یہ عمران ہی سیکرٹ سروس کا چیف ہو"۔ راجر نے کہا۔

" ہاں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں چیف سٹاچو سے تمہاری خصوصی سفارش کروں گا۔ ویسے بھی وہ پہلے ہی اس بات پر تم سے بے حد خوش ہے کہ تم نے ان کے اغوا کی اطلاع دی تھی"...... ہنزی نے کہا۔

" تھینک یو باس "...... راجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نیچے سے بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اس نے بریف کیس میں رکھ کر بریف کیس بند کر دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اس ٹیپ کو محفوظ رکھنا۔ شاید چیف سٹاچو اسے سننا پسند کریں"...... ہنزی نے کہا۔

" یس باس "...... راجر نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور بریف کیس اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راجر کے باہر جانے

کے بعد ہمزی نے اٹھ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا سپیشل ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ دیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف کوآرڈینیٹر ناراک ہمزی کالنگ۔ اوور"۔ ہمزی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سب ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"چیف سٹاچو سے بات کرائیں۔ اوور"...... ہمزی نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سٹاچو بول رہا ہوں ہمزی۔ کیوں سپیشل کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سٹاچو کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ آپ مجھے فون کال کریں۔ تفصیل سے انتہائی اہم بات کرنی ہے سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں۔ اوور"...... ہمزی نے کہا۔

"کیا تم آفس میں ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ اوور"...... ہمزی نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہمزی نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر اس نے واپس الماری میں رکھا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہمزی بول رہا ہوں"...... ہمزی نے کہا۔

"سٹاچو بول رہا ہوں ہمزی۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے سٹاچو کی آواز سنائی دی تو ہمزی نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ مارتھا اس قدر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرے گی اور اس طرح یہ باتیں پاکیشیا تک پہنچ جائیں گی"...... سٹاچو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں اطلاع مل گئی ہے ورنہ ہم تو یہی سوچتے رہ جاتے کہ انہیں سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہے اور وہ اسے ڈھونڈنے میں سر پٹک کر رہ جائیں گے۔ اب ان کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی آسانی سے کی جا سکتی ہے"۔ ہمزی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ اب براہ راست مونز آئیں گے اور سب ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے"...... سٹاچو نے کہا۔

"یس چیف۔ اب یہ لازماً براہ راست مونز پہنچیں گے"۔ ہمزی نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ اب مونز ان کے لئے بھڑکتا ہوا جہنم ثابت ہو گا۔ یہاں مونز میں ہم نے ایسے وسیع جال پھیلا رکھے ہیں کہ سرکاری ایجنسیوں کے ایجنٹ تک یہاں پہنچ کر کچھ نہیں کر سکتے تو یہ پسماندہ ملک کے ایجنٹ یہاں کیا کر لیں گے"۔

سٹاچو نے کہا۔

" چیف ۔آپ کی بات درست ہے لیکن جس انداز میں یہ لوگ کام کر رہے ہیں اس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایکریمیا کی بڑی سرکاری ایجنسیوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں اس لئے آپ انہیں عام روٹین میں نہ لیں بلکہ ان کے لئے ایسا گروپ موزو میں تعینات کریں جسے ایسے ایجنٹوں سے نمٹنے کی خصوصی صلاحیتیں حاصل ہوں"۔ ہنری نے کہا۔

" تم بے فکر رہو ہنری ۔ہماری تنظیم دہشت گرد تنظیم ہے اور کوئی بھی حکومت ایسی تنظیم کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔اس کے باوجود نہ صرف ہم موجود ہیں بلکہ روز بروز ہمارا کام ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہمیں سب سے زیادہ خطرہ سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے رہتا ہے اور ایکریمیا کی بلیک ایجنسی اور ریڈ ایجنسی کے علاوہ یورپی ممالک کی سب بڑی بڑی ایجنسیاں ہمارے خلاف ہر وقت حرکت میں رہتی ہیں اس لئے ہمارے پاس ایسے گروپ موجود ہیں جو ایسی ایجنسیوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔یہ بات دوسری ہے کہ آج تک ایکریمیا اور یورپ کی کوئی ایجنسی بھی اس بات کا سراغ نہیں لگا سکی کہ سب ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور عمران نے یہ سراغ لگا لیا ہے لیکن بہرحال جب یہ لوگ موزو میں داخل ہوں گے تو موت ان پر چاروں طرف سے جھپٹ پڑے گی البتہ تم یہاں کسی سے یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ عمران کی ذاتی

حیثیت کیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ساخت کیا ہے تاکہ میں اسی انداز میں بلیک گروپ کو ہدایات دے کر موزو میں تعینات کر دوں"...... دوسری طرف سے اس بار سٹاچو نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔وہ شاید حیرت کے جھٹکے سے باہر نکل آیا تھا۔

" یس چیف ۔میں معلوم کر کے آپ کو ٹرانسمیٹر کال کرتا ہوں"۔ہنری نے کہا۔

" کتنی دیر میں یہ کام ہو جائے گا"...... سٹاچو نے پوچھا۔

" چیف ۔ریڈ ایجنسی کا ایک معروف ایجنٹ یہاں ایک کلب بنائے ہوئے ہیں۔اس سے آسانی سے معلومات مل سکتی ہیں"۔ ہنری نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ تمہیں فون کال کروں گا"...... سٹاچو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے رسیور رکھنے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سلور گرل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

" سٹونز سے بات کراؤ ۔میں ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔سٹونز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔ لہجہ بھاری تھا۔

"ہمزی بول رہا ہوں سٹونز"...... ہمزی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ آج کیسے کال کر لیا۔ تم سے تو اب ملاقات ہی نہیں ہوتی"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں پتہ تو ہے کہ ہمارا کام کس قدر مصروف رکھنے والا ہے"...... ہمزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مخبری کا نیٹ ورک چلانا بہرحال آسان تو نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹونز۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ کیا تم مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں کچھ تفصیل بتا سکتے ہو"...... ہمزی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہارا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے ان سے"...... سٹونز نے بری طرح چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا کیا تعلق ہونا ہے۔ میں نے تو پارٹی کو معلومات فروخت کرنی ہیں اور بس"...... ہمزی نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیل تو تمہیں کہیں سے بھی نہ مل سکے گی۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک لیکن سب سے خفیہ سروس ہے۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا چیف ایکسٹو ہے جو پاکیشیا کی حدود میں بھی خفیہ رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی

ٹیم کے ممبران بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ صرف فون پر اس کی آواز سنتے ہیں اور اس کے احکامات کی تعمیل ہو جاتی ہے اور سیکرٹ سروس کن اور کتنے افراد پر مشتمل ہے اس بارے میں بھی کوئی نہیں جانتا۔ عام طور پر جب یہ سروس کسی مشن پر کام کرتی ہے تو کبھی اس میں ایک عورت اور چار پانچ مرد ہوتے ہیں کبھی دو عورتیں اور چار پانچ مرد اور کبھی ایک عورت اور دس مرد۔ اس طرح ان کی تعداد ہر مشن میں پہلے سے مختلف ہوتی ہے اور ان کے اصل نام اور اصل چہروں اور اصل شناخت کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ البتہ تمام دنیا کے اس فیلڈ کے لوگ صرف ایک آدمی کو بخوبی جانتے ہیں اور یہ وہی ہے جس کا نام تم نے لیا ہے یعنی علی عمران۔ یہ ویسے تو سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے بلکہ فری لانسر ہے لیکن ہر مشن میں ٹیم کا لیڈر یہی ہوتا ہے۔ یہ شکل سے بظاہر ایک عام سا بھولا بھالا معصوم اور انتہائی مزاحیہ باتیں اور مسخری حرکتیں کرنے والا نوجوان ہے لیکن دراصل یہ شخص انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور بے پناہ ذہین۔ اس کی ذہانت شاطرانہ ہے۔ ماہر لڑاکا اور شاندار نشانے باز ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ دنیا کی ہر صلاحیت اسے حاصل ہے۔ خاص طور پر ایک صلاحیت ایسی ہے جو شاید بظاہر ناممکن ہے کہ یہ دنیا کے ہر آدمی، عورت، بوڑھے اور بچے کی آواز اور لہجے کی نقل فوری طور پر اس طرح کر لیتا ہے کہ خود وہ آدمی بھی نہ پہچان سکے۔ اس کے ہاتھوں ہزاروں بڑی بڑی بین

الاقوامی مجرم تنظیمیں ختم ہو چکی ہیں۔ بڑے بڑے مجرم اس کے ہاتھوں اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں اور تم شاید یقین نہ کرو لیکن ایکریمیا کی بلیک ایجنسی اور ریڈ ایجنسی اس سے خوفزدہ رہتی ہے۔ ویسے یہ عام سا بھولا بھالا اور معصوم سا نوجوان نظر آتا ہے"...... سٹونز جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا اور ہمزی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"کیا کوئی خاص شناخت جس سے انہیں پہچانا جا سکے"...... ہمزی نے کہا۔

"وہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے کوئی شناخت نہیں رہتی۔ اس عمران کی شناخت یہی ہے کہ یہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا اور مزاحیہ باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... سٹونز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... ہمزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسی معلومات ہوئیں۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"۔ ہمزی نے کہا اور پھر جب سٹاچو کی کال آئی تو اس نے وہ ساری باتیں دوہرا دیں جو سٹونز نے اسے بتائی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے بلیک گروپ کے انچارج رائٹ سے بات کی ہے۔ وہ بلیک ایجنسی کا بڑا معروف ایجنٹ رہا ہے۔ وہ اس عمران اور سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ کسی

ین الاقوامی مشن میں بین الاقوامی ٹیم بنائی گئی تھی۔ اس مشن میں ائٹ اس کے ساتھ کام بھی کر چکا ہے اس لئے بے فکر رہو۔ اب یہ رگ مونز سے کسی صورت زندہ واپس نہیں جا سکیں گے"۔ سٹاچو نے پہلے سے زیادہ بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ہمزی نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ہال نما کمرے میں بیضوی میز کے گرد اس وقت چھ افراد موجود تھے۔ان میں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔وہ سب بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ ہال کا دروازہ کھلا اور سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔اس نے ملٹی کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔اس کا چوڑا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت کے عین مطابق تھا۔اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔یہ رائٹ تھا۔اس کے اندر داخل ہوتے ہی چھ کے چھ افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" بیٹھو "...... رائٹ نے درمیان میں موجود خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو سب افراد دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" بلیک گروپ کی اس خصوصی میٹنگ کا مقصد بے حد اہم ہے اس بار ہمارے مقابلے پر جو لوگ آ رہے ہیں وہ دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں "...... رائٹ نے کہا تو سب کے چہروں

پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کون ہیں وہ لوگ باس "...... ایک عورت نے کہا۔

" بتاتا ہوں میری۔پہلے تم سب یہ بتاؤ کہ کیا تم میں سے کبھی کوئی ایشیا کے ملک پاکیشیا گیا ہے "...... رائٹ نے کہا۔

" نہیں باس "...... تقریباً سب نے ہی انکار کرتے ہوئے کہا۔

" کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے لئے کام کرنے والے عمران سے تم میں سے کسی کا ٹکراؤ ہوا ہے "...... رائٹ نے کہا۔

" باس۔ٹکراؤ تو نہیں ہوا لیکن میں نے ان کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔کیا اس بار ہمارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو رہا ہے "...... ایک آدمی نے کہا۔

" ہاں۔مجھے معلوم ہے کہ تم سب کا تعلق ایکریمیا اور یورپ کی کسی نہ کسی سرکاری ایجنسی سے رہا ہے اور تم سب اس فیلڈ کے انتہائی تربیت یافتہ افراد ہو۔یہی وجہ ہے کہ آج تک بلیک گروپ کے مقابلے میں ایکریمیا اور یورپ کی کوئی ایجنسی نہیں ٹھہر سکی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر علی عمران یہ عام ایجنٹوں سے یکسر مختلف انداز میں کام کرتے ہیں اور اس بار وہ موزنر پہنچ رہے ہیں تاکہ یہاں موجود ہارچ کے سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکیں اور ہم نے نہ صرف انہیں ایسا کرنے سے روکنا ہے بلکہ ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے "...... رائٹ نے کہا۔

" باس۔پھر تو یہ ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔موزنر

کے ایک ایک چپے پر بلیک گروپ کا ہولڈ ہے۔ ایک بار وہ یہاں آ جائیں پھر ان کا خاتمہ مشکل نہیں ہوگا"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" اصل مسئلہ بھی یہی ہے۔ لیکن ایک مثبت پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ یہاں ان کا مقابلہ تربیت یافتہ افراد سے ہوگا اور دوسری بات یہ کہ وہ پہلے یہاں پہنچیں گے پھر وہ یہاں سب ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں گے اور پھر اس کو تباہ کرنے کے لئے ایکشن لیں گے۔ اس کے لئے انہیں خاصا وقت چاہئے اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے "...... رائٹ نے کہا۔

" باس۔ کیا میں کچھ کہہ سکتی ہوں"...... اچانک ایک دوسری عورت نے کہا۔

" ہاں باکاری۔ تم بھی بات کر سکتی ہو۔ کسی نے تمہیں روکا تو نہیں"...... رائٹ نے کہا۔

" باس۔ یہاں موزمیں ویسے تو ہزاروں لاکھوں سیاح ہر روز آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ یہاں موزا اور گردونواح میں ہر وقت گروہ در گروہ گھومتے پھرتے بھی رہتے ہیں۔ پھر یہاں بے شمار پرائیویٹ رہائش گاہیں، کلب اور ہوٹل ہیں۔ ہم کہاں کہاں اور کس طرح ان کو چیک کریں گے جبکہ میرے ذہن میں جو تجویز ہے اس سے یہ لوگ موزمیں داخل ہوتے ہی چیک کئے جا سکتے ہیں"۔ باکاری نے کہا۔

" وہ کیسے "...... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ براعظم ایشیا میں صرف باچانی سیاحت کے بے حد شوقین ہیں اس لئے یہاں باچانی سیاح تو کثرت سے آتے جاتے رہتے ہیں لیکن ایشیا کے دوسرے ممالک کے سیاح بے حد کم تعداد میں آتے ہیں۔ پاکیشیا سے تو شاید ہی کبھی کوئی سیاح یہاں آیا ہو۔ البتہ کافرستانی سیاح بھی بے حد کم تعداد میں آتے ہیں اور یہ انسانی نفسیات ہے کہ چاہے وہ ایکریمین میک اپ میں ہوں یا یورپی میک اپ میں بہرحال جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو وہ لازماً آپس میں اپنی مقامی زبان میں ہی بات چیت کرتے ہیں اس لئے اگر ہم بلیک گروپ کے ہیڈ کوارٹر میں ولنگٹن سے ایس وی ایس منگوا کر نصب کرا لیں اور اس کے کمپیوٹر میں پاکیشیائی زبان یا اس عمران کا لفظ فیڈ کر دیں تو یہ لوگ جیسے ہی پاکیشیائی زبان میں بات کریں گے یا اس عمران کا نام لیں گے تو فوراً شناخت ہو جائیں گے۔ پھر ان کا خاتمہ ہمارے لئے معمولی بات ہو گی"...... باکاری نے کہا تو رائٹ سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر باکاری کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" باکاری کی ذہانت واقعی بے مثال ہے۔ واقعی یہ انتہائی کامیاب طریقہ ہے"...... تقریباً سب نے ہی باری باری کہا تو باکاری کا چہرہ یکلخت جگمگا سا اٹھا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ کیا اس قدر وسیع رینج کا ایس وی ایس مل جائے گا جو موز جیسے بڑے شہر

کو کور کر سکے "...... رائٹ نے کہا۔

" باس۔ایک نہیں دو تین چار ایس وی ایس مختلف علاقوں میں نصب کئے جا سکتے ہیں۔ہارچ کے سب ہیڈ کوارٹر کی بقاء سے تو یہ مہنگے نہیں پڑیں گے "...... باکاری نے کہا۔

" اوہ۔ویری گڈ۔واقعی چار ایس وی ایس اگر شہر کے چاروں کونوں میں نصب کر دیئے جائیں تو ہم بڑی آسانی سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شناخت کر سکتے ہیں۔ٹھیک ہے۔یہ بات تو طے ہو گئی۔میں ایک دو روز کے اندر ہی یہ سب سیٹ اپ مکمل کرا لوں گا۔اب رہ گیا ان کے خاتمے کا پلان تو اس سلسلے میں کوئی تجویز "...... رائٹ نے کہا۔

" کیسی تجویز باس۔یہ گروپ کی صورت میں ہوں گے جیسے ہی یہ شناخت ہوں اس گروپ پر اٹیک کر دیا جائے اور انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے "...... ایک نوجوان نے کہا۔

" نہیں باس۔اس طرح ہم ڈاج کھا سکتے ہیں۔یہ لوگ دو گروپوں کی صورت میں بھی ہو سکتے ہیں اس لئے انہیں بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر میں لایا جائے جہاں ان کی مکمل سکریننگ کی جائے۔جب پوری طرح تسلی ہو جائے تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے "۔باکاری نے کہا۔

" ہاں۔یہ بھی ٹھیک رہے گا "...... رائٹ نے باکاری کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر سب نے اس کی تائید کر دی۔

" پھر ایسا ہے کہ یہ مشن ہی باکاری کے سپرد کر دیا جائے "۔رائٹ نے کہا تو سب نے ہی اس کی تائید کر دی۔

" مجھے منظور ہے باس۔آپ دیکھیں گے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کس طرح عبرتناک انداز میں خاتمہ کرتی ہوں۔ویسے بھی میرا گروپ ایسے کاموں میں ماہر ہے "...... باکاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔میٹنگ برخاست۔باکاری تم میرے ساتھ آؤ "۔رائٹ نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔تھوڑی دیر بعد رائٹ اور باکاری ایک آفس نما کمرے میں پہنچ چکے تھے۔یہ رائٹ کا آفس تھا۔پھر ان دونوں کے درمیان کافی دیر تک لائحہ عمل طے ہوتا رہا۔

" آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں باس۔آپ کے سامنے میں ان کی لاشیں رکھ دوں گی۔آپ بے فکر رہیں "...... باکاری نے کہا۔

" تم ضرورت سے زیادہ پر اعتماد ہو باکاری جبکہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں "...... رائٹ نے کہا تو باکاری بے اختیار ہنس پڑی۔

" باس۔میں نے وہاں میٹنگ میں سب کے سامنے اس بات کا اقرار نہیں کیا کہ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکی ہوں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں دو بار پاکیشیا بھی جا چکی ہوں اور دو بار ہماری ایجنسی کا ٹکراؤ اس عمران سے ہو چکا ہے۔دوسری بار تو ہم نے عمران کو اس انداز میں پکڑ لیا تھا کہ وہ کسی صورت بچ نہ سکتا تھا لیکن اس شخص نے ایسی جذباتی باتیں کیں کہ میں نے خفیہ طور پر

اس کی مدد کی اور یہ لوگ بچ نکلے لیکن بعد میں اس عمران نے طوطے
کی طرح آنکھیں پھیر لیں اور میرے تن بدن میں آگ لگ گئی لیکن
پھر ان لوگوں سے انتقام لینے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ اب جب
موقع آیا ہے تو میرا یہ انتقام اب پورا ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں گے
کہ باکاری کیا کرتی ہے اور آپ بھی صرف ہیڈ کوارٹر تک محدود رہیں
ورنہ ان کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ سب ہیڈ کوارٹر کے خلاف تو کام بعد
میں کریں پہلے یہ بلیک گروپ کے خاتمے پر تل جائیں"...... باکاری
نے کہا تو رائٹ کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے
گئے۔

"اوکے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ تم اس عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر لوگی۔ میری طرف سے تمہیں مکمل
فری ہینڈ دیا جائے گا"...... رائٹ نے کہا۔

"آپ بس میرے گروپ ہیڈ کوارٹر میں ان کی شناخت کی اطلاع
دے دیں۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... باکاری نے کہا تو
رائٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

یودا کے دارالحکومت مونز کے ایک ہوٹل کے ایک کمرے میں
عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ دو روز پہلے پاکیشیا سے
طویل فضائی سفر کر کے ولنگٹن پہنچے تھے اور پھر وہاں ایک روز رہ کر
وہ وہاں سے مقامی فلائٹ کے ذریعے آج صبح یہاں پہنچے تھے۔ ولنگٹن
میں انہوں نے مقامی میک اپ کر لیا تھا اس لئے یہاں وہ سب
ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیا پر بھی مقامی میک اپ کیا گیا
تھا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ سب اب عمران کے کمرے میں
اکٹھے ہو چکے تھے اور ان سب نے ناشتہ بھی یہیں کیا تھا۔ عمران کے
ساتھ صالحہ، جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔

"عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ مونز میں
ہمارے مقابلے پر کون آئے گا جس کی وجہ سے آپ نے سب پر
باقاعدہ نہ صرف مقامی میک اپ کیا ہے بلکہ سب کے خصوصی طور

پر کاغذات بھی تیار کرائے گئے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" بظاہر تو کوئی گروپ مقابلے پر نہیں ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر موزمیں ہے لیکن میں نے احتیاطاً یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے کہ ناراک میں جب سے ہیڈ کوارٹر کے چیف سٹاچو کو ہمارے آدمی سارجنٹ نے اغوا کرایا تھا تو فوری ایکشن کر کے نہ صرف سٹاچو کو چھڑا لیا گیا بلکہ سارجنٹ اور اس کے کئی ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ سارجنٹ نے یہ اغوا پاکیشیا کے علی عمران کے کہنے پر کیا اور دوسری بات یہ کہ ہارچ کے پاس اگر ناراک میں اس قدر تیز طرار گروپس موجود ہیں تو یہاں موزمیں جہاں ان کا سب ہیڈ کوارٹر ہے یہاں لازماً ناراک سے بھی زیادہ تیز طرار گروپس موجود ہوں گے اور سٹاچو کے اغوا میں عمران کے ملوث ہونے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہارچ کے خلاف حرکت میں آچکی ہے کیونکہ سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے میں ہی ہوں۔ آپ لوگ تو صرف طفیلی کہلائے جا سکتے ہیں "...... عمران بڑے سنجیدہ لہجے میں گفتگو کرتے کرتے آخر میں اپنی عادت کے مطابق پٹڑی سے اتر گیا تو سوائے جولیا اور تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ تم ہمیں طفیلی کہہ رہے ہو۔ جو اصل سیکرٹ سروس ہے اور تم تو صرف کرائے کے ایک سپاہی ہو "...... تنویر نے یکلخت بھڑکتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہیں طفیلی کا لفظ برا لگا ہے تو چلو تالیاں بجانے والے کہہ دیتا ہوں "...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھ جاؤ تنویر "...... یکلخت جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو تنویر اس طرح جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ یہ لہجہ واقعی جولیا نے اس کے لئے اختیار کیا ہے۔

" پھر اسے سمجھا لو ورنہ "...... تنویر نے برافروختہ لہجے میں کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اب تمہارا پروگرام کیا ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کو کس طرح ٹریس کریں گے "...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اخبارات میں اشتہار دوں گا، ٹی وی کے تمام دلکش اور خوبصورت چینلز پر اشتہارات دیئے جائیں گے اور اگر یہاں ڈھنڈورا پیٹنے کا رواج ابھی تک موجود ہوا تو ڈھنڈورا بھی پٹوا دوں گا "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔

" عمران صاحب۔ آپ تو خود انسانی نفسیات کے بڑے ماہر ہیں۔ کیا آپ اتنا بتا سکتے ہیں کہ آپ کو یہ کس قسم کا کمپلیکس ہے کہ آپ دوسروں کا مذاق اڑا کر اور ان کی بے بسی دیکھ کر لطف اندوز ہوتے

ہیں"...... صالحہ نے جولیا کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا لیکن اس کے لہجے میں بھی غصے کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"یہ انتہائی بے رحم اور سفاک دل آدمی ہے"...... عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر صاحب۔ سفاکی اور سنگدلی اور ہوتی ہے۔ یہ تو کوئی خاص نفسیاتی پیچیدگی ہے"...... صالحہ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے میرے خیال میں احساس برتری کہا جاتا ہے اور یہ دراصل احساس کمتری کی ہی ایک شکل ہوتی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر کمرے میں باقاعدہ احساسات اور نفسیاتی پیچیدگیوں پر بحث شروع ہو گئی جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک کی سن رہا تھا جیسے یہ سب باتیں اس کے لئے نئی ہوں کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب یکلخت خاموش ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بے شمار نفسیاتی گرہوں پیچیدگیوں اور لاتعداد احساسات کا مریض مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہی کہا تو سب کے منہ بے اختیار بھینچ گئے۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح بھی بات کر سکتا ہے۔

"میں باکاری بول رہی ہوں مسٹر مائیکل۔ میرا تعلق مقامی محکمہ سیاحت سے ہے میں آپ سے ملاقات چاہتی ہوں۔ کیا آپ مجھے کچھ

وقت عنایت کریں گے"...... دوسری طرف سے ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی چونکہ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے باکاری کی آواز سب کو سنائی دی تھی۔

"کتنا وقت چاہئے آپ کو۔ اندازاً بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف دس پندرہ منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تشریف لے آئیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیوں آ رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق محکمہ سیاحت سے ہے اور یقیناً اس نے مجھے دیکھ لیا ہو گا کہ مجھ جیسا وجیہہ، دلکش اور خوبصورت سیاح آج سے پہلے کبھی سرزمین مونزپر نہ آیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صفدر اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک انتہائی متناسب اور خوبصورت جسم کی مالک خاتون جس نے سُرخ رنگ کا سکرٹ پہنا ہوا تھا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"میرا نام باکاری ہے"...... اس نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھیں۔ میں تو ایک معمولی سی سرکاری ملازم ہوں اور آپ تو سیاح ہیں"...... باکاری نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا تو باکاری نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری۔ میرے ہاتھ پر الرجی ہے۔ آئی ایم ریئلی سوری"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ دکھائیں ہاتھ۔ یہ تو انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ محکمہ صحت کو اس کی فوری رپورٹ کرنا پڑے گی"...... باکاری کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ چھوت چھات والی الرجی نہیں ہے۔ اخلاقی الرجی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اخلاقی الرجی۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... باکاری نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے کسی سے بھی حتیٰ کہ جولیا اور صالحہ سے بھی مصافحہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"الرجی کی انتہائی جدید دریافت شدہ قسم ہے۔ یہ بے ضرر سی ہوتی ہے۔ بہرحال فرمایئے کیونکہ آپ نے وقت بھی انتہائی محدود لیا ہے"...... عمران نے کہا تو باکاری بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ واقعی دلچسپ اور خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ یہ دیکھیں میرا کارڈ"...... باکاری نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لیڈیز پرس کو کھول

کر اس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بغیر دیکھے یقین ہے۔ ویسے بھی ایسے بے شمار کارڈ بنے بنائے مل جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو باکاری یکلخت چونک پڑی۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے وہ نارمل ہو گئی۔

"میری ڈیوٹی میں شامل ہے کہ میں سیاحوں کے کاغذات چیک کروں۔ ہمارے علاقے مخصوص ہیں اور جس ایریا میں یہ ہوٹل آتا ہے اس ایریا میں میری ڈیوٹی ہے تاکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو"۔ باکاری نے کہا۔

"مارشل۔ مس باکاری کو کاغذات دے دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اٹھ کر الماری کھولی۔ اس میں موجود بیگ کھول کر اس نے کاغذات کا ایک ضخیم پیکٹ نکالا اور باکاری کے ہاتھ میں دے دیا۔ باکاری نے پیکٹ سے کاغذ نکالے اور پھر انہیں کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا۔

"کاغذات اوکے ہیں۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ میں نے آپ سب کو سٹرب کیا"...... باکاری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیں۔ آپ چونکہ ڈیوٹی دے رہی تھیں اس لئے ہم نے آپ سے کھانے پینے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ اب بتائیں آپ کیا پسند کریں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہیں ۔ ڈیوٹی کے دوران میں کچھ نہیں پیتی ۔ شکریہ "۔ باکاری نے کہا اور پھر ہاتھ ہیلو ہیلو کے انداز میں ہلا کر اس نے سب کو سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی ۔ صفدر اس کے پیچھے گیا اور باکاری کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا لائٹر نکال کر اسے جلایا اور پھر اطمینان بھرا سانس لے کر اس نے دروازہ بند کر دیا ۔

" بہت خوب ۔ واقعی اسی طرح کام ہونا چاہئے ۔ اب میرا خیال بدل گیا ہے ۔ ساری سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے ۔ ان میں ایک آدھ عقلمند بھی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب ۔ اس باکاری کی آمد مجھے مصنوعی محسوس ہوئی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ شاید یہ یہاں کوئی ڈکٹا فون نصب نہ کر گئی ہو لیکن لائٹر کا سرخ شعلہ بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے ۔ اس کے باوجود میرا ذہن باکاری کی آمد پر مطمئن نہیں ہے "...... صفدر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" ہونا بھی نہیں چاہئے کیونکہ تم بہرحال سر ایجنٹ ہو اور عام ایجنٹ کے دماغ میں شک کے کیڑے ہر وقت رینگتے رہتے ہیں تو سپر ایجنٹ کے دماغ میں کیا ہوتا رہتا ہو گا "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" اب اس سب ہیڈ کوارٹر کو کیسے ٹریس کیا جائے گا ۔ کوئی کلیو ،

کوئی راستہ "...... جولیا نے ایک بار پھر کہا ۔

" اگر تم ناراض نہ ہو تو میں بتا دیتا ہوں "...... عمران نے کہا ۔

" میری ناراضگی کا ہیڈ کوارٹر کی ٹریسنگ سے کیا تعلق "...... جولیا نے حیران ہو کر کہا ۔

" چلو میں یہ خطرہ مول ہی نہیں لیتا ۔ تم اور صالحہ دونوں یہ کام کر ڈالو ۔ تمہیں ویسے بھی مجھ سے گلہ رہتا ہے کہ میں تمہیں کام نہیں کرنے دیتا "...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی ۔

" ہاں بتاؤ ۔ ہم تیار ہیں "...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" یہاں ایک سلور گرل نامی کلب ہے ۔ اس کی مینجر مارتھا ہے اور مارتھا سب ہیڈ کوارٹر کے چیف سٹاچو کی عورت ہے ۔ جب وہ ناراک میں رہتا تھا تو مارتھا وہاں آتی جاتی رہتی تھی ۔ اب سٹاچو بھی یہاں ہے اور مارتھا بھی ۔ یہ مارتھا کئی بار سٹاچو سے ملنے سب ہیڈ کوارٹر بھی جا چکی ہے ۔ گو ہو سکتا ہے کہ اب ایمرجنسی کے سلسلے میں اس کا وہاں داخلہ ممنوع ہو لیکن بہرحال وہ اس سب ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن اور باقی باتیں تو بتا سکتی ہے "...... عمران نے کہا ۔

" بالکل بتائے گی ۔ کیوں نہیں بتائے گی "...... جولیا نے چونک کر کہا ۔

" لیکن خیال رکھنا ۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری یہاں موجودگی کا انہیں علم ہو جائے اور وہ ایجنٹوں کے گروپ ہم پر چڑھا لائیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تم فکر مت کرو۔ ہم بچیاں نہیں ہیں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جو کام کرنا ہے اسے فوری سرانجام دینا چاہئے۔ آؤ صالحہ"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے تھی اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلی گئیں۔

"صفدر۔ تمہارا خیال درست ہے۔ باکاری کا انداز سو فیصد مصنوعی تھا اور یہ اشارہ ہے کہ انہیں ہم پر کسی بھی انداز میں شک پڑ گیا ہے اس لئے اس باکاری کو تلاش کرو اور اس سے معلومات حاصل کرو"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تینوں جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ کیپٹن شکیل تمہاری نگرانی چیک کرتا رہے گا۔ تنویر اور تم یہ کام کر لینا لیکن پہلے محکمہ سیاحت سے باکاری کے بارے میں تصدیق کر لینا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور آپ کیا کریں گے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آج لمبی تان کر سوؤں گا۔ بڑے عرصہ سے گہری نیند سے محروم ہوں۔ یہاں کی آب و ہوا نیند کے لئے خاصی معاون ثابت ہو

گی"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ تنویر خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑا۔ ان کے باہر جاتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سلور گرل کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا تو ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلور گرل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مہذب اور شائستہ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کلب غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہونے کی بجائے اعلیٰ طبقے اور شرفاء کا ہے۔

"ناراک سے مائیکل بول رہا ہوں۔ مادام مارتھا سے بات کراؤ"۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارتھا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ باوقار تھا۔

"مادام مارتھا میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے

میں نے آپ کے ساتھی سٹاچو تک ایک انتہائی اہم پیغام پہنچانا ہے جس میں اس کا ہی فائدہ ہے۔ کیا آپ میرا رابطہ فون پر ان سے کرا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو میرے بارے میں کس نے بتایا ہے کہ میں یہ رابطہ کرا سکتی ہوں"...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ناراک کے کلے گروپ کے مارگم نے "...... عمران نے بلاجھجک کہا۔

" اوہ اچھا۔ لیکن سٹاچو سے آپ کا رابطہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ آپ پیغام دے دیں وہ اس تک پہنچ جائے گا"...... مارتھا نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ کلے گروپ کا حوالہ اس کے لئے اطمینان بخش ثابت ہوا تھا۔

" کیا آپ خود جا کر یہ پیغام دیں گی یا فون پر آپ کا رابطہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" جس طرح بھی ہو آپ کو اس سے کیا مطلب۔ آپ کا پیغام بہرحال پہنچ جائے گا"...... مارتھا نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر اس تک پیغام پہنچا دیں کہ کافرستان کی سپیشل سروسز کے نئے سربراہ کرنل شنکر سے وہ بات کر لیں۔ ان کا فون نمبر بھی وہی ہے جو اس سے پہلے سابقہ چیف کرنل رندھیر سنگھ کا تھا"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسا پیغام ہے "...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ سمجھ جائیں گے۔ آپ بہرحال پیغام ان تک پہنچا دیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے۔ پہنچ جائے گا پیغام "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے یہاں سے کافرستان اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر نمبر پریس کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ناٹران۔ ناراک سے "...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ۔ فرمایئے "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" چیف نے تمہیں کہا تھا کہ تم کرنل رندھیر سنگھ کا فون نمبر لنک کر لو۔ کیا تم نے ایسا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ بلکہ یہ نمبر اب میرے پاس ہے۔ حکومت نے یہ نمبر کلوز کر دیا تھا۔ میں نے ایکس چینج سے مل کر اسے خفیہ طور پر بحال رکھا ہوا ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی کال نہیں ہوئی "...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب کال آئے گی ایک شخص سٹاچو کی۔ تم نے فون کے ساتھ ساتھ ٹریسنگ کمپیوٹر بھی لنک کر دینا ہے اور اس پر ایکریمیا کی ریاست یووا کے دارالحکومت موزز کا تفصیلی نقشہ فکس کر دینا ہے۔

تم نے صرف یہ چیک کرنا ہے کہ کال موزز کے کس علاقے سے کی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا یہ وہی ہارج کا سلسلہ ہے عمران صاحب"...... ناٹران نے کہا۔

" ہاں ۔ سٹاچو ہارج کے سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے اور کرنل رندھیر سنگھ نے ہارج سے پاکیشیا کے ترلام ڈیم کو تباہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اب میں نے کیا کرنل رندھیر سنگھ بن کر بات کرنی ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ اچھا ہوا کہ تم نے یاد دلا دیا ورنہ یہ اہم ترین بات میں بھول ہی گیا تھا۔ تم نے کرنل شنکر کے نام سے بات کرنی ہے۔ اب سپیشل سروسز کا چیف کرنل رندھیر سنگھ کی جگہ کرنل شنکر بن چکا ہے۔ باقی تم خود سمجھ دار ہو۔ میں تمہیں پھر فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ اس نے اپنے طور پر سب ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا انتظام مکمل کر دیا تھا۔

باکاری اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس پر مختلف رنگوں کے بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس کا گروپ ایک مخصوص آلے کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہا تھا اور اسے مسلسل رپورٹ مل رہی تھی کہ عمران کی ساتھی دونوں لڑکیاں ہوٹل سے نکل کر سلور گرل کلب گئی ہیں اور انہوں نے مارتھا سے مل کر سٹاچو کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن مارتھا نے سرے سے اس نام سے ہی انکار کر دیا تو وہ دونوں واپس چلی گئیں لیکن وہ واپس ہوٹل جانے کی بجائے مارتھا کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر کے وہاں گئیں اور اس وقت وہ دونوں اس کی رہائش گاہ میں موجود تھیں۔ باکاری سمجھ گئی تھی کہ ان دونوں نے ایسا کیوں کیا ہے کیونکہ وہاں کلب میں تو مارتھا پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مارتھا کے آفس میں بھی ہر وقت چار پانچ مسلح افراد موجود رہتے تھے لیکن ظاہر ہے فلیٹ پر وہ اکیلی ہی آئے گی اور پھر

لگژری فلیٹ ہونے کی وجہ سے وہ ساؤنڈ پروف بھی ہے جبکہ عمران کے باقی ساتھیوں کے بارے میں بھی اسے رپورٹیں مل رہی تھیں کہ انہوں نے ہوٹل سے نکل کر پہلے ایک پبلک فون بوتھ سے محکمہ سیاحت کو فون کیا اور وہاں سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہاں سے انکار ہی کیا گیا اور اب وہ شہر میں اسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں جبکہ عمران مسلسل اپنے کمرے میں موجود ہے۔

"میرا خیال ہے کہ اب انہیں مزید ڈھیل دینا غلطی ہو گی کیونکہ مارتھا لامحالہ سلاچو کے بارے میں جانتی ہے اس لئے وہ مارتھا کے ذریعے سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لیں گی۔ ویسے باکاری کو مارتھا والی ٹپ کا سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی کیونکہ یہ ٹپ اس کے ذہن میں بھی نہ تھی لیکن عمران نے بہرحال اس کامیاب ٹپ کا سراغ لگا لیا تھا۔ اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خشک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باکاری بول رہی ہوں باس"...... باکاری نے کہا۔

"یس۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایس وی ایس کا کیا بنا باس"...... باکاری نے کہا۔

"اس قدر وسیع رینج کے موجود نہیں تھے اس لئے ان کے آرڈرز

دے دیئے گئے ہیں۔ آئندہ ہفتے سپلائی ہو جائیں گے تو انہیں نصب کر دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب ان کی ضرورت نہیں رہی باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ اب وہ مسلسل میری نگرانی میں ہیں"...... باکاری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ وہ کیسے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ میرا گروپ مسلسل ایئر پورٹ اور دوسرے راستوں کی نگرانی کر رہا تھا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ دو عورتوں اور چار مردوں کا ایک گروپ ولنگٹن سے فلائٹ کے ذریعے یہاں پہنچا ہے اور یہ گروپ مشکوک ہے۔ مشکوک اس لئے کہ اس کا لیڈر جس کا نام مائیکل ہے مسلسل مزاحیہ باتیں کرتا رہا ہے اور پھر ایئر پورٹ پر ہی ان میں سے ایک آدمی کے منہ سے عمران کا لفظ باقاعدہ نکل گیا تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے۔ یہ گروپ ہوٹل گرانڈ میں جا کر ٹھہر گیا اور مزید کنفرمیشن کے لئے میں خود ان کے پاس محکمہ سیاحت کی آفیسر بن کر گئی اور میں نے ان سے ملاقات کر کے ان کے کاغذات چیک کئے۔ وہاں پہنچ کر میں مزید کنفرم ہو گئی کہ یہ واقعی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے"...... باکاری نے کہا۔

"وہ کن پوائنٹس کی وجہ سے۔ کیا تم نے ان سے ہارج کے بارے میں بات چیت کی تھی"...... دوسری طرف سے باس نے

چونک کر پوچھا۔

" اوہ نہیں باس۔ ایسا میں کیسے کر سکتی تھی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے پہلے فون کیا تو اس عمران کے قد وقامت کے آدمی نے جس نے اپنا نام مائیکل رکھا ہوا تھا، فون پر ہی مزاحیہ باتیں شروع کر دیں۔ پھر جب میں ان کے کمرے میں گئی تو عمران نے مجھ سے مصافحہ کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اس کے ہاتھ میں الرجی ہے اور پھر الرجی کے سلسلے میں بھی اس نے مزاحیہ باتیں کیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاغذات چیکنگ کے بعد جس طرح پینے پلانے کی بات کی اور مذاق کیا کہ چونکہ میں پہلے سرکاری ڈیوٹی پر تھی اس لئے انہوں نے مجھ سے پینے پلانے کے بارے میں نہ پوچھا۔ یہ خالصتاً ایشیائی سٹائل ہے۔ ایکریمین اس تکلف میں کبھی نہیں پڑتے اور آخری بات یہ کہ باوجود میک اپ کے اس مائیکل کی آنکھوں میں ذہانت کی مخصوص چمک بتا رہی تھی کہ یہ وہی عمران ہے۔ میں نے اپنے گروپ کو ٹی ایس کے ذریعے ان کی نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ پھر مجھے رپورٹ ملی کہ عمران کی ساتھی دو لڑکیاں ہوٹل سے نکل کر سلور گرل کلب گئیں اور وہاں انہوں نے مارتھا سے ملاقات کر کے اس سے سٹاچو کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن مارتھا نے سٹاچو کے نام سے ہی انکار کر دیا تو وہ وہاں سے سیدھی مارتھا کے رہائشی فلیٹ پر گئیں اور اس وقت وہ وہاں موجود ہیں جبکہ عمران کے تین مرد ساتھی اب مجھے تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... باکاری نے مزید تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا تم نے ان کے میک اپ چیک کئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس۔ لیکن مجھے اعتراف ہے کہ باوجود کوشش کے میں میک اپ چیک نہیں کر سکی۔ حالانکہ میں ان سب کے بالکل قریب رہی ہوں لیکن وہ کسی طرح بھی میک اپ میں نہیں لگے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ میک اپ میں واقعی بے حد ماہر ہیں"۔ باکاری نے کہا۔

" تم انہیں اغوا کر کے کسی مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دو اور انہیں بے ہوش رکھنا اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں خود ان کی چیکنگ کروں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ایسا کیوں باس۔ انہیں ہلاک کرنا زیادہ آسان اور محفوظ ہے ورنہ وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ ذرا سی ڈھیل ملتے ہی وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... باکاری نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ وہ کیا ہیں اور یہی بات میں چیک کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی یہ وہی گروپ ہے ورنہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور اصل گروپ اپنا کام دکھا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ یس باس۔ آپ واقعی بے حد گہرائی میں سوچتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ پھر فاروگ پوائنٹ ٹھیک رہے گا۔ وہاں ایسے انتظامات

ہیں کہ یہ لوگ کسی صورت بھی قید سے آزاد نہ ہو سکیں گے ۔ باکاری نے کہا۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باکاری نے رسیور رکھا اور پھر سامنے موجود مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے اور مشین کے ساتھ ہک میں لٹکا ہوا رسیور اٹھا کر اس نے کان سے لگا لیا۔

" باکاری بول رہی ہوں۔ سب سن لیں کہ تمام افراد کو فوری طور پر اغوا کر کے فاروگ پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے۔ پوری احتیاط اور تیزی سے کام کیا جائے اور مجھے رپورٹ دی جائے۔ باکاری نے کہا اور رسیور کو واپس ہک میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" باکاری بول رہی ہوں "....... باکاری نے کہا۔

" اوہ ۔ یس میڈم ۔ میں انتھونی بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" انتھونی ۔ میرا گروپ دو عورتوں اور چار مردوں کو اغوا کر کے تمہارے پاس پہنچائے گا۔ تم نے انہیں سپیشل روم میں رکھنا ہے اور بے ہوش رکھنا ہے کیونکہ باس ان سے خود پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں اور باس کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ان کے آنے سے پہلے ہوش میں نہیں آنا چاہئے ۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں "

باکاری نے کہا۔

" یس میڈم ۔ حکم کی تعمیل ہو گی "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باکاری نے اطمینان بھرے انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہی عمران اور اس کا گروپ ہے۔ بہرحال باس کی بات بھی ٹھیک ہے۔ چیکنگ بھی ضروری ہے "....... باکاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے رپورٹیں ملنا شروع ہو گئیں۔ عمران ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ اسے وہاں بے ہوش کر دینے والی مخصوص گیس فائر کر کے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر خفیہ راستے سے نکال کر فاروگ پوائنٹ پہنچا دیا گیا۔ پھران دونوں لڑکیوں کے بارے میں رپورٹ مل گئی۔ وہ مارتھا کے فلیٹ میں تھیں۔ وہاں کی ہول کے ذریعے بے ہوش کر دینے والی مخصوص گیس فائر کی گئی اور پھران دونوں کو بے ہوشی کے عالم میں فلیٹ سے نکال کر فاروگ پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان تینوں مردوں کے بارے میں بھی رپورٹ مل گئی۔ وہ ایک ہوٹل کی لابی میں تھے کہ اچانک ان پر گیس فائر کی گئی اور پھر وہاں سے انہیں اٹھا کر فاروگ پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ پھر باکاری نے انتھونی کو فون کر کے کنفرمیشن کر لی اور پھر اس نے باس کو فون کر کے اطلاع دی۔ باس نے اسے وہاں پہنچنے کا کہہ دیا تو باکاری اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی اور اس تیز لہر نے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی کو دور کرنا شروع کر دیا اور پھر یہ روشنی لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی گئی تو عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحوں تک وہ نیم شعوری کی سی کیفیت میں رہا لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یاد آگیا کہ وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا ایک مقامی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی ناک سے کوئی نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اس کا ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آرہا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے اوپر والے جسم کے گرد راڈز تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ قطار میں اس کے سارے ساتھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور

وہ سب ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہے تھے۔ سب سے آخر میں صالحہ بیٹھی ہوئی تھی اور ایک آدمی اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کے بازو میں بھی انجکشن لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے درد کی تیز لہریں اس کے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور وہ ہوش میں آگیا۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں بے ہوش کرنے کے لئے جس گیس کو استعمال کیا گیا ہے وہ زیادہ تیز اور دیرپا اثر رکھنے والی گیس تھی اس لئے اس کا ذہنی ردعمل بھی اسے ہوش میں نہ لا سکا تھا۔ کمرے میں دیوار کے ساتھ ٹارچنگ کی جدید ترین مشینری کے ساتھ ساتھ قدیم دور کے خوفناک کوڑے، خنجر اور گرز وغیرہ بھی موجود تھے۔ سامنے تین کرسیاں موجود تھیں جو خالی تھیں۔ انجکشن لگانے والا اب واپس دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ایک منٹ مسٹر"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی چونک کر رک گیا۔

"کیا بات ہے"...... اس نے قدر سخت لہجے میں کہا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مادام باکاری کی"...... اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے اب راڈز پر توجہ کی اور پھر اس کی نظریں دروازے کے ساتھ دیوار پر نصب سوئچ بورڈ پر جم گئیں۔ اس پر بٹنوں کی ایک طویل قطار موجود تھی اور یہ مخصوص

ساخت کے بٹن تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ کرسیاں میکنزم کے تحت آپریٹ ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر تار تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

" یہ ہم کہاں ہیں"....... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی۔

" مادام باکاری کے قید میں۔ وہی باکاری جو محکمہ سیاحت کی افسر تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے گردن موڑ کر کہا جبکہ اس کے دونوں پیر مسلسل میکنزم کی تار کو تلاش کرنے میں مصروف تھے لیکن وہ تار اسے نہ مل رہی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مشین گن بردار اندر داخل ہوا اور دروازے کے ساتھ ہی دیوار کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کے بوٹ کی نو ایک تار سے اٹک گئی تو عمران نے اسے مخصوص انداز میں چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے پیر کا پنجہ اوپر کر کے بوٹ کے عقبی حصے کو فرش پر مخصوص انداز میں ٹکرایا تو اس کے بوٹ کی نو کے نیچے سے ایک چھوٹا سا مگر انتہائی تیز فولادی بلیڈ باہر آ گیا۔ عمران نے پیر کو سیدھا کیا اور پھر یہ بلیڈ اس نے تار کے درمیان ڈال دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ پیر کی ایک ہی حرکت سے وہ میکنزم کو آف کر سکتا ہے۔ وہ چونکہ مکمل لباس میں ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا اس لئے اس کے پیروں میں مخصوص بوٹ موجود تھے ورنہ اگر وہ آرام کرنے کے لئے بیڈ پر لیٹ جاتا اور اس حالت میں اسے بے ہوش کر کے یہاں لایا جاتا تو لامحالہ اس کے پیروں میں

صرف جرابیں ہی ہوتیں۔ مشین گن بردار چونکہ دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اور درمیان میں خالی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اس لئے عمران کے پیروں کی حرکت اس کی نظروں میں ہی نہ آئی تھی۔ عمران کے سارے ساتھی اب پوری طرح ہوش میں آ چکے تھے اور ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور لمبے قد اور ورزشی بھاری جسم کا آدمی جس نے ڈارک براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا معروف ایجنٹ رائٹ تھا۔ اس سے عمران کی کافی ملاقاتیں رہی تھیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ رائٹ کے پیچھے آنے والی وہی باکاری تھی جو ان کے ہوٹل میں محکمہ سیاحت کی آفیسر بن کر آئی تھی۔ ان کے پیچھے ایک اور درمیانے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تھا۔ رائٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جبکہ باکاری کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا اور تیسرے آدمی کا چہرہ سپاٹ تھا۔ پھر درمیان والی کرسی پر رائٹ بیٹھ گیا جبکہ باکاری اس کے دائیں طرف اور تیسرا آدمی اس کے بائیں طرف والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم مجھے بہت اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہو عمران"۔ رائٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کون عمران۔ میرا نام تو مائیکل ہے"....... عمران نے کہا تو رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا میک اپ انتھونی سے صاف نہیں ہو سکا لیکن مجھے معلوم ہے کہ کیسے صاف ہو سکتا ہے۔ صرف سادہ پانی سے ۔ لیکن مجھے بہرحال ضرورت نہیں ہے کہ میں خواہ مخواہ تمہارا چہرہ صاف کراتا رہوں"...... رائٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون اور تم نے ہمیں کیوں اس طرح پکڑ کر جکڑ رکھا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور یہ محترمہ تو ہمارے کمرے میں آکر ہمارے کاغذات بھی چیک کر چکی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"انتھونی"...... رائٹ نے ساتھ بیٹھے ہوئے اس تیسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"سادہ پانی اور کھردرا تولیہ منگواؤ اور ان کے چہرے صاف کراؤ تاکہ عمران کو معلوم ہو سکے کہ وہ واقعی عمران ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... انتھونی نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازے کے ساتھ کھڑے مشین گن بردار کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ ہدایات دے کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مشین گن بردار نے مشین گن کو اپنے کاندھے سے لٹکایا اور مڑ کر دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

"باس ۔اس عمران نے مجھے سرے سے پہچانا ہی نہیں حالانکہ میں

نے آپ کو بتایا تھا کہ اس نے ایک مشن میں مجھے جذباتی چکر دے کر اپنا مشن کامیاب کرایا اور پھر طوطے کی طرح آنکھیں بدل لیں اور اب آپ دیکھیں کہ میں ہوٹل کے کمرے میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوں اور اب بھی سامنے بیٹھی ہوں لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی معمولی سی چمک بھی نہیں ابھری"...... باکاری نے کہا تو عمران کے ذہن میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اسے سب کچھ یاد آگیا ورنہ حقیقت یہی تھی کہ پہلے اس کے لاشعور میں باکاری کا چہرہ موجود تھا لیکن اس کے شعور میں نہ آرہا تھا کہ اس عورت کو وہ پہلے سے کیسے جانتا ہے لیکن اب باکاری کی بات سن کر اسے سب کچھ یاد آگیا تھا۔

"یہ عمران ہے باکاری ۔چونکہ یہ مائیکل بنا ہوا ہے اس لئے بطور مائیکل نہ ہی یہ تمہیں وہاں ہوٹل میں پہچان سکتا تھا اور نہ ہی یہاں اور یہ اس قدر کامیاب اداکار ہے کہ اس کا چہرہ تو ایک طرف اس کی آنکھیں بھی اس کے کنٹرول میں رہتی ہیں اس لئے اس کی آنکھوں میں بھی اس کی مرضی کے بغیر چمک تک نہیں ابھرتی"...... رائٹ نے کہا تو باکاری بے اختیار ہنس پڑی ۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور مشین گن بردار اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل اور دوسرے ہاتھ میں ایک تولیہ پکڑا ہوا تھا۔

"اس عمران کا چہرہ واش کرو"...... رائٹ نے کہا تو وہ آدمی عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"صابن کوئی اچھا سا استعمال کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ میرا خوبصورت

چہرہ کسی گھٹیا صابن کی وجہ سے خراب ہو جائے"...... عمران نے کہا تو رائٹ اور باکاری دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب بھی کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تمہارے عمران ہونے میں"۔ رائٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ باقی اس تولیہ کی"...... عمران نے جواب دیا تو رائٹ اور باکاری دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔ جبکہ اس آدمی نے اب عمران کے منہ پر بوتل سے پانی ڈالا اور تولیئے سے اسے رگڑنا شروع کر دیا۔ لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے تولیہ عمران کے منہ سے ہٹایا تو رائٹ اور باکاری دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ میرا چوکھٹا خراب ہونے سے بچ گیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا تو رائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ درست کہہ رہا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ یہ کوئی اور گروپ ہے جسے عمران نے آگے بڑھا دیا ہے۔ اوکے انتھونی۔ انہیں گولیوں سے اڑا کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا"...... رائٹ نے کہا اور پھر باکاری کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ انتھونی بھی ان دونوں کے پیچھے ہی باہر جا رہا تھا اور پھر پانی کی بوتل اور تولیہ لانے والے نے پانی کی بوتل اور تولیہ تپائی پر رکھا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اس نے

مشین گن کاندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔

"یہاں کتنے افراد ہوتے ہیں"...... اچانک عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس انتھونی اور میں۔ ہم دونوں ہوتے ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام جونز ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو مسٹر جونز۔ کیا تم ہمیں مرنے سے پہلے پانی پلا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"سوری"...... جونز نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ سامنے تپائی پر پانی سے بھری ہوئی بوتل موجود ہے۔ اٹھا کر اس کا دہانہ صرف منہ سے لگا دو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں سمجھا تھا کہ مجھے باہر جانا پڑے گا"...... جونز نے کہا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر وہ آگے بڑھا۔ اس نے تپائی پر پڑی ہوئی پانی کی بوتل اٹھائی اور عمران کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک کٹک کٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے جبکہ جونز اس دوران عمران کے ساتھیوں کے سامنے پہنچ گیا تھا۔ اسی لمحے اس کے عقب میں دروازہ کھلا اور انتھونی اندر داخل ہوا۔ دوسرے لمحے جونز چیختا ہوا اور ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا ایک دھماکے سے انتھونی سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک

دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ان کے سروں پر پہنچ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران کی دونوں ٹانگیں انتہائی تیزی سے حرکت میں آئیں اور وہ دونوں چند ہی لمحوں بعد بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جھک کر جونز کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور پھر دروازے کے قریب رک کر اس نے تیزی سے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کئے اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ لیکن تھوڑی دیر میں ہی وہ اس پوری کوٹھی میں گھوم چکا تھا۔ چھوٹی سی کوٹھی خالی تھی۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا تو اس کے ساتھی ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ چکے تھے۔

" کوٹھی خالی ہے لیکن میں اس انتھونی سے چند باتیں معلوم کر لوں۔ تم باہر کی نگرانی کرو"...... عمران نے کہا۔

" جب وہ وائٹ اور باکاری یہاں موجود تھے تو تم حرکت میں کیوں نہیں آئے تھے "...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" وہ دونوں بلیک ایجنسی کے انتہائی فعال اور معروف ایجنٹ ہیں۔ یہ انتھونی اور جونز مل کر چار افراد بن جاتے ہیں اور میں اکیلا اور بغیر اسلحہ کے بہرحال ان چاروں کو کسی نہ کسی انداز میں سنبھال تو لیتا لیکن مجھے خدشہ تھا کہ کہیں اس چکر میں تم میں سے کوئی اگلے جہان نہ پہنچ جائے "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے عمران کی بات کی وجہ تسمیہ اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ ویسے

وہ باہر نہیں گئی تھی اور اس کے ساتھ صالحہ بھی اندر ہی رہی تھی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں باہر چلے گئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے انتھونی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں پہلے سے ہی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

" مشین گن کس کے پاس ہے "...... عمران نے کہا۔

" وہ تو تنویر لے گیا ہے باہر۔ کیوں "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" یہاں اسلحے کا سٹور ہو گا۔ تم وہاں سے کوئی مشین پسٹل لے آؤ یہ دونوں بھی تربیت یافتہ لوگ ہیں "...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھنے ہی لگی تھی کہ صالحہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" تم بیٹھو۔ میں لے آتی ہوں "...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے انتھونی ہوش میں آ گیا۔ اب وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" تم۔ تم راڈز سے کس طرح آزاد ہو گئے۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ہمارے لئے انتہائی معمولی بات ہو گئی ہے انتھونی کیونکہ

ہماری آدھی زندگی ایسے راڈز کو کھولنے میں ہی گزر گئی ہے۔ مجھے تو حیرت ہے کہ رائٹ اور باکاری دونوں کا ذہن اس طرف گیا ہی نہیں۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ رائٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ مجھے معلوم ہے کہ برقی بھٹی یہاں موجود ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صالحہ اندر داخل ہوئی۔ اس نے قریب آکر ایک مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے مشین پسٹل جولیا کی طرف بڑھا دیا جسے جولیا نے خاموشی سے لے لیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میرا تعلق چیف باس سے نہیں ہے صرف باکاری سے ہے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا باکاری کا گروپ علیحدہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ باکاری سیکشن علیحدہ ہے اور مادام باکاری اس سیکشن کی انچارج ہے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اس کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے پوچھا تو انتھونی نے فون نمبر بتا دیا۔

"رائٹ اور باکاری تمہیں کیا ہدایات دے کر گئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہدایات کیا دینی ہیں یہی کہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ فون یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔ عمران نے اس دوران انتھونی سے اس جگہ کا نام پوچھ لیا تھا جو اس نے فاروگ پوائنٹ بتایا تھا۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا آگے بڑھی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور انتھونی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی لیکن ابھی اس کی چیخ مکمل ہی نہ ہوئی تھی کہ جولیا کا بازو دوسری بار گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب انتھونی کی کنپٹی پر عین اس جگہ پڑی جہاں پہلی ضرب پڑی تھی اور اس بار انتھونی کی گردن ڈھلک گئی اور جولیا واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"منہ میں کپڑا ڈال کر بھی منہ بند کیا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کپڑا موجود نہیں تھا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کارڈلیس فون پیس آن کر کے اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں فاروگ پوائنٹ سے۔ میڈم سے بات کراؤ"...... عمران نے انتھونی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ باکاری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے باکاری کی آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں میڈم۔ فاروگ پوائنٹ سے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ ہدایات پر عمل کر دیا گیا ہے یا نہیں"۔ باکاری نے کہا۔

"میڈم۔ میں نے ان کا میک اپ واش کر دیا ہے۔ ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور چاروں مرد پاکیشیائی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ کس طرح"...... باکاری نے بری طرح چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ میں نے اسی لئے فون کیا ہے کہ اب ان کا کیا کرنا ہے۔ کیا اب بھی ہدایات پر عمل کرنا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں خود آ رہی ہوں لیکن ان کا خیال رکھنا۔ یہ بے حد خطرناک لوگ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"میں پوری طرح ہوشیار ہوں میڈم"...... انتھونی نے کہا۔

"ارے ہاں۔ یہ پوچھنا تو مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ کس طرح واش ہوا ہے میک اپ"...... باکاری نے چونک کر کہا۔

"چیف نے چونکہ سادہ پانی کا کہا تھا اور اس کے باوجود میک اپ واش نہ ہوا تو اچانک مجھے خیال آیا کہ انتہائی سرد پانی استعمال کر کے دیکھا جائے کیونکہ میں نے ایک رسالے میں پڑھا تھا کہ پہلی جنگ عظیم کے دوران اس طرح بھی میک اپ واش کیا جاتا تھا۔ میں نے اسے استعمال کیا تو نتیجہ سو فیصد درست نکلا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ چیف کہیں کام گئے ہیں اس لئے فوری طور پر تو انہیں اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ میں خود آکر پوچھ گچھ کرتی ہوں۔ پھر چیف کو اطلاع دوں گی۔ میں آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون پیس آف کر دیا۔

"ان دونوں کو آف کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی دونوں بے ہوش افراد کچھ دیر تک راڈز کے اندر تڑپتے رہے اور پھر ساکت ہو گئے تو عمران بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صالحہ اس کے پیچھے تھیں۔ باہر آکر عمران نے جب باقی ساتھیوں کو تفصیل بتائی تو

انہوں نے باکاری کو کور کرنے کے لئے باقاعدہ پوزیشنیں سنبھال لیں۔ صفدر پھاٹک کے قریب جاکر کھڑا ہو گیا تا کہ پھاٹک کھول سکے عمران برآمدے کے ایک چوڑے ستون کے پیچھے موجود تھا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد باہر سے ہارن کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر نے پھاٹک کھول دیا اور خود وہ ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار پھاٹک کھلتے ہی تیزی سے اندر داخل ہوئی اور پورچ میں جاکر رک گئی۔ کار میں باوردی ڈرائیور موجود تھا اور عقبی سیٹ پر باکاری بیٹھی ہوئی تھی۔ جیسے ہی کار پورچ میں رکی ڈرائیور بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھول دیا اور باکاری بڑے باوقار انداز میں نیچے اتری اور اس نے اس انداز میں ادھر ادھر دیکھا جیسے انتھونی کو تلاش کر رہی ہو۔

"یہاں کچھ غیر فطری سی خاموشی ہے"...... باکاری نے اچانک کہا لیکن اسی لمحے وہ مڑی اور اس کی نظریں پھاٹک بند کر کے پورچ کی طرف آتے ہوئے صفدر پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر واپس ہوتی اچانک کیپٹن شکیل اور تنویر باکاری اور اس کے ڈرائیور پر جھپٹ پڑے۔ چونکہ یہ حملہ اچانک ہوا تھا اس لئے ڈرائیور کے حلق سے تو ایک چیخ بھی نہ نکل سکی تھی اور وہ گردن تڑوا کر نیچے گر گیا تھا جبکہ باکاری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ کیپٹن شکیل کی لات

گھومی اور اس بار باکاری کے حلق سے کافی لمبی چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گری اور بغیر تڑپے یکلخت ساکت ہو گئی۔ وہ چونکہ عورت تھی اس لئے کیپٹن شکیل نے اسے صرف پہلی بار دھکا دے کر گرایا تھا اور پھر کنپٹی پر لات مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا ورنہ اس کی جگہ اگر کوئی مرد ہوتا تو وہ اسے دوسرے انداز میں ٹریٹ کرتا جبکہ تنویر نے ڈرائیور کی گردن توڑ دی تھی۔

"صالحہ۔ اسے اٹھا کر اندر لے چلو اور راڈز میں جکڑ دو۔ جولیا تم اس کی مدد کرو"...... عمران نے ستون کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

- ڈبل مشن — اول
- ڈبل مشن — دوم
- ریڈ اتھارٹی — اول
- ریڈ اتھارٹی — دوم
- لاسلکی — مکمل
- ڈارک آئی — اول
- ڈارک آئی — دوم
- سنیک کلرز — مکمل
- شودرمان — اول
- شودرمان — دوم
- سی ایگل — اول
- سی ایگل — دوم
- چیف ایجنٹ — اول
- چیف ایجنٹ — دوم
- ایگروسان — مکمل
- کاسمک سٹار — اول
- کاسمک سٹار — دوم
- ریڈ آرمی — اول
- ریڈ آرمی — دوم
- ریڈ آرمی نیٹ ورک — اول
- ریڈ آرمی نیٹ ورک — دوم
- ریڈ فلیگ — مکمل
- پرل پائریٹ — مکمل
- مکروہ چہرے — مکمل
- کراؤن ایجنسی — مکمل
- فیبن سوسائٹی — اول
- فیبن سوسائٹی — دوم
- لاسٹ موومنٹ — مکمل
- سمارٹ مشن — مکمل
- سپر ماسٹر گروپ — مکمل
- تھریڈ بال مشن — مکمل
- فورٹ ڈیم — مکمل

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/55 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ہارج" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں عمران اور اس کے ساتھیوں اور ہارج کے انتہائی منظم اور قاتل گروپوں کے درمیان خوفناک جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ یہ حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے۔ لیکن اس سے پہلے آپ چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ دلچسپی کا سلسلہ قائم رہے۔

سوہاوہ ضلع جہلم سے رحیم اللہ لکھتے ہیں۔ "تقریباً آپ کے تمام ناول پڑھ چکا ہے اور آپ کے ناولوں کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ البتہ آپ کا ناول "فوہاگ انٹرنیشنل" مجھے پسند نہیں آیا کیونکہ اس میں کچھ واقعاتی غلطیاں موجود ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ ایسی واقعاتی غلطیوں سے بچا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی پر بھی زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں"۔

محترم رحیم اللہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ، واقعاتی غلطیاں واقعی قاری کو بور کر دیتی رہیں۔ ویسے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ایسی غلطیوں سے بچا جائے لیکن بہرحال انسان سے غلطی تو ہو جاتی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ

آئندہ آپ کو یا دوسرے قارئین کو ایسی شکایت نہ ہو۔ جہاں تک کرنل فریدی کا تعلق ہے تو انشاء اللہ جلد آپ کی فرمائش پوری کر دوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈسکہ سیالکوٹ سے شاہ عبیدالرحمان اور شہباز شاہ صاحبان اپنے علیحدہ علیحدہ خط میں لکھتے ہیں۔ "ہمیں گذشتہ سات، ساڑھے سات سالوں سے آپ کے ناولوں کے قاری ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے ناول واقعی بے مثال اور تعریف کے قابل ہیں البتہ اب شاید حوادث زمانہ نے آپ کے قلم پر بھی اثرات ڈال دیئے ہیں کہ اب آپ کے ناولوں میں وہ چاشنی نظر نہیں آتی جو پہلے محسوس ہوتی تھی۔ آپ نے عمران کو مافوق الفطرت بنا دیا ہے۔ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی ایک مشن میں بھی حقیقی شکست نہیں ہوئی۔ یہ درست ہے کہ موجودہ دور سائنس کا دور ہے لیکن آپ نے سائنس کو اس قدر ایڈوانس بنا دیا ہے کہ عمران کے سارے ساتھی ٹھس ہو کر رہ گئے ہیں۔ عمران بھی مشینی انداز میں کام کرتا ہے۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ آپ سائنس کا استعمال کم سے کم کیا کریں اور انسانی جدوجہد کو زیادہ سے زیادہ سامنے لایا کریں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم شاہ عبیدالرحمان و شہباز شاہ صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ دونوں نے جو مشترکہ شکایت کی ہے وہ سر آنکھوں پر۔ لیکن موجودہ دور میں عمران اور سیکرٹ سروس سے زیادہ مجرم یا مخالف تنظیمیں بے دریغ سائنسی مشینری استعمال کرتی نظر آتی ہیں۔ ان کے مقابلے پر کامیابی کے لئے بہرحال عمران کو بھی سائنس کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا کسی مشن میں شکست کھانے کا تعلق ہے تو شکست نام ہے جدوجہد چھوڑ دینے کا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو سبق ہی یہ دیا گیا ہے کہ مایوسی گناہ ہے اور زندگی کے آخری لمحے تک ہر قسم کے حالات میں جدوجہد جاری رہنی چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنی جدوجہد کی بناء پر ہی شکست کو بھی آخرکار کامیابی میں تبدیل کر لیتے ہیں اور یہی ان کی کامیابی کا اصل راز ہے اور یہی سبق ہر مسلمان کو بھی دیا گیا ہے۔ جب تک مسلمان اس سبق پر عمل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے شکست کا لفظ ان کی لغت سے خارج ہی رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ ادو سے علی عمران مغل لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ ایک درخواست ہے کہ آپ صالحہ کو ہر ناول میں ضرور شامل کیا کریں کیونکہ صالحہ کا منفرد کردار مجھے بے حد پسند ہے اور صالحہ پر ایک علیحدہ ناول بھی لکھیں تاکہ صالحہ کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم علی عمران مغل صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ صالحہ واقعی سیکرٹ سروس کا منفرد کردار ہے لیکن محترم اسے ہر ناول میں شامل کرنے کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر ناول میں مشن کے

مطابق ٹیم میں سے انتخاب کیا جاتا ہے البتہ میں کوشش کروں گا کہ کسی ناول میں صالحہ کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گاؤں چھینیہ ضلع بھکر سے غلام مصطفے تبسم لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا بے حد شوقین اور خاموش قاری ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ اب آپ مزاح بہت کم لکھتے ہیں جبکہ ہمیں مزاح بے حد پسند ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ ناول میں مزاح کا عنصر پہلے کی طرح بڑھا دیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے۔

محترم غلام مصطفے تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ناولوں میں مزاح کی کمی بیشی ناولوں کے ٹمپو پر منحصر ہوتی ہے۔ اب جہاں تیز رفتار اور انتہائی خوفناک جدوجہد جاری ہو۔ جہاں موت اور زندگی کا چانس ففٹی ففٹی ہو وہاں مزاح کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جہاں معاملات ایسے ہوں کہ مزاح آسکتا ہو وہاں مزاح موجود ہوتا ہے۔ امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

رائٹ اور باکاری دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنے کے بعد مطمئن ہو کر واپس چلے گئے تھے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ لیکن پھر عمران نے سچوئیشن بدل دی اور فاروگ پوائنٹ کے جونز کو ہلاک کر کے اس نے انتھونی سے پوچھ گچھ کی اور پھر انتھونی کے لہجے اور آواز میں اس نے باکاری کو فون پر بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ واش ہو گیا ہے جو باکاری خوش ہو کر اکیلی فاروگ پوائنٹ پر پہنچ گئی۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس پر قابو پالیا اور اس کے ڈرائیور کو ہلاک کر کے باکاری کو راڈز والی کرسی میں جکڑ دیا تھا۔ عمران اس کمرے میں داخل ہوا تو باکاری راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی موجود تھی جبکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر انتھونی اور اس کے بعد والی کرسی پر جونز کی لاش موجود تھی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم دونوں مارتھا کے پاس گئی تھیں۔ پھر کیا ہوا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم مارتھا کے کلب گئیں لیکن مارتھا نے صاف انکار کر دیا۔ چونکہ وہاں حالات ایسے نہ تھے کہ اسے کور کیا جا سکتا اس لئے ہم اس کے رہائشی فلیٹ میں پہنچ کر چھپ گئیں تاکہ جیسے ہی مارتھا وہاں آئے گی اس سے پوری تفصیل معلوم کر لی جائے گی لیکن پھر اچانک کی ہول سے انتہائی زود اثر گیس اندر فائر کی گئی اور ہم سنبھلنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گئیں اور اب ہمیں یہاں ہوش آیا ہے"۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بتا سکے کہ اس نے کس طرح ہم پر شک کیا اور کس طرح ہماری علیحدہ علیحدہ نگرانی کی"... عمران نے کہا تو جولیا اٹھی اور اس نے سامنے راڈز میں جکڑی ہوئی باکاری کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد باکاری ہوش میں آ گئی اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"تم۔ تم زندہ ہو۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ انتھونی اور جونز کی لاشیں۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب"... باکاری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بلیک ایجنسی میں رہی ہو اور رائٹ بھی رہا ہے۔ اس کے باوجود تم نے یہ نہیں سوچا کہ کیا یہ راڈز ہمارا راستہ روک سکیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم واقعی عمران ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہارا میک اپ تو پانی سے بھی صاف نہ ہوا تھا"۔ باکاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کیوں صاف نہیں ہوا اس لئے کہ انتھونی نے جو میک اپ واشر استعمال کیا تھا اس میں زیڈام گیس استعمال کی جاتی ہے اور زیڈام گیس کی ایک تہہ چہرے پر اس طرح چڑھ جاتی ہے جیسے موم کی تہہ ہوتی ہے اس لئے جب تک یہ تہہ ختم نہ کی جائے پانی سرے سے چہرے پر اثر ہی نہیں کرتا اور میکنزم کے تحت بننے والے راڈز کو کھولنے کا ہمیں اب بہت وسیع تجربہ ہو چکا ہے۔ ویسے تم بھی چاہو تو ٹرائی کر سکتی ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے کھول سکتی ہوں۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ جانے تم کیا جادو کرتے ہو۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو جائے گا ورنہ میں اپنے سامنے تمہارا خاتمہ کروا کر جاتی"۔ باکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی صورت میں اس وقت تمہاری اور رائٹ دونوں کی لاشیں

برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی ہوتیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو مجھ سے"..... باکاری نے کہا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تمہیں ہم پر شک کیسے پڑا کہ تم باقاعدہ شک دور کرنے ہوٹل میں آئی اور پھر تم نے ہم سب کی علیحدہ علیحدہ کیسیا نگرانی کی"..... عمران نے کہا۔

"یہ سب تمہاری مزاحیہ باتوں اور حرکتوں کی وجہ سے ہوا ہے ہم ہمیں پہلے شک تھا لیکن پھر تمہاری باتیں سن کر ہمارا شک یقین میں بدل گیا۔ اس کے بعد ہم نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی نگرانی مشین کے ذریعے کی۔ اس طرح تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس نگرانی کا علم تک نہ ہو سکا۔ ویسے میں تو تمہیں ہوش میں لانے کی قائل ہی نہیں تھی لیکن رائٹ کے حکم پر مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا کیونکہ باس رائٹ کا خیال تھا کہ تم کسی اور گروپ کو آگے کر کے اسے مروا کر پھر اطمینان سے کارروائی کرتے رہو گے اس لئے تمہاری چیکنگ ضروری ہے۔ پھر اسے سو فیصد یقین تھا کہ پانی سے تمہارا میک اپ صاف ہو جائے گا لیکن جب پانی سے میک اپ صاف نہ ہوا تو باس رائٹ کو یقین ہو گیا کہ تم عمران نہیں ہو ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے تمہیں چھوڑ کر واپس نہ چلا جاتا"..... باکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ سب ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو کیا باس رائٹ کو بھی نہیں معلوم کیونکہ اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھا گیا ہے۔ صرف چیف کو معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"..... باکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا یقیناً رابطہ چیف سے ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرا رابطہ صرف باس رائٹ سے ہے"..... باکاری نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے لئے بے کار ہو"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یوں ہی سمجھ لو۔ اب میں کیا کہہ سکتی ہوں"..... باکاری نے جواب دیا۔

"جولیا"..... عمران نے ساتھ بیٹھی جولیا سے کہا۔

"ہاں"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"باکاری اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ حسین سمجھتی ہے اس لئے اس کے چہرے پر ایسے نقش و نگار بنا دو کہ اسے مقابلہ بدصورتی میں اول انعام مل سکے"..... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ اچھا"..... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ میں بدصورت رہوں یا

خوبصورت ۔ تمہاری صحت پر تو کوئی اثر نہیں ہو گا ۔ پھر کیوں ایسا کر رہے ہو ۔ اسے کہہ دو کہ یہ مجھے گولی مار دے " ۔ باکاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

" گولی بھی ماری جائے گی لیکن اگر تم نے بدصورت ہونے کے باوجود تعاون نہ کیا تب " ۔ عمران نے کہا ۔ اسی لمحے جولیا نے ایک سائیڈ پر دیوار پر ہک میں لٹکا ہوا ایک قدیم دور کا تیز دھار خنجر اتارا اور پھر اس کی دھار پر انگلی پھیر کر اسے چیک کرتی ہوئی وہ تیزی سے باکاری کی طرف بڑھنے لگی ۔

" رک جاؤ ۔ میں بتاتی ہوں ۔ رک جاؤ " ..... یکلخت باکاری نے چیختے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ اب ایک دو نشان تو بہرحال پڑیں گے ہی " ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسی لمحے کمرہ باکاری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا ۔ جولیا نے یکلخت ہاتھ گھما کر اس کے گال پر خنجر سے زخم ڈال دیا تھا ۔

" بس ۔ نمونے کے لئے کافی ہے اور وہیں رک جاؤ ۔ اب اگر زیادہ دلیر اور بہادر بننے کی کوشش کرے تو پھر نقش و نگار مکمل کر دینا " ۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

" تم ۔ تم ۔ خواہ مخواہ زیادتی کر رہے ہو ۔ بہرحال جو میں جانتی ہوں وہ بتا دیتی ہوں کہ باس رائٹ چیف سے ملنے جاتا رہتا ہے ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ سب ہیڈ کوارٹر سٹار ٹاؤن میں ہے

بس مجھے اتنا معلوم ہے " ..... باکاری نے کہا ۔

" رائٹ سے فون پر بات کرو اور اس سے تفصیل پوچھو " ۔ عمران نے کہا ۔

" نہیں سوری ۔ وہ کسی صورت نہیں بتائے گا ۔ تم جانتے ہو کہ رائٹ کس ٹائپ کا آدمی ہے " ..... باکاری نے کہا ۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ " ..... عمران نے کہا تو باکاری نے فون نمبر بتا دیا ۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" رائٹ سے بات کرو " ..... عمران نے اٹھ کر آگے بڑھ کر فون پیس باکاری کے کان سے لگاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔ اس نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا ۔

" سب ہیڈ کوارٹر " ..... ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" باکاری بول رہی ہوں ۔ باس سے بات کراؤ " ..... باکاری نے ۔

" باس کہیں گئے ہوئے ہیں اور بتا کر نہیں گئے کہ کب آئیں گے " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون آف کر دیا ۔

" رائٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے " ..... عمران نے پوچھا تو باکاری نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا ۔

" اوکے " ..... عمران نے کہا تو ساتھ کھڑی جولیا نے بجلی کی سی

تیزی سے ہاتھ میں موجود خنجر پوری قوت سے باکاری کی شہہ رگ میں اتار دیا اور باکاری راؤز کے اندر ہی بری طرح پھڑپھڑانے لگی او. چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ ختم ہو چکی تھی۔

"اگر او کے سے تم یہ مطلب لیتی ہو تو پھر مجھے زیڈ کے کہنا پڑے گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنی عادت کے مطابق یہ کہہ کر اسے چھوڑ دینا تھا کہ بے چاری بندھی ہوئی بے بس ہے اور پھر اپنے مشن پر کام کر رہی ہے لیکن میں ایسی ایجنٹ کو زندہ چھوڑنا اپنے آپ کے ساتھ ظلم سمجھتی ہوں"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اپنے آپ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ صالحہ کے لئے تم اسے ظلم نہیں سمجھتی"...... عمران نے اٹھ کر مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اپنے آپ سے مطلب تھا ہم سب"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

رانٹ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سامنے میز پر پڑے ہوئے ان کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا اور اس نے ہاتھ ھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" رانٹ نے کہا۔

"باس۔ آپ کی عدم موجودگی میں میڈم باکاری کی کال آئی تھی۔ ں نے انہیں بتا دیا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں اور معلوم نہیں ب آئیں گے۔ اب آپ جیسے ہی واپس آنے میں نے میڈم باکاری کال کیا لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں آ رہا" دوسری طرف ی اس کی سیکرٹری نے کہا۔

"کہاں سے کال کیا تھا اس نے" رانٹ نے پوچھا۔

"فارورڈ پوائنٹ سے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

فارڈگ پوائنٹ سے ۔ کیوں ۔ وہاں سے تو ہم آگئے تھے ۔ پھر وہاں کیوں گئی ہے ۔ کیا تم نے اچھی طرح چیکنگ کی تھی ۔ رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ اسی لئے تو میں نے آپ کے آنے پر انہیں کال کیا تھی"۔ سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انتھونی تو وہاں موجود ہو گا ۔ اس نے کال کیوں اٹنڈ نہیں کی"۔ رائٹ نے کہا۔

"باس ۔ وہاں سے کوئی کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہا ۔ میں نے بہت کوشش کی ہے"۔ سیکرٹری نے جواب دیا۔

"ریمنڈ کو کال کر کے کہو کہ وہ فارڈگ پوائنٹ پر جا کر انتھونی سے ملے اور پھر مجھے کال کرے"۔ رائٹ نے کہا۔

"یس باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"باکاری دوبارہ کیوں گئی ہو گی فارڈگ پوائنٹ پر"۔ رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کے سوال کا جواب دینے والا وہاں کوئی موجود نہ تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ رائٹ نے کہا۔

"ریمنڈ لائن پر ہے باس"۔ دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا۔

"یس ریمنڈ ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں انتھونی کال اٹنڈ نہیں کر رہا"...... رائٹ نے کہا۔

"باس ۔ یہاں تو غضب ہو گیا ہے ۔ میڈم باکاری، انتھونی اور جونز تینوں کی لاشیں راڈز میں جکڑی ہوئی موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ریمنڈ نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا تو رائٹ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ باکاری کی لاش ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ وہ لوگ جنہیں پکڑا گیا تھا وہ کہاں گئے ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... رائٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔ میڈم باکاری کی کار بھی پورچ میں موجود ہے اور کار کے قریب ان کے ڈرائیور کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے ۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے جبکہ میڈم باکاری کی گردن میں بڑا سا خنجر اس طرح مارا گیا ہے کہ ان کی شہہ رگ کٹ گئی ہے اور انتھونی اور جونز دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور یہاں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ ٹھیک ہے تم جاؤ میں خود ہی اس پوائنٹ کا بندوبست کر لوں گا"...... رائٹ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر کریڈل دبا کر اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تھا۔

"باکاری کہاں ہے"...... رائٹ نے پوچھا۔

"باس۔ میڈم کو انتھونی کی کال آئی تھی کہ اس نے فاروگ پوائنٹ پر مشکوک افراد کے میک اپ واش کر لئے ہیں۔ اس نے بتایا تھا کہ اس نے اس کے لئے انتہائی سرد پانی استعمال کیا تو ان کے میک اپ واش ہو گئے اور اب یہ ایک سوئس عورت اور چار مرد ہیں اور ایک عورت پاکیشیائی ہے۔ یہ رپورٹ سن کر مادام فوراً ڈرائیور لے کر فاروگ پوائنٹ پر چلی گئیں۔ اس کے بعد ان کی واپسی نہیں ہوئی اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی کال آئی ہے"...... رافٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اس طرح ان لوگوں نے باکاری کو وہاں بلوا لیا دشمن ایجنٹوں نے فاروگ پوائنٹ پر باکاری، انتھونی اور جونز تینوں کو ہلاک کر دیا اور خود وہ نکل گئے"...... رائٹ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ میڈم باکاری کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... رافٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور سنو۔ ان تینوں کی لاشیں وہاں سے اٹھوا کر ان کے دفنانے کے انتظامات کراؤ اور فاروگ پوائنٹ پر اپنا کوئی آدمی تعینات کر دو جبکہ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج اس وقت تک تم رہو گے جب تک چیف کوئی اور بندوبست نہیں کر دیتا اور سنو۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے سیکشن کو باکاری کے بارے میں اطلاع دے دو اور انہیں ان دشمن ایجنٹوں کی تلاش پر لگا دو اور جو بھی مشکوک نظر آئے اسے چیک کرنے کی بجائے گولیوں سے اڑا دو"۔ رائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایس وی ایس آگیا پوزیشن پر"...... رائٹ نے پوچھا۔

"مشینری پہنچ گئی ہے اور اب اس کی تنصیب کا کام ہو رہا ہے باس"...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب تک کام مکمل ہو جائے گا"...... رائٹ نے پوچھا۔

"باس۔ چار مختلف جگہوں پر بیک وقت کام ہو رہا ہے تاکہ پورا

موز رینج میں آ جائے ۔ البتہ اطلاعاتی مرکز ایک ہی بنایا جائے گا
ایکس ہاؤس ہے ۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے کے اندر یہ کام شرو
کر دے گا"...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ جب یہ مکمل ہو جائے تو مجھے کال کر لینا ۔ میں ا
ہاؤس پہنچ کر خود اس کے کمپیوٹر میں فیڈنگ کراؤں گا"...... را
نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے رسیور
دیا۔

"ان عفریتوں کو کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہ
چاہئے ۔ یہ تو شکر ہے کہ باکاری بھی اس بارے میں نہیں جا
تھی"...... رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیا
کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ مارتھا باقی ہے اور عمران اور اس کے ساتھیو
اس کا علم بھی ہے ۔ عمران کی دونوں ساتھی لڑکیاں اس کے رہا
فلیٹ سے اغوا کی گئی تھیں ۔ کاش مارتھا چیف کی عورت نہ ہو
میں اسے گولی مروا دیتا ۔ مگر اب"...... رائٹ نے بڑبڑاتے ہو
اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی
سنائی دی۔

"ٹریس کرو کہ چیف کی عورت مارتھا اس وقت کہاں ہے لیکن
اس سے بات مت کرانا ۔ مجھے صرف اطلاع دینا ۔ فوراً یہ کام
کرو"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رائٹ نے کہا۔

"باس ۔ مارتھا اس وقت اپنے رہائشی فلیٹ میں موجود ہے ۔ اس
کی طبیعت آج خراب ہے اس لئے وہ صبح سے ہی فلیٹ پر موجود
ہے"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... رائٹ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون
پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں جیک"...... رائٹ نے کہا۔

"اوہ یس باس ۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔ لہجہ
انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"چیف کی عورت مارتھا کو جانتے ہو تم"...... رائٹ نے پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

" وہ اپنے فلیٹ میں موجود ہے اور دشمن ایجنٹ اسے کسی بج
وقت اغوا کر کے ہلاک کر سکتے ہیں اس لئے تم فوری طور پر اسے
ہوش کر کے وہاں سے نکالو اور ریڈ پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں وہاں
انچارج رچرڈ کو مزید احکامات دے دوں گا لیکن یہ کام فوری کر
فوری "...... رائٹ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے کریڈ
دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شرو
کر دیئے۔

" رچرڈ بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آو
سنائی دی۔

" رائٹ بول رہا ہوں "...... رائٹ نے کہا۔

" اوہ۔ یس باس۔ حکم "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں نے جنیک کو کہہ کر چیف کی عورت مارتھا کو اس کے فلی
سے اغوا کرایا ہے کیونکہ دشمن ایجنٹ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں
جنیک اسے تمہارے پاس چھوڑ جائے گا۔ تم نے اسے انتہائی عزت
احترام سے وہاں رکھنا ہے لیکن نہ ہی وہ کسی کو فون کرے او
میری اجازت کے بغیر وہ ریڈ پوائنٹ سے باہر جا سکے "...... رائٹ
کہا۔

" ایسا نہ ہو باس کہ بعد میں وہ چیف سے میری شکایت کر د
اور آپ جانتے ہیں کہ چیف اس معاملے میں کس قدر مشتعل مز

ہے "...... رچرڈ نے کہا۔

" یہ تمام ذمہ داری میری ہو گی۔ سمجھے۔ تم نے میرا نام لے دینا
ہے اور بس "...... رائٹ نے کہا۔

" اوکے باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے رسیور
رکھ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ساخت کا
مخصوص ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ رائٹ کالنگ۔ اوور "...... رائٹ نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور "...... ایک مشینی آواز
سنائی دی۔

" چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از امپورٹنٹ میٹر۔ اوور "۔ رائٹ
نے کہا۔

" ویٹ کریں۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ اوور "...... چند لمحوں بعد چیف سناچو کی آواز سنائی دی۔

" رائٹ بول رہا ہوں چیف۔ اوور "...... رائٹ نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور "...... سناچو نے کہا تو رائٹ
نے باکاری کی ہلاکت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم نے انہیں اپنے سامنے ہلاک کر دینا تھا۔
اوور "...... سناچو نے کہا۔

" ہمارا خیال تھا کہ یہ اصل لوگ نہیں ہیں اس لئے ان سے کوئی

خطرہ بھی نہیں تھا۔اوور"...... رائٹ نے کہا۔

"بہر حال اب یہ لوگ کہاں ہیں۔اوور"...... سشاچو نے کہا تو
رائٹ نے اسے ایس دی ایس کی تنصیب اور اس بارے میں مزید
تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ گڈ۔اس صورت میں تو یہ لوگ کہیں چھپ بھی نہ سک
گے۔ وری گڈ آئیڈیا۔اوور"...... سشاچو نے انتہائی مسرت بھر۔
لہجے میں کہا۔

"چیف۔میں نے اس لئے کال کی ہے کہ میں آپ کے نوٹس
ایک اور بات لانا چاہتا ہوں۔اوور"...... رائٹ نے کہا۔

"وہ کیا۔اوور"...... سشاچو نے پوچھا۔

"چیف۔میڈم مارتھا کو سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بخوبی
ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے بھی اس بات کا سراغ لگا لیا ہے اور ا
گروپ کی دو عورتیں میڈم مارتھا کے فلیٹ میں جا کر چھپ گئی تھ
تاکہ جب میڈم مارتھا فلیٹ پر آئے تو اس سے پوچھ گچھ کر سکیں
باکاری کے آدمی ان کی نگرانی کر رہے تھے اس لیے ہم نے ا
وہاں سے اغوا کرا لیا لیکن اب باکاری کو ہلاک کر کے یہ دوبارہ
ہو گئے ہیں اور اب تو یہ بات بھی کنفرم ہو گئی ہے کہ یہ پا
سیکرٹ سروس کا ہی گروپ ہے اور اب لازماً انہوں نے میڈم
سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے میں نے میڈم مارتھا
کے فلیٹ سے ہٹا کر ریڈ پوائنٹ پر بھجوا دیا ہے جہاں وہ اس

تک رہیں گی جب تک کہ اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔میں نے
سوچا کہ آپ کو پیشگی اطلاع دے دوں۔اوور"...... رائٹ نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارتھا اس وقت کہاں ہے۔اوور"...... سشاچو نے پوچھا۔

"وہ ریڈ پوائنٹ پہنچ گئی ہوں گی۔اوور"...... رائٹ نے کہا۔

"تم اسے وہاں سے نکال کر سب ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔وہ اب اس
وقت تک میرے پاس رہے گی جب تک یہ گروپ ختم نہیں ہو
جاتا۔اوور"...... سشاچو نے کہا۔

"یس باس۔میں انتظامات کراتا ہوں۔اوور"...... رائٹ نے
کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو
رائٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز کی دراز میں ڈال دیا۔

"چیف کو نجانے کیا نظر آتا ہے اس مارتھا میں کہ اس کے بغیر وہ
رہ ہی نہیں سکتا"...... رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ مارتھا کو سب
ہیڈ کوارٹر پہنچانے کے انتظامات کرا سکے۔اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ
خود مارتھا کو ساتھ لے کر وہاں چھوڑ آئے گا۔

عمران، جولیا کے ہمراہ مارتھا کے رہائشی فلیٹ پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ فلیٹ کا دروازہ لاکڈ تھا۔ اس نے مارتھا کے کلب سے معلوم کر لیا تھا کہ مارتھا آج طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اپنے فلیٹ پر ہی ہے اس لئے عمران جولیا کو ساتھ لے کر اس کے فلیٹ پر پہنچ گیا تھا تاکہ مارتھا سے سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے لیکن لاکڈ دروازہ دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کہاں گئی ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تار نکالی اور راہداری میں چونکہ جولیا کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اس لئے اس نے تار کی ہول میں ڈال کر اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا تو ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھل گیا تو عمران نے تار نکال کر واپس جیب میں ڈالی

اور پھر دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

"ارے ۔یہاں تو خاصی جدوجہد ہوئی ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ مارتھا کو اس کی مرضی کے بغیر لے جایا گیا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی سامنے کمرے کی صورت حال دیکھتے ہوئے کہا۔ وہاں دو کرسیاں الٹی پڑی تھیں، میز ٹیڑھا پڑا ہوا تھا اور کسی عورت کے سلیپر وہاں اس انداز میں بکھرے ہوئے پڑے تھے جیسے جدوجہد میں اتر گئے ہوں۔

"ہاں ۔لیکن ایسا کون کر سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کارروائی کو زیادہ دیر بھی نہیں ہوئی ۔اس کمرے میں مارتھا کی تیز خوشبو موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ ۔عورتوں کی بو سونگھنے کا شوق کب سے ہو گیا ہے تمہیں"...... یکلخت جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں ۔کنوارہ جو ہوا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ ۔اب تم عام اخلاقیات سے بھی گرتے جا رہے ہو ۔نانسنس"...... جولیا نے اور زیادہ غصے سے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ۔وہ ۔شاید قدرت کنواروں کی ناکوں میں ایسی خوشبو

سونگھنے کی خصوصی حس پیدا کر دیتی ہے۔ اب میں کیا کروں"
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے جبکہ عمران اندر کمرے میں داخل ہو کر جہاں
کرسیاں گری پڑی تھیں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اسے ایک
خیال آیا تو وہ ایک طرف تپائی پر پڑے ہوئے فون کی طرف متوجہ
ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جدید فون
میں نہ صرف میموری موجود تھی بلکہ کالز ٹیپ کئے جانے کا سسٹم بھی
موجود تھا۔ عمران نے اسے آپریٹ کیا تو اچانک فون میں سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں"۔ "جیک بول رہا ہوں رچرڈ
باس رائٹ نے میڈم مارتھا کو ریڈ پوائنٹ پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ ہم
نے اسے بے ہوش کر لیا ہے اور اب اسے لا رہے ہیں۔ کیا
احکامات مل گئے ہیں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ لے آؤ اسے۔ لیکن خیال سے لے آنا۔ یہ چیف کی عورت
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن بڑی سخت عورت ہے۔ بڑی مشکل سے بے
ہوش ہوئی ہے ورنہ یہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔ بہرحال میں آ
رہا ہوں"...... جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی گفتگو ختم ہو گئی۔
عمران نے غور سے سکرین کو دیکھا تو اس پر ایک فون نمبر موجود
تھا۔ عمران نے میموری والے بٹن آف کر کے وہی نمبر پریس

شروع کر دیئے جو ڈائل پر اسے نظر آئے تھے۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... وہی آواز سنائی دی۔

"اوہ سوری۔ رانگ نمبر"...... عمران نے نسوانی آواز میں کہا اور
کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر
دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"پولیس چیف آفس سے چیف انسپکٹر نارمن بول رہا ہوں"۔
عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے یکلخت مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں اور
کس کے نام پر نصب ہے۔ پوری احتیاط سے چیک کرنا۔ اٹ از
ویری سیکرٹ پولیس میٹر"...... عمران نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے
میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی
طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر انتھونی رچرڈ کے نام پر نصب ہے اور سٹار روڈ کی

بلڈنگ ویسٹرن ہاؤس میں نصب ہے"...... دوسری طرف سے
گیا۔

"کیا پوری احتیاط سے چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سیکرٹ
عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے
کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس
پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر غور سے دیکھنے کے بعد اس نے نقشہ تہہ کر
کے واپس جیب میں ڈالا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مارشل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھاری
آواز سنائی دی۔ یہ صفدر تھا جو آواز اور لہجہ بدل کر بات کر رہا تھا۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت تمام ضروری
سامان لے کر سٹار روڈ کی بلڈنگ ویسٹرن ہاؤس کے قریب پہنچ جاؤ
میں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں۔ پھر ہم مل کر پکنک
پوائنٹ کا انتخاب کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس مائیکل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور
رکھ دیا۔

"تم نے گرل فرینڈ کا لفظ استعمال کیوں کیا ہے"۔ جولیا نے
نتھنے پھلاتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو گرل فرینڈ کہا ہے ورنہ میں وائف فرینڈ بلکہ مادام فرینڈ
بھی کہہ سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس
ی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مقصد ہے کہ اس نے اسے گرل
جنی لڑکی کہہ کر اس کی عزت افزائی کی ہے۔

"آؤ"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی
کے پیچھے چل پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے سٹار
ڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سٹار روڈ کے تقریباً درمیان میں
یک ہوٹل کے سامنے عمران نے ٹیکسی رکوائی اور اسے کرایہ کے
ساتھ ساتھ ٹپ دے کر فارغ کر دیا۔ جب ٹیکسی آگے جا کر ان کی
روں سے غائب ہو گئی تو وہ دونوں پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔
وں نے فاروگ پوائنٹ سے نکل کر ایک رہائشی کوٹھی حاصل کر
تھی جس میں دو کاریں اور ضروری اسلحہ بھی موجود تھا۔ وہاں
وں نے نہ صرف نئے میک اپ کئے بلکہ لباس بھی تبدیل کر لیے
اور چونکہ اب ان کے پاس صرف مارتھا کی ہی ٹپ رہ گئی تھی اس
ے عمران جولیا کو ساتھ لے کر اس کے رہائشی فلیٹ پر پہنچا تھا۔ گو
ر اور دوسرے ساتھیوں کا خیال تھا کہ انہیں رائٹ کے
کوارٹر پر ریڈ کر کے وہاں سے سب ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم
نا چاہیے لیکن عمران پہلے آسان طریقہ استعمال کرنا چاہتا تھا کیونکہ

اسے معلوم تھا کہ رائٹ اور اس کے ساتھی سب انتہائی تربیت یا
لوگ ہیں اور وہ ان سے ڈاج کر اپنے مشن میں دور بھی ہو سکتے ہیں
اب مارتھا کے فلیٹ میں جو کچھ سامنے آیا تھا اس سے بھی رائٹ
دور اندیشی جھلکتی تھی کہ اس نے باکاری کی لاش سامنے آتے
سب سے پہلے مارتھا کو اس کے فلیٹ سے زبردستی اغوا کرا کر
ویسٹرن ہاؤس پر پہنچا دیا تھا۔ اگر فون میں میموری اور ٹیپ والا
نہ ہوتا اور مارتھا کو اغوا کرنے والا جیک وہاں سے رچرڈ کو کال
کرتا تو وہ واقعی اس اہم کلیو سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ تھوڑی دیر بع
دونوں ویسٹرن ہاؤس کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ ویسٹرن ہا
ایک منزلہ عمارت تھی۔ اس کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا۔ ابھی
اسے دیکھتے ہوئے گزر ہی رہے تھے کہ اچانک پھاٹک کھلا اور
کار اس میں سے نکل کر تیزی سے بائیں طرف کو مڑی اور پھر تی
سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھاٹک اس کے عقب میں میکانکی انداز
بند ہو گیا تھا۔ جیسے ہی کار بائیں طرف کو مڑی عمران بے اختیار
چونک پڑا کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود رائٹ اسے واضح طور
نظر آ گیا تھا جبکہ عقبی اور سائیڈ سیٹیں دونوں ہی خالی تھیں۔

"رائٹ خود ڈرائیو کرتا ہوا جا رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہ
عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"رائٹ اس کار میں تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جب کار بائیں طرف کو مڑی تو ڈرائیونگ سیٹ

ف تھی۔ میں نے دیکھا ہے اسے" عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مارتھا سے ملنے آیا ہو کیونکہ وہ بہرحال ان کے
چیف کی عورت ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ وہ اب کافی آگے بڑھ گئے تھے اور پھر فٹ پاتھ کے سامنے بنے
ہوئے ایک چھوٹے سے باغ میں پہنچ کر وہ اس کے اندر داخل ہو کر
بنچ پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے چلتے چلتے تھک کر آدمی تھوڑی دیر کے لئے
سستانے کے لئے بیٹھ جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی کار
باغ کے سامنے بنی ہوئی پارکنگ میں مڑی اور رک گئی۔ اس کے
ساتھ ہی صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ چاروں کاروں سے نیچے
اترے تو عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ چاروں اس باغ میں آ
گئے۔

"صفدر۔ وہ سامنے ویسٹرن ہاؤس ہے۔ تم اس میں بے ہوش
کرنے والی گیس فائر کرو اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول دو"...... عمران
نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باغ سے باہر نکلا اور سڑک کراس کر کے
دوسری طرف ویسٹرن ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ویسٹرن ہاؤس
کراس کر کے وہ سائیڈ گلی میں مڑ کر غائب ہو گیا اور پھر کچھ دیر بعد
چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر ایک لمحے کے لئے باہر آیا اور پھر واپس
اندر چلا گیا۔

"آؤ۔ ایک ایک کر کے ہم نے اندر جانا ہے"...... عمران نے کہا
اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ویسٹرن ہاؤس میں داخل

ہو رہا تھا۔ ابھی وہ عمارت کے قریب پہنچا تھا کہ صفدر اندرونی طر
سے نکل کر باہر آگیا۔

"یہاں آٹھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بھاری اسلحہ ا
موجود ہے اور ٹارچنگ روم بھی"...... صفدر نے کہا۔

"کوئی عورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ رائٹ مارتھا کو یہاں سے نکا
لے گیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیا مطلب عمران صاحب"...... صفدر نے چونک کر پو
کیونکہ اسے مارتھا کے فلیٹ میں ہونے والی کارروائی اور رائٹ کی
کے ویسٹرن ہاؤس سے نکلنے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔

"بعد میں تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ تم ایسا کرو کہ جتنے
افراد یہاں موجود ہیں ان سب کو کسی بڑے کمرے میں کرسیور
بٹھا کر باندھ دو"...... عمران نے کہا۔

"یہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم ہے جہاں راڈز والی کرسیاں
موجود ہیں اور ان کی تعداد بھی کافی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سب کو وہاں لے جا کر کرسیوں میں جکڑ دو
عمران نے کہا تو صفدر مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس بڑے کم
میں پہنچا جہاں آٹھ افراد کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود

"صفدر۔ تمہاری جیب میں اینٹی گیس کی شیشی ہو گی۔ انہیں
ہوش میں لے آؤ اور خود ساتھیوں سمیت باہر کی نگرانی کرو۔ کسی
بھی وقت کوئی آسکتا ہے اور ہاں۔ فون یہاں شفٹ کر دو۔ شاید اس
رائٹ کی کال وغیرہ آجائے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات
میں سر ہلا دیا جبکہ عمران سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
جولیا اور صالحہ حسب دستور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔ صفدر
اپنے ساتھیوں سمیت باہر چلا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک
کر کے ان آٹھوں کو ہوش آگیا اور پھر باری باری ان سب نے حیرت
کا اظہار کیا تو عمران ایک آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ رچرڈ ہے۔ اس
ریڈ پوائنٹ کا انچارج کیونکہ اس کی آواز وہ مارتھا کے فلیٹ میں فون
ٹیپ میں سن چکا تھا۔

"تمہارا نام رچرڈ ہے اور تم اس ریڈ پوائنٹ کے انچارج ہو"۔
عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے"...... رچرڈ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مارتھا کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو رچرڈ بے اختیار چونک
پڑا۔

"کون مارتھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"مارگریٹ۔ تمہاری جیب میں مشین پسٹل موجود ہے"۔ عمران
نے رچرڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ہے "...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" رچرڈ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو ہلاک کر دو "...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رچرڈ کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس کے ساتھی کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

" تم نے دیکھا رچرڈ سوال کرنے کا نتیجہ ۔ اب اگر تم نے ایسا کیا تو ایک ایک کر کے تمہارے سب ساتھی ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اس کے بعد تمہاری باری آئے گی "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیسے یہاں آئے ہو "...... رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دوسرے کو بھی ہلاک کر دو مارگریٹ "...... عمران نے کہا۔

" رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ میں بتاتا ہوں ۔ مجھے مت مارو " رچرڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ جولیا نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کر دیا تھا عمران نے ہاتھ بڑھا کر جولیا کو روک دیا۔

" بولو ۔ کہاں ہے مارتھا "...... عمران نے کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ اسے باس رائٹ لے گیا ہے "...... اس آدمی نے رک

رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مارتھا بے ہوش تھی "...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں "...... اس آدمی نے جواب دیا جبکہ رچرڈ ویسے ہی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" کہاں لے گیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ باس رچرڈ کو معلوم ہو گا "...... اس آدمی نے کہا۔

" ہاں ۔ تم بتاؤ رچرڈ "...... عمران نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ نہ باس نے بتایا ہے اور نہ ہی مجھے معلوم ہے "...... رچرڈ نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ کچھ نہ بتانے کا فیصلہ کر چکا ہو۔

" او کے ۔ اب رعایت ختم "...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ سے پلاسٹک کی کرسی اٹھائی اور اسے رچرڈ کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما تو کمرہ رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا ناک کی جڑ تک کٹ گیا تھا۔ ابھی اس کی چیخ مکمل ہی نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کے چہرے یہ سب کچھ دیکھ

کر دھواں دھواں ہو رہے تھے۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتاؤ گے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر خنجر کا دستہ مار دیا۔ رچرڈ کے منہ سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کی روح کو کانٹے دار جھاڑیوں میں گھسیٹا جا رہا ہو۔ اس کا جسم راڈز کے اندر بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"اب آخری موقع ہے تمہارے پاس رچرڈ۔ دوسری ضرب کے بعد تمہارا شعور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور تمہارا لاشعور سب کچھ بتا دے گا لیکن تم ذہنی طور پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے جبکہ تم ایک چھوٹی مچھلی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ باس۔ باس اسے سب ہیڈ کوارٹر چھوڑنے گیا ہے"..... رچرڈ نے رک رک کر کہا۔

"کیوں۔ کوئی خاص وجہ"..... عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ پہلے باس نے کہا تھا کہ مارتھا کو یہاں عزت احترام سے رکھا جائے۔ پھر اچانک باس خود یہاں آگیا اور سب ہوتے مارتھا کو یہ کہہ کر لے گیا کہ چیف کا حکم ہے کہ مارتھا کو ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے"..... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ سب ہیڈ کوارٹر"..... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ چیف سٹاچو کو معلوم ہو گا یا باس رائٹ کو"..... رچرڈ نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"مارگریٹ۔ ان سب کو آف کر دو"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے تیزی سے باہر آ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"..... صفدر نے جو برآمدے میں کھڑا تھا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس چند لمحوں کا فرق پڑ گیا ہے۔ وہ رائٹ مارتھا کو لے گیا ہے بہرحال اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ اس رائٹ کو گھیرا جائے"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کیا جائے"..... تنویر نے چہک کر کہا۔

"اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہم اتنی آسانی سے داخل نہیں ہو سکیں گے جیسے یہاں داخل ہوئے ہیں۔ وہ بلیک ایجنسی کا معروف ایجنٹ ہے اور بارچ یقیناً انتہائی بادسائل تنظیم ہے اس لئے اس کے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت انتہائی جدید ترین مشینری سے کی جا رہی ہو گی"..... عمران نے کہا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجنے کی آواز

اندر سے سنائی دینے لگی تو عمران تیزی سے مڑا اور ساتھ والے کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہاں فون موجود تھا۔ عمران نے اس کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" رائٹ بول رہا ہوں۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نو باس۔ کیسی گڑبڑ باس "...... عمران نے رچرڈ کے لہجے میں کہا۔

" ویسے ہی میری چھٹی حس نے الارم بجایا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" آؤ۔ اب نکل چلیں کہیں رائٹ یہاں چیکنگ نہ کرا دے "...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ ویسٹرن ہاؤس سے نکلے اور دوبارہ اسی باغ میں پہنچ گئے جہاں قریب ہی پارکنگ میں ان کی کار موجود تھی۔

" عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پلان ہے "...... صفدر نے کہا۔

" فی الحال واپس رہائش گاہ پر چلو۔ وہاں بیٹھ کر تفصیل سے پلان بنائیں گے۔ تم واپس اس کار میں جاؤ میں اور جولیا ٹیکسی میں آ جائیں گے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

رائٹ اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بیٹھا تھا۔ وہ بار بار فون کی طرف دیکھتا اور پھر نظریں ہٹا لیتا۔ اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ انتہائی بے چینی سے فون کا انتظار کر رہا ہو۔ وہ مارتھا کو سب ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آیا تھا لیکن پھر اچانک اس کی چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا کہ ریڈ پوائنٹ پر کوئی گڑبڑ نہ ہو رہی ہو۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تھا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ جب وہ کار میں مارتھا کو ڈال کر لے جا رہا تھا تو ریڈ پوائنٹ کے پھاٹک سے نکلتے ہوئے اس کی نظریں سڑک پر گھوم گئی تھیں جہاں ایک مرد اور ایک عورت موجود تھے۔ اس وقت تو اس نے خیال نہ کیا تھا لیکن اب اسے اچانک خیال آیا تھا کہ اس مرد کا قد و قامت بالکل عمران جیسا تھا اور وہ بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا اور جب

سے اسے یہ خیال آیا تھا اس کی چھٹی حس نے الارم بجانا شروع ک
تھا۔ اس نے رچرڈ کو فون کیا لیکن رچرڈ نے جواب دیا کہ کوئی
نہیں ہے لیکن وہ مطمئن نہیں ہو رہا تھا اس لئے اس نے ریڈ پوا
سے قریب ایک اور پوائنٹ کے انچارج واسکی کو کہا تھا کہ وہ
پوائنٹ جا کر رچرڈ سے ملے اور اسے وہاں سے رپورٹ دے اور
وقت وہ اس واسکی کی کال کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک انٹرکا
گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رائٹ نے کہا۔

"جناب۔ وائس چیکنگ کمپیوٹر کی رپورٹ آ گئی ہے۔ آپ
بات کرنے والا ریڈ پوائنٹ کا رچرڈ نہیں تھا۔ کمپیوٹر نے اس کی
کو اوکے نہیں کیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ بے اخ
اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یہی شک تھا۔ اسی لئے میں نے چیکنگ کا
دیا تھا۔ ٹھیک ہے"...... رائٹ نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ
تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا

"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے تیز لہجے میں
انٹرکام سے ملنے والی رپورٹ کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وا
کیا رپورٹ دے گا۔

"واسکی بول رہا ہوں باس۔ ریڈ پوائنٹ سے۔ یہاں رچرڈ
اس کے سات ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ یہ سب نارجنگ

راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا
جبکہ رچرڈ کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور اس کا چہرہ انتہائی
ہو رہا ہے"...... واسکی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے پہلی ہی رپورٹ مل چکی ہے۔ تم ایسا کرو کہ
شیں ہٹا دو اور اپنے نمبر نو جیکسن کو اس ریڈ پوائنٹ پر بھجوا دو۔
وہ یہاں کا انچارج ہو گا"...... رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مارتھا کا سراغ
ہوئے ریڈ پوائنٹ پر پہنچ گئے تھے۔ صرف تھوڑے سے وقت کا
پڑا ہے لیکن انہوں نے یہاں کا سراغ کیسے لگا لیا"...... رائٹ
رسیور رکھ کر خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
چانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ رچرڈ پر
والے تشدد کا مطلب ہے کہ اس سے معلومات حاصل کی گئی
اور رچرڈ گو سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو نہیں جانتا تھا لیکن
رحال رائٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا اس لئے وہ
گیا کہ اب عمران اور اس کا گروپ لامحالہ اس کے ہیڈ کوارٹر پر
کرے گا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو
ریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے ہیڈ کوارٹر انچارج
کی آواز سنائی دی۔

"روجم۔ ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو۔ کسی بھی لمحے پاکیشیائی

ایجنٹ یہاں حملہ کر سکتے ہیں"...... رائٹ نے کہا۔
"یس سر۔ مزید کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اگر وہ سکرین پر آ جائیں تو انہیں ہر صورت میں ہٹ ہونا
لیکن یہ سن لو کہ ان کی لاشیں بھی یہاں ہیڈ کوارٹر میں داخل
ہونی چاہئیں۔ ان کی لاشوں کو زیرو ہاؤس پہنچا دینا اور سنو۔ اب
سیکنڈ ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا اور تم نے فون پر مجھ سے رابطہ
ہے"...... رائٹ نے کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے
رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری سے گزر
آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر کے
حصے سے نکل کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اگلے چوک پر اس۔
موڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی عمارت کے پھاٹک
موجود تھا۔ یہ اس کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا جس کا علم روجم تک کو
نہیں تھا۔ رائٹ نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کا
حصہ کھل گیا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔
"پھاٹک کھولو رینڈل"...... رائٹ نے کھڑکی سے سر نکال
تو وہ نوجوان تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھ
تو رائٹ کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر
آیا۔ چند لمحوں بعد رینڈل بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا۔
"سنو رینڈل۔ اب کچھ عرصہ تک میں یہیں رہوں گا اور تم ۔ نے کہا۔

طرح سے خیال رکھنا ہے"...... رائٹ نے کہا۔
"یس باس"...... رینڈل نے کہا تو رائٹ سر ہلاتا ہوا عمارت
اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں اس نے ہر طرح کے
انتظامات کر رکھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہاں آفس کی کرسی پر موجود
۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر
دیے۔
"مارتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
سنائی دی۔
"رائٹ بول رہا ہوں مارتھر۔ کیا پوزیشن ہے ایس وی ایس
...... رائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس۔ تنصیب مکمل ہو چکی ہے۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا
۔ آپ کی کال آ گئی۔ آپ نے کمپیوٹر میں مخصوص فیڈنگ کرنا
ایکس ہاؤس آ کر"...... مارتھر نے کہا۔
"میں انتہائی اہم کام میں پھنسا ہوا ہوں اس لئے تم خود ہی یہ کام
۔ تم نوٹ کر دو میں تمہیں لکھواتا ہوں۔ تم نے ان الفاظ کو فیڈ
ہے"...... رائٹ نے کہا۔
"یس باس۔ نوٹ کرائیں"...... دوسری طرف سے مارتھر نے
"ایک لفظ عمران، دوسرا لفظ نوٹ کرو۔ پرنس آف ڈھمپ"۔

"یس باس۔ نوٹ کر لئے ہیں"...... مارتھر نے جواب دیا۔
"ایس وی ایس کے کمپیوٹر میں دنیا کے تمام ممالک کی زبا
کے کچھ نہ کچھ الفاظ فیڈ ہوتے ہیں۔ تم چیک کر کے بتاؤ کہ
پاکیشیائی زبان کے الفاظ بھی اس میں فیڈ ہیں یا نہیں"......
نے کہا۔
"یس باس۔ ہولڈ کریں۔ میں چیک کرتا ہوں"...... مارتھ
جواب دیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی د
رائٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔
"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد مارتھر کی آواز سنائی دی۔
"کیا معلوم ہوا"...... رائٹ نے پوچھا۔
"یس باس۔ کمپیوٹر میں پاکیشیائی زبان کے دس فقرے
ہیں"...... مارتھر نے جواب دیا۔
"ویری گڈ۔ اب جو الفاظ میں نے بتائے ہیں انہیں بھی فیڈ
ان فقروں کے ساتھ اور اس کے بعد مونز کو مسلسل چیک کرو
جیسے ہی ان لوگوں کی ٹریسنگ ہو تم نے فوری مجھے کال کرنی ہے
میرا نیا نمبر نوٹ کرو"...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر بتا دیا۔
"یس باس۔ نصف گھنٹے بعد یہ فیڈنگ مکمل ہو جائے گی۔
کے بعد ہم چیکنگ شروع کر دیں گے"...... مارتھر نے جواب دیا
"اوکے"...... رائٹ نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور

رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی
اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی
آن کر کے اس پر اپنا پسندیدہ چینل لگایا اور پھر شراب پینے اور ٹی وی
دیکھنے میں مصروف ہو گیا کیونکہ اب اس کے پاس اس کے سوا اور
کوئی کام ہی نہ تھا۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی آف کیا
اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے کہا۔
"مارتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے مارتھر کی
پرجوش آواز سنائی دی تو رائٹ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا پتہ لگ گیا ہے ان کا"...... رائٹ نے کہا۔
"یس باس۔ ایس وی ایس نے چند منٹ میں ہی کاشن دینا
شروع کر دیا ہے اور یہ کاشن واروک کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹی ٹو سے
مسلسل مل رہا ہے"...... مارتھر نے کہا۔
"ٹھیک ہے سے چیک کرتے رہو"...... رائٹ نے کہا اور کریڈل
دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔
"ڈیوک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔
"رائٹ بول رہا ہوں ڈیوک"...... رائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ حکم "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارا گروپ موجود ہے "...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ موجود ہے "...... ڈیوک نے کہا۔

"وارو ک کالونی کی کوٹھی نمبر اینی نو میں پاکیشیائی ایجنٹ م
ہیں ۔ گروپ کو لے کر وہاں جاؤ اور وہاں کوٹھی کے اندر ایک
تھری گیس خاصی تعداد میں فائر کر کے اندر جاؤ اور وہاں موجو
کو اٹھا کر اپنے پوائنٹ پر لے جاؤ اور پھر مجھے کال کرو ۔ میرا ج
نوٹ کر لو "...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتا دیا۔

"یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انتہائی احتیاط کرنا ۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کوٹھی
نگرانی کا کوئی بندوبست کر رکھا ہو ۔ یہ انتہائی خطرناک ترین ا
ہیں "...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ آپ بے فکر رہیں "...... دوسری طرف سے کہا گ
رائٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد
کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رائٹ بول رہا ہوں "...... رائٹ نے تیز لہجے میں کہا
"مارتھر بول رہا ہوں باس ۔ ایس ڈی ایس کاشن اچانک بند
گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے اس لئے نہ وہ ا

ہے ہیں اور نہ کاشن مل رہا ہو گا "...... رائٹ نے کہا۔

"تو کیا اب چیکنگ بند کر دی جائے "...... مارتھر نے پوچھا۔

"ہاں ۔ اب چیکنگ کا کیا فائدہ ۔ اب تو انہوں نے ہلاک ہی ہونا
ہے "...... رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ کچھ دیر بعد گھنٹی ایک بار
پھر بج اٹھی تو رائٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رائٹ بول رہا ہوں "...... رائٹ نے کہا۔

"ڈیوک بول رہا ہوں باس ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی
ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں "...... رائٹ نے مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ
اب اپنے سامنے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد
ہی واپس لوٹے گا۔

عمران کے ذہن میں دھماکے ہوئے اور ان دھماکوں کی وجہ سے
اس کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلنا شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد
عمران کی آنکھیں کھلیں تو لاشعوری طور پر عمران نے اٹھنے کی
کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس نے حیرت بھرے
انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ
وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا ایک
کرسی پر موجود تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح راڈز میں
جکڑے ہوئے موجود تھے جبکہ سامنے کرسی پر رائٹ بڑے فاتحانہ
انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دو مشین گن بردار کھڑے تھے
جبکہ ایک آدمی قطار کے سب سے آخر میں موجود صفدر کے بازو میں
انجکشن لگا رہا تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔
"تمہیں ہوش آ گیا عمران"۔۔۔ رائٹ نے عمران سے مخاطب

ہو کر کہا۔
"عمران۔ کون عمران۔ میرا نام تو مائیکل ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا تو رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔
"ایک بار تم اسی انداز میں مجھے احمق بنا چکے ہو اور بے چاری
باکاری تمہارے اس انداز کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر گئی ہے۔
دوسری بار ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم نے شاید غور سے اپنے ساتھیوں کو
نہیں دیکھا۔ یہ سب اپنے اصل چہروں میں ہیں"۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا
تو عمران نے چونک کر ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے
سارے ساتھی واقعی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ
وہ بھی اپنے اصل چہرے میں تھا۔
"اس بار پانی سے تمہارا سپیشل میک اپ آسانی سے صاف ہو
گیا ہے حالانکہ پہلے ایسا نہیں ہوا تھا۔ بہرحال جو کچھ بھی تھا مجھے اس
سے غرض نہیں ہے۔ اب تم یہاں جکڑے ہوئے موجود ہو اور یہ بھی
بتا دوں کہ تمہاری کرسیوں کے راڈز کے جو بٹن کرسیوں کے عقب
میں موجود ہیں انہیں ٹھونک کر پھیلا دیا گیا ہے اس لئے اب یہ راڈز
سوائے کاٹے جانے کے اور کسی صورت کھل ہی نہیں سکتے۔ تم چاہو
تو بے شک ٹانگ موڑ کر بٹن کو پریس کرنے کی کوشش کر سکتے ہو
میں کوئی مداخلت نہیں کروں گا"۔۔۔۔۔ رائٹ نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

"تم نے ہمارا سراغ کیسے لگایا" ... عمران نے پوچھا۔

"بڑی آسانی سے۔ ایس وی ایس کی وسیع رینج مشینری ناراک سے منگوائی تھی اور اسے پورے موزز میں پھیلا دیا گیا۔ تمہارا نام عمران اور پرنس آف ڈھمپ کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر میں فیڈ شدہ پاکیشیائی زبان کے فقرے بھی ایج کر دیئے گئے۔ نتیجہ یہ کہ ایس وی ایس نے کاشن دینا شروع کر دیا کہ تم واروک کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ٹو میں موجود ہو جس پر میں نے اپنے گروپ کو وہاں بھیجا۔ میرے حکم پر انہوں نے وہاں ایسی خصوصی اور زود اثر گیس فائر کر دی جس کا اینٹی صرف میں جانتا ہوں اور پھر تمہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھا کر یہاں لایا گیا اور پھر میں نے پہلے ان کرسیوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر تمہیں ہوش میں لایا گیا"...... رائٹ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ایس وی ایس ابھی تک کام کر رہی ہے" ... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال تو میں نے اسے بند کرا دیا ہے لیکن وہ کسی بھی وقت کام کر سکتی ہے ورنہ وہ یہاں کا کاشن دینا شروع کر دیتی"۔ رائٹ نے کہا۔

"اب تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ صرف تمہاری موت۔ میں نے اس لئے تمہیں بے ہوشی کے دوران ہلاک نہیں کیا کہ تمہیں حق حاصل ہے کہ مرنے

سے پہلے تمہیں سب کچھ معلوم ہو سکے۔ ویسے مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ اگر تم نے کوئی بات کرنی ہو تو بے شک کر لو" ... رائٹ نے کہا۔

"ویری گڈ۔ نرم دلی اور رحم دلی اسی کو کہتے ہیں۔ تم نے ہمارے آزاد ہونے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں اور ہم نے بہرحال مرنا تو ایک روز ہے ہی البتہ کیا تم یہ بتاؤ گے کہ تم بے ہوش مارتھا کو کہاں چھوڑنے گئے تھے" ... عمران نے کہا تو رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سب ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرنا چاہتے ہو۔ وہ میں ویسے ہی بتا دیتا ہوں کیونکہ اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی روحیں تو وہاں جا سکتی ہیں لیکن تم خود وہاں نہیں جا سکتے" ... رائٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارتھا کو تم نے سب ہیڈ کوارٹر پہنچایا ہے۔ کیوں" ... عمران نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"چیف سٹاچو مارتھا کے پیچھے شروع سے ہی پاگل ہے۔ نجانے اس مارتھا نے اس پر کیا جادو کر رکھا ہے۔ اب بھی چیف نے حکم دیا تھا کہ مارتھا کو اس کے پاس پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اسے وہاں پہنچا دیا اور مجھے شک پڑا تھا کہ جب میں ریڈ پوائنٹ سے باہر نکل رہا تھا تو تم لوگ وہاں باہر سڑک پر موجود تھے۔ البتہ یہ بات بہت دیر

بعد میرے شعور میں اجاگر ہوئی لیکن اس وقت تک تم ریڈ پوائنٹ پر رچرڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے جا چکے تھے"۔ رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا رہے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گے پوچھ کر"...... رائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنی خلش مٹانا چاہتا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"سب ہیڈ کوارٹر سٹار ٹاؤن میں ہے۔ اوپر کلب ہے۔ مساگر کلب۔ نیچے تہہ خانوں میں سب ہیڈ کوارٹر ہے"...... رائٹ نے جواب دیا۔

"کیا اس کا راستہ کلب سے ہے یا علیحدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"علیحدہ بھی ہے اور کلب سے بھی ہے لیکن اب یہ دونوں راستے بند ہیں اور صرف چیف سٹاچو کے حکم پر کھولے اور بند کئے جاتے ہیں"...... رائٹ نے کہا۔

"چیف سٹاچو سے کیسے رابطہ ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کلب کا مینجر ہنری فون پر بات کرتا ہے۔ اس کے پاس سپیشل لائننگ ہے۔ ویسے سپیشل ٹرانسمیٹر پر براہ راست بات بھی ہو سکتی ہے"...... رائٹ نے جواب دیا۔

"تم نے ساری عمر تو سرکاری ایجنسی میں گزاری ہے اب اپنا بڑھاپا کیوں خراب کرتے پھر رہے ہو۔ دہشت گرد تنظیم میں شامل ہو کر"...... عمران نے کہا تو رائٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اسے چھوڑو اور اب بتاؤ کہ کیا تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا کچھ دیر اور انتظار کیا جائے"...... رائٹ نے کہا۔

"کیا ہمیں ہلاک کرنا تمہارے بس میں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت میرے بس میں ہے"...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"اوکے۔ اب آخری فرمائش۔ اس کے بعد تمام فرمائشیں بند"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"صرف دس منٹ ہمیں اکیلا چھوڑ دو۔ اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ تاکہ ہم اس تنہائی میں اطمینان اور سکون سے دعا مانگ سکیں"...... عمران نے کہا تو رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"دس منٹ نہیں نصف گھنٹہ لے لو۔ تم یا تمہارے ساتھی اس راڈز سے آزاد نہیں ہو سکتے"...... رائٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے وہاں موجود تینوں مشین گن برداروں کو بھی باہر جانے کی اشارہ کیا اور خود بھی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ رائٹ کیوں اس قدر ڈھیل دے رہا ہے"......

صفدر نے رائٹ کے جاتے ہی کہا۔

"وہی احساس تفاخر کہ ہم بے بس ہیں اور وہ جب چاہے جو چاہے کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب ان راڈز سے چھٹکارہ کیسے ہو گا"..... اب بار تنویر نے کہا۔

"صالحہ اگر چاہے تو ہم راڈز سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے رائٹ اور اس کے ساتھیوں کو باہر بھجوایا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں۔ وہ کیسے۔ میں نے تو اپنے طور پر بے حد کوشش کی ہے لیکن راڈز بے حد تنگ ہیں"..... صالحہ نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کرسی سب سے آخر میں ہے۔ اس کے بعد کچھ فاصلے پر موجود دیوار ہے۔ کرسیوں کے پائے فرش میں گڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ تم اچھل کر اس کا رخ موڑ سکتی ہو۔ جیسے ہی تمہاری کرسی کا رخ دیوار کی طرف ہو گا اس کی پشت تمہارے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف ہو جائے گی اور اس طرح وہ بٹن جسے پریس کر دیا گیا ہے جولیا کو نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ جولیا اس بٹن پر جوتی کی نوک سے ضرب لگانے کی بجائے اوپر نیچے دائیں بائیں ضرب لگائے گی اور راڈز کھل جائیں گے"..... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب۔ ان کے کنارے تو چوٹ کھا کر اور

دب گئے ہوں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ رائٹ کسی بھی لمحے واپس آ سکتا ہے"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صالحہ نے پیروں کو فرش پر رکھ کر اپنے جسم کو اوپر کی طرف اچھالا تو کرسی کچھ اوپر کو اٹھ کر واپس فرش پر گری تو اس کا رخ کسی حد تک بدل گیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد صالحہ نے دو تین بار اٹھ کر اسی انداز کی کوشش کی تو کرسی کا رخ باقاعدہ طور پر بدل گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے ایک پیر سے جوتی کی نوک اس بٹن کے چاروں طرف زور زور سے مارنا شروع کر دی لیکن راڈز نہ کھلے البتہ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور رائٹ تیزی سے اندر داخل ہوا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"اوہ۔ تو تم راڈز سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نانسنس۔ حالانکہ میں نے بتایا ہے کہ ایسا ممکن نہیں رہا اور اب تمہیں مزید مہلت نہیں دی جا سکتی"..... رائٹ نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جان بچانے کی کوشش کرنا تو فرض ہوتا ہے رائٹ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ رائٹ کے پیچھے تین مسلح افراد بھی اندر داخل ہو گئے تھے۔

"اس لڑکی کی کرسی کو سیدھا کرو۔ اب ان کا خاتمہ ترتیب سے ہو گا۔ پہلے اس لڑکی کو اور پھر آخر میں عمران کو گولی ماری جائے گی"..... رائٹ نے کہا تو اس کے ساتھی جن کے کاندھوں سے

مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مل کر
صالحہ کی کرسی اٹھا کر سیدھی کر کے چھوڑا تو ایک دھماکے کے ساتھ
کرسی فرش پر گری ہی تھی کہ اچانک کھٹک کھٹک کی آواز کے ساتھ
ہی صالحہ کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور دوسرے لمحے
ایک آدمی چیختا ہوا اچھل کر اپنے دوسرے ساتھی سے ٹکرایا۔ صالحہ
نے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر مڑتے ہوئے ایک آدمی کو دھکا
دے کر دوسرے پر گرا دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ رائٹ صورت
حال سمجھتا جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح صالحہ اڑتی ہوئی سیدھی
رائٹ سے ٹکرائی اور رائٹ چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ قلابازی
کھا کر اس کے عقب میں گئی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی
تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ہونقوں کی طرح منہ کھولے کھڑا تیسرا آدمی اور
نیچے گر کر اٹھتے ہوئے دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ
یکلخت رائٹ کا جسم کسی توپ کے گولے کی طرح اڑتا ہوا صالحہ سے
ٹکرایا اور صالحہ چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری۔ اس نے رائٹ سے
ٹکرا کر اس کا مشین پسٹل چھین لیا تھا جس سے اس نے ان تینوں پر
فائر کھول دیا تھا۔ وہ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک
طرف جا گرا تو رائٹ بجلی کی سی تیزی سے اس مشین پسٹل پر جھپٹا
لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل اٹھا کر سیدھا ہوتا صالحہ اچھل کر
نہ صرف سیدھی ہوئی بلکہ اس نے رائٹ پر چھلانگ لگا دی لیکن
دوسرے لمحے صالحہ چیختی ہوئی اچھل کر ایک دھماکے سے سائیڈ پر جا

گری۔ رائٹ نے گھوم کر اٹھتے ہوئے صالحہ کو صرف ہاتھ لگایا تھا اور
صالحہ ضرب کھا کر اچھل کر سائیڈ پر جا گری تھی اور رائٹ سیدھا ہوا
اور اس نے تیزی سے گھوم کر مشین پسٹل کا رخ صالحہ کی طرف کیا
ہی تھا کہ یکلخت رائٹ ایک بار پھر چیختا ہوا لڑکھڑا کر ایک سائیڈ پر
ہوا اور مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک بار پھر دور جا گرا
تھا۔ صالحہ نے انتہائی حیرت انگیز طور پر ایک مشین گن کو نال سے
پکڑ کر اچانک رائٹ کی طرف پوری قوت سے پھینکا تھا اور مشین
گن تیزی سے گھومتی ہوئی رائٹ کے سینے اور ہاتھوں سے ٹکرائی تھی
لیکن رائٹ صرف لڑکھڑا کر سائیڈ پر ہوا تھا۔ وہ نیچے نہیں گرا تھا جبکہ
صالحہ اب اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی اور اس طرح سانس لے رہی
تھی جیسے دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ رائٹ چند لمحوں تک بڑی کینہ
توز نظروں سے صالحہ کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے یکلخت اس پر
چھلانگ لگا دی۔ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہٹی لیکن رائٹ
بلیک ایجنسی کا انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ اس کا جسم فضا میں
گھوم گیا اور دوسرے لمحے کمرہ صالحہ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی
کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ رائٹ کی ضرب کھا کر اچھل کر
سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی تھی جبکہ رائٹ ایک لمحے کے لئے قدموں پر
کھڑا رہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک بار پھر پوری قوت سے صالحہ پر
چھلانگ لگا دی۔ وہ شاید اب صالحہ کا خاتمہ کرنے پر ہی تل گیا تھا
لیکن دوسرے لمحے کمرہ رائٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا

کیونکہ صالحہ جو دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری تھی تیزی سے کروٹ
کر سائیڈ پر ہوئی اور رائٹ کو بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھ
اور اس نے اپنا سر دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے دونو
سامنے دیوار پر رکھے ہی تھے کہ یکلخت صالحہ تڑپی اور اس کے سا
اس کا جسم پوری قوت سے رائٹ کی پشت سے ٹکرایا اور ر
دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر اپنے آپ کو سنبھالنے میں مصروف تھ
ہوا اچھل کر دیوار سے ٹکرایا اور پھر سائیڈ پر جا گرا جبکہ صالحہ اچھ
پھر اٹھ کر سائیڈ پر جا کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہ
آوازوں کے ساتھ ہی رائٹ کے حلق سے نکلنے والی کربناک
کمرہ گونج اٹھا۔ صالحہ کے ہاتھ میں رائٹ کا ہی مشین پسٹل
مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں تواتر سے رائٹ کے جسم میں
چلی جا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد ہی رائٹ کا جسم ساکت ہو
اس کا جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ کچھ گولیاں بچا لو ہمارے
اچانک عمران نے کہا تو صالحہ کی انگلی ٹریگر سے ہٹ گئی اور
اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

"ویل ڈن صالحہ۔ آج تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں
کا حق ادا کر دیا ہے ورنہ رائٹ جیسے انتہائی تربیت یافتہ ایجن
اس انداز میں لڑنا اور پھر اسے ہلاک کرنا میرے لئے بھی خاص
ہو جاتا"...... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت جگمگا سا اٹھا۔

اب ہم کیسے آزاد ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔
"اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ کچھ گولیاں ہمارے لئے بچا لو۔
صالحہ تم ہر کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پر فائر کرو۔ اس طرح راڈز
کھل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی پہلے عمران
کی کرسی کے عقب میں پہنچی اور اس نے فائر کھول دیا۔ فائر کے ساتھ
ہی کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کی کرسی کے راڈز
غائب ہو گئے اور پھر صالحہ نے اسی طرح باقی سب ساتھیوں کو بھی راڈز
کی گرفت سے آزاد کرا دیا۔

"عمران صاحب۔ صالحہ کے راڈز اچانک کیسے غائب ہو گئے
ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔
"ارے ہاں۔ یہ اچانک کیا ہوا تھا۔ میں تو خود سمجھ نہیں
سکی"...... جولیا نے کہا۔

"جو کام تم کر رہی تھی وہ ان آدمیوں نے مکمل کر دیا جنہوں نے
صالحہ کی کرسی اٹھا کر اسے سیدھا کر کے چھوڑا تو اس طرح لگنے والے
جھٹکے نے اپنا کام دکھایا جو اب صالحہ نے فائرنگ کر کے کیا ہے۔
لیسڈ بٹن ایک زور دار جھٹکے سے بھی کھل سکتا تھا۔ ویسے
بھی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سناپچو اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو سناپچو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سناپچو نے کہا۔

"فشر کی سپیشل کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"فشر کی سپیشل کال۔ اوہ۔ بات کراؤ اس سے"...... سناپچو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں فشر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے فشر۔ کیوں سپیشل کال کی ہے"...... سناپچو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ رائٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سناپچو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کب۔ کیسے۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... سناپچو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے چیف"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو میری توقع سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔ پہلے انہوں نے باکاری کا خاتمہ کر دیا اور اب رائٹ جیسا شخص بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ کیسے ہوا یہ سب"...... سناپچو نے کہا۔

"ڈیوک کے اسسٹنٹ رابنسن نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان کے سپیشل پوائنٹ پر رائٹ اور ڈیوک دونوں کی لاشیں موجود ہیں۔ میں بے حد حیران ہوا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ڈیوک کو رائٹ کی کال ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ وارڈک کالونی کی کوٹھی نمبر ... نو میں موجود ہیں۔ ڈیوک اپنے گروپ کے ساتھ وہاں جائے اور وہاں خصوصی بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے ان سب کو اپنے سپیشل پوائنٹ پر لے جا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دے اور پھر اسے اطلاع کرے۔ ڈیوک نے حکم کی تعمیل کر دی اور دو عورتیں اور چار مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں اس کوٹھی سے لا کر ڈیوک نے اپنے سپیشل پوائنٹ پر راڈز میں جکڑ دیا اور رائٹ کو اطلاع دی۔ رابنسن بھی اس کے ساتھ تھا۔ پھر رائٹ وہاں پہنچ گیا۔

اس کے حکم پر راڈز کے بٹن پریسڈ کر کے ناکارہ کر دیئے گئے تاکہ
پاکیشیائی ایجنٹ انہیں کھول نہ سکیں ۔ پھر رابنسن کو کسی کام کی
وجہ سے ڈیوک نے کلب بھجوا دیا۔ اب رابنسن نے ڈیوک سے رابطہ
کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر رابنسن
خود وہاں گیا تو وہاں رائٹ، ڈیوک اور اس کے دو آدمیوں کی لاشیں
موجود تھیں جبکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہو چکے تھے ۔ رابنسن نے
مجھے اطلاع دی اور میں اس اطلاع پر خود وہاں گیا کیونکہ مجھے اس
رپورٹ پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن وہاں واقعی ایسا ہی تھا۔ ڈیوک ا
کے ساتھیوں اور رائٹ کی لاشیں ٹارچنگ روم میں پڑی ہوئی
تھیں ۔ رابنسن نے بتایا کہ وہاں خصوصی مشینیں نصب ہیں
سے میں نے انہیں چیک کیا تو جو صورت حال نظر آئی اس کے مطابق
باس رائٹ بے حد مطمئن تھا لیکن اچانک ایک عورت نے ر
کھول لئے اور پھر اس عورت نے ہی ڈیوک اور اس کے دو ساتھیوں
کا مشین پسٹل سے خاتمہ کیا۔ اس کے بعد اس عورت اور با
رائٹ کے درمیان خوفناک مقابلہ ہوا لیکن وہ عورت باس رائٹ
فائر کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور طرح باس رائٹ ہلاک ہو گئے
اس کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے "...... فشر نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ رائٹ سے سب ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں کچھ نہیں پوچھ سکے "...... سٹانچو نے کہا۔

" باس رائٹ سے ان کی اس موضوع پر بات ہوئی تھی اور باس
نے انہیں مساگر کلب کے بارے میں بتایا تھا "...... فشر نے جواب
دیا۔

" گڈ شو ۔ اس کا مطلب ہے کہ رائٹ اصل بات پھر بھی چھپا گیا
گڈ شو ۔ میں اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ کہیں رائٹ سے انہوں نے
سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ کر لی ہوں "۔
سٹانچو نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" باس رائٹ نے انہیں ایس ڈی ایس کے بارے میں بتا دیا تھا
لیکن یہ نہیں بتایا کہ ایس ڈی ایس کہاں نصب ہے "...... فشر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ لیکن اب اس گروپ کا خاتمہ ہر صورت
میں ہونا چاہئے ۔ میں اب تک مطمئن تھا کہ رائٹ جیسا آدمی لامحالہ
یہ کام کر لے گا لیکن اب رائٹ کے اس طرح خاتمہ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ لوگ آسانی سے ہلاک ہونے والے نہیں ہیں۔ ان کے لئے
ناراک سے خصوصی گروپ منگوانا پڑے گا "...... سٹانچو نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے چیف ۔ اصل میں باس رائٹ
ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں۔ وہ ان
لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتے تو یہ انتہائی آسانی
سے ہلاک ہو سکتے تھے ۔ فلم کی وجہ سے میں نے ان کے قد وقامت
وغیرہ بھی اچھی طرح چیک کر لئے ہیں۔ ویسے بھی ایس ڈی ایس کے

ذریعے انہیں ایک بار پھر آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... فشر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ تم رائٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ اور اس پورے گروپ کو سنبھال لو لیکن مجھے جلد از جلد ان پاکیشیائیوں کی لاشیں چاہئیں"...... سٹاپچو نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔ میں اپنے گروپ کو مساگر کلب کے اندر اور باہر تعینات کر دیتا ہوں۔ لامحالہ ان لوگوں نے وہاں ریڈ کرنا ہے اور وہاں انہیں آسانی سے ٹریپ کر کے ختم کیا جا سکتا ہے۔ آپ کلب کے مینجر ہنری کو یہ حکم دے دیں کہ وہ مجھ سے پورا پورا تعاون کرے۔ پھر دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں"...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں"...... سٹاپچو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز پر موجود ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا تاکہ رائٹ کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج اور مساگر کلب کے مینجر ہنری کو نئے آرڈر دیئے جا سکیں۔ ویسے اسے فشر کی صلاحیتوں پر بھی مکمل اعتماد تھا کیونکہ فشر کا تعلق بھی ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے طویل عرصے تک رہا تھا اور اس کا بھی رائٹ کی طرح علیحدہ گروپ تھا اور یہ گروپ بھی ہارج کے تحت خصوصی مشنز پر کام کرتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ اس نے پہلے والی کوٹھی چھوڑ دی تھی جہاں سے رائٹ نے انہیں ٹریس کر کے اغوا کیا تھا اور اس کالونی میں بھی اس نے فون پر ایک اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کر لی تھی۔ یہاں پہنچ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو خصوصی طور پر ہدایت کی کہ نہ وہ پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ منہ سے نکالیں اور نہ ہی اس کا نام یا پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ کسی طرح بھی بولے جائیں ورنہ ایس وی ایس انہیں دوبارہ ٹریس کر لے گا اور اس بار انہیں بے ہوش کر کے ہوش میں لانے کا بھی تکلف نہ کیا جائے گا۔

" آپ یہ ہدایات زبانی دے رہے ہیں۔ کیا اس طرح ہم ٹریس نہ ہو جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" رائٹ نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے ٹریس ہو جانے کے بعد اس نے ایس وی ایس کو آف کر دیا تھا اور ظاہر ہے جب تک انہیں کوئی

لاش دستیاب نہیں ہو گی تب تک اسے دوبارہ اوپن نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ انتہائی مہنگا سسٹم ہے اور اسے مسلسل اور طویل عرصے تک اوپن نہیں رکھا جا سکتا۔ بہرحال یہ کسی بھی وقت اوپن ہو سکتا ہے اور اگر ہمارے منہ سے کوئی لفظ نکل گیا تو ہم فوری ٹریس ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا مساگر کلب پر ریڈ کرنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن ہمیں وہاں اندھا دھند ریڈ نہیں کرنا کیونکہ رائٹ کی لاش ملتے ہی یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے رائٹ سے مساگر کلب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور پھر وہاں لامحالہ خصوصی انتظامات کرئے گئے ہوں گے اس لئے ہم نے وہاں پہنچ کر فی الحال تو جائزہ لینا ہے اس کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو اس منصوبہ بندی پر۔ خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کرتے ہو اور دوسروں کا بھی۔ تم یہیں رہو میں دیگر ساتھیوں کے ساتھ جا کر وہاں ریڈ کرتا ہوں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا مقابلہ کرتے ہیں"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اس سے ہارج جیسی بین الاقوامی تنظیم ختم ہو جائے گی۔ کیا وہ دوسرا سب ہیڈ کوارٹر نہیں بنا سکتے۔ کیا ان کے پاس وسائل اور آدمیوں کی کمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ پھر کیا کرنا ہے"...... تنویر نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری بات تو اس لئے ٹھیک ہے کہ تم اس کا کھلے دل سے اعتراف کر لیتے ہو۔ البتہ مارگریٹ بتائے گی کہ میری بات ٹھیک ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ جس طرح کے حالات جا رہے ہیں کہ ایک کے بعد دوسرا گروپ سامنے آ جاتا ہے اور جس طرح کی جدید مشینری ہمارے خلاف استعمال کی جا رہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالات دن بدن ہمارے خلاف ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ہارج کے پاس نہ وسائل کی کمی ہے اور نہ ہی آدمیوں کی لیکن پھر ہم یہاں کیا کرتے پھر رہے ہیں"...... اس بار صالحہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میری ٹھیک کہہ رہی ہے مائیکل۔ ہمیں بہرحال اس بارے میں وضاحت چاہئے کہ یہ مشن کیا ہے اور کس طرح مکمل ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مشن صرف سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا نہیں ہے بلکہ سب ہیڈ کوارٹر سے ہم نے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر مین ہیڈ کوارٹر کی بڑی شخصیات کا خاتمہ کرنا ہے۔ تب ہی یہ تنظیم ختم ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے بھی ایسا ہی سوچا ہے۔ جب تک مین ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک ہارچ تنظیم ختم نہیں ہو سکتی اور جب تک ہارچ ختم نہ ہو اس وقت تک پاکیشیائی ڈیم اور دیگر تنصیبات محفوظ نہیں ہو سکتیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس سب ہیڈ کوارٹر میں صرف داخل ہوا جائے گا یا کیا کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج سٹاچو ہے جس کی عورت مارتھا ہے۔ اگر مارتھا ہاتھ لگ جاتی تو معاملات آسان ہو جاتے لیکن رائٹ اسے صرف چند منٹوں کے فرق سے نکال کر لے گیا۔ بہرحال اب سٹاچو کو ہم نے وہاں سے اغوا کرنا ہے اور اس سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دینا ہے تاکہ فوری طور پر پاکیشیا کے خلاف خطرہ ٹل جائے۔ پھر سٹاچو سے ہمیں مین ہیڈ کوارٹر یا اس کی کسی اہم شخصیت کے بارے میں معلومات ملیں گی اور پھر ہمارے مشن کا آخری مرحلہ شروع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ کام میرے ذمے لگا دو۔ میں سٹاچو کو یہاں لے آتا ہوں

اور سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دوں گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔ تنویر نے کہا۔

"راشیل ٹھیک کہہ رہا ہے مسٹر مائیکل۔ ہمیں اب واقعی ڈائریکٹ ایکشن کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم سب ڈائریکٹ ایکشن کے تحت مشن مکمل کرو جبکہ میں اس سلسلے میں علیحدہ کام کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم علیحدہ کام نہیں کرو گے بلکہ ہمارے ساتھ ہی رہو گے۔ سنا تم نے۔ خواہ مخواہ اپنی اہمیت نہ بنایا کرو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس مارگریٹ۔ آپ اسے مجبور نہ کریں۔ آپ لیڈر بن جائیں لیکن کریں ڈائریکٹ ایکشن"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ چلو اٹھو"...... جولیا نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے۔ ارے۔ بغاوت اور وہ بھی میرے سامنے۔ ارے چیف نے مجھے لیڈر بنا کر بھیجا ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میرا ووٹ آپ کے ساتھ ہے۔ ہمیں اندھا دھند کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

"تو پھر یہاں بیٹھ کر سوچتے رہو۔ آؤ مارگریٹ"...... تنویر نے بھڑک کر کہا۔

" مسٹر مارشل آپ کیا کہتے ہیں"...... جولیا نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری مس مارگریٹ ۔ ہمیں بچوں جیسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے یہ انتہائی اہم مشن ہے ۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا منہ بنا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۔ سوچتے رہو ۔ منصوبے بناتے رہو۔ وقت ضائع کرتے رہو"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے کہا اور وہ بھی اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے نہ چاہنے کے باوجود بیٹھنے پر مجبور ہو رہا ہو۔

" اب آپ اپنی منصوبہ بندی بتائیں مسٹر مائیکل"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" منصوبہ تو کب سے بنا ہوا ہے لیکن بندی ہاں ہی نہیں کر رہی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" بس یہی اصل مصیبت ہے ۔ نہ وقت دیکھنا اور نہ حالات ۔ ایک ہی احمقانہ مذاق کرنا شروع کر دیتا ہے"......جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وقت اور حالات دیکھتے دیکھتے تو یہ نوبت آ گئی ہے کہ سر کے بال سفید ہو رہے ہیں۔ کمر جھک گئی ہے اور منہ میں دانت ہی نہیں رہے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

" مسٹر مائیکل ۔ ہمیں باہر کی نگرانی کرنا چاہئے ۔ ایسا نہ ہو کہ پھر اچانک ہم کسی چکر میں پھنس جائیں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو ہم تینوں باہر جا کر نگرانی کریں"...... صفدر نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید جان بوجھ کر یہ بات کی تھی تاکہ اس طرح بات کا رخ بدل جائے ورنہ اسے عمران کا جو موڈ نظر آ رہا تھا اس کے مطابق جھگڑا کافی حد تک بڑھ سکتا تھا۔

" لیکن اصل نگرانی تو یہاں ہونی چاہئے ۔ جہاں مجھ جیسا معصوم اور بھولا بھالا نوجوان موجود ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تم بھولے بھالے اور معصوم ہو ۔ تم جیسا خرانٹ دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا"...... جولیا نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ بھی عمران کی بات سن کر بدل گیا تھا۔

" کیسے پیدا ہو سکتا ہے جب تک منصوبہ بندی کا ساتھ نہ ہو۔ کیوں راشیل"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔

" مسٹر مائیکل ۔ میرا خیال ہے کہ اب آپ ضرورت سے زیادہ بے باک ہوتے جا رہے ہیں۔ اب آپ کو خواتین کی موجودگی کا بھی خیال نہیں رہتا"...... صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خواتین کی موجودگی تو بے حد ضروری ہوتی ہے۔ آپ بے شک صفدر سے پوچھ لیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ کیا آپ کو کسی کال کا انتظار ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے کس نے کال کرنا ہے ۔ اس کال کے انتظار میں تو مدتوں سے کنوارہ پھر رہا ہوں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ارے مبارک ہو ۔ کال آگئی ۔ تم واقعی بڑے خوش زبان ہو ۔ دس سال پہلے یہی بات کر دیتے تو کیا حرج تھا"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"والکسن بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ مارکیٹ بے حد تیز جا رہی ہے ۔ سرمایہ کاری مسلسل بڑھتی جا رہی ہے اور اب ایک اور پارٹی بھی میدان میں آ گئی ہے ۔ وہ آپ کی کمپنی کو ہر صورت میں مارکیٹ سے آؤٹ کرنے پر تلی ہوئی ہے اس لئے آپ ضروری اقدامات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مارکیٹ گروپ کے مینجر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مارکیٹ گروپ کے مینجر کو اس کا علم ہے لیکن اس تک اپروچ نہیں ہو سکتی کیونکہ نئی پارٹی ان کو انتہائی سختی سے کوریج کر رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا نام ہے اس نئی پارٹی کا"...... عمران نے کہا۔

"فشر اینڈ کمپنی ۔ ایک ایکریمین ایجنسی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن عمران نے رسیور اٹھانے سے پہلے ہی پریس کر دیا تھا اس لئے والکسن کی بات چیت سارے ساتھی سنتے رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ مساگر کلب کا مینجر ہنری ہی سٹاچو کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور تم نے سنا ہے کہ فشر گروپ اب پورے سپاٹ پر کام کر رہا ہے اور یقیناً انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے رائٹ سے مساگر کلب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اس لئے انہوں نے مساگر کلب پر باقاعدہ چیکنگ کی ہوئی ہے اور خاص طور پر اس مینجر ہنری کی"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔ اس صورت میں ڈائریکٹ ایکشن واقعی کامیاب نہیں ہو سکتا ورنہ میرا خیال تھا کہ اس سے پہلے کہ انہیں یہ بات معلوم ہو ہم کارروائی کر گزریں"...... تنویر نے کہا۔ اس کی واقعی یہ فطرت تھی کہ وہ انتہائی کھلے دل کا مالک تھا۔ اس کے

ساتھ ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مساگر کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مساگر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مہذب تھا۔

"مینجر ہنری سے بات کرائیں۔ میں ناراک سے مارٹن بول رہا ہوں سٹار کلب کا جنرل مینجر"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھی باوقار اور مہذب تھا۔

"ناراک کے سٹار کلب سے جنرل مینجر مارٹن بول رہا ہوں"۔ عمران نے بھی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ عمران اس حیرت کی وجہ جانتا تھا کیونکہ سٹار کلب ناراک کا سب سے مشہور کلب تھا اور یہ کلب صرف بڑے بڑے سرکاری افسروں، بڑے بڑے صنعت کاروں اور لارڈز کے لئے مخصوص تھا۔ ایسے کلب کا جنرل مینجر جب خود کال کرے تو ہنری نے

حیران تو ہونا ہی تھا۔

"مسٹر ہنری۔ میرے ایک کلائنٹ ہیں لارڈ ناتھن۔ ایکریمیا کے سب سے بڑے لارڈ ہیں۔ وہ ایک بار آپ کے کلب کا راؤنڈ کر چکے ہیں۔ انہوں نے آپ کے کلب کی بے حد تعریف کی ہے اور خاص طور پر اس بات کی کہ آپ کی کاک ٹیل کا جواب نہیں۔ میں نے اسی لئے یہ کال کی ہے کہ کیا آپ اس کاک ٹیل کے بارے میں تفصیلات مجھے بتائیں گے۔ ہم نہ صرف آپ کے بے حد مشکور ہوں گے بلکہ ہم اس کاک ٹیل کے بارے میں باقاعدہ بورڈ لگائیں گے کہ یہ کاک ٹیل مساگر کلب کے مینجر ہنری کا تحفہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ یہ تو میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا۔ ویسے لارڈ صاحب نے یہاں اپنا تعارف نہیں کرایا ورنہ ہم ان کا خصوصی استقبال کرتے۔ یہ کاک ٹیل تو ہمارے ہاں طویل عرصے سے بنائی جا رہی ہے۔ اس کا نام بھی مساگر کاک ٹیل ہے۔ اس کے تناسب میں اصل راز ہے۔ کیا آپ خود تشریف لائیں گے"...... ہنری نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بے حد مصروف ہوں۔ میں اپنے مینجر گرناڈ کو آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں۔ وہ ان دنوں اپنے ایک ذاتی کام کے سلسلے میں مونز میں موجود ہیں۔ آپ یقیناً اس سے تعاون کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل جناب۔ آپ انہیں بھیج دیں۔ وہ کاؤنٹر پر اپنا نام اور سٹار

کلب کا کہہ دیں ۔ انہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ آپ جب بھی ناراک تشریف لائیں سٹار کلب میں آپ کا کھلے ہاتھوں استقبال کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" بے حد شکریہ ۔ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے "...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تم جیسا شیطان دوبارہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیا چکر دیا ہے ہنری کو کہ اب اس فنشر کے سارے حفاظتی اقدامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے "...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شیطان ایک ہی بار پیدا ہوا ہے دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ کو اس کاک ٹیل کے بارے میں کہاں سے علم ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

" ایئر پورٹ سے باہر ایک جہازی سائز کا پبلسٹی بورڈ لگا ہوا ہے جس پر درج ہے کہ مساگر کلب کی کاک ٹیل پوری دنیا میں مشہور ہے اور بڑے بڑے لارڈز اس کاک ٹیل کو بے حد پسند کر چکے ہیں او اسی طرح کی بہت سی باتیں لکھی ہوئی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے بھی یہ بورڈ دیکھا تھا لیکن سرسری طور پر ۔ عمران صاحب کے مشاہدے پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کا خیال رکھتے ہیں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب کیا کروں جب ایک مشاہدے سے تھک جاتا ہوں تو پھر ادھر ادھر مشاہدے شروع کر دیتا ہوں کہ شاید کوئی مشاہدہ واقعی مشاہدہ بن جائے "...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سوائے تنویر کے باقی سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے ۔ جولیا کے چہرے پر بھی چند لمحوں کے لئے جگمگاہٹ سی آ گئی تھی لیکن وہ خاموش رہی ۔

" عمران صاحب ۔ آپ کے مشاہدے میں یقیناً کوئی کسر رہ جاتی ہو گی ورنہ ایک مشاہدے میں لوگ اس قدر گم ہو جاتے ہیں کہ دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب سب کے نصیب میں مقدس مشاہدہ تو نہیں آ سکتا"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو صفدر شرمندہ سا ہو گیا اور اس کے اس انداز میں شرمندہ ہونے پر صالحہ سمیت سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے کیونکہ سب ہی سمجھ گئے تھے کہ عمران نے صالحہ کو مقدس مشاہدہ میں تبدیل کرنے کی اشارتاً بات کی ہے ۔

" کیا تم لوگوں کو یہاں صرف قہقہے لگانے اور گپیں مارنے کے لئے بھیجا گیا ہے"...... اچانک تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ارے۔تمہیں کیوں غصہ آگیا۔تمہیں تو کسی نے مشاہدے سے نہیں روکا"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔اب واقعی کام کا آغاز ہو جانا چاہئے۔ابھی تو سب ہیڈ کوارٹر کا مرحلہ درپیش ہے جبکہ مین ہیڈ کوارٹر ابھی باقی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے۔مشاہدہ ملتوی اور کام شروع۔تو میں گرناڈ کے روپ میں مینجر ہنری سے ملوں گا جبکہ تم سب علیحدہ علیحدہ بطور عام گاہک وہاں رہو گے۔اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں ریڈ کاشن دے دوں گا اور اس کے بعد جو بھی حالات ہوں ان کے مطابق تم نے کام کرنا ہے اور اگر ضرورت نہ پڑی تو پھر سارا معاملہ میں خود ہی نمٹا کر آ جاؤں گا"۔عمران نے کہا۔

"آپ اکیلے نہ جائیں کسی اور کو بھی ساتھ لے لیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔وہاں انتہائی سختی ہو گی۔خاص طور پر مینجر ہنری کے گرد اور مجھے نجانے کتنے مراحل سے گزرنا پڑے جبکہ عام آدمی کو چیک نہیں کیا جائے گا لیکن سب لوگوں کو نظروں میں نہیں آنا چاہئے۔ اب باقی تم خود سمجھ دار ہو کہ ضرورت پڑنے پر کیا ردعمل ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فنشر اپنے چار ساتھیوں سمیت مساگر کلب کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا جبکہ اس نے اپنے دس آدمیوں کو باقاعدہ کلب میں اس انداز میں پھیلایا ہوا تھا کہ وہ کلب میں آنے جانے والے ہر آدمی کو نظروں میں رکھ سکیں کیونکہ یہ کلب اعلیٰ سوسائٹی کا تھا اس لئے اس کے آدمیوں کی جیبوں میں مشین پسٹل تھے اور وہ دو دو کے گروپ میں کلب کے مختلف ہالوں میں بطور گاہک موجود تھے۔

"میں نے مینجر ہنری سے بات کر لی ہے۔سب ہیڈ کوارٹر کے راستے اور وہاں کے بارے میں صرف مینجر ہنری ہی جانتا ہے اور وہی چیف سٹاہو سے بات کر سکتا ہے اس لئے لامحالہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی نہ کسی انداز میں ہنری کو ہی گھیریں گے اس لئے تم چاروں نے ہنری کے آفس سے ملحقہ کمرے میں موجود رہنا ہے۔ہنری شک پڑنے پر یا کسی بھی شک کو محسوس کرنے پر بٹن دبائے گا تو ہنری اور اس

کمرے کی درمیانی دیوار غائب ہو جائے گی اور تم نے وہاں موجود ہنزی اور میرے علاوہ جو بھی آدمی موجود ہو اسے کور کر لینا ہے لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے فائر نہیں کھولنا کیونکہ وہاں مشکوک آدمی کے پاس اسلحہ نہیں ہوگا اس لئے ہم اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... فشر نے کہا تو اس کے چاروں آدمیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... ایک نوجوان نے کہا تو فشر نے جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ فشر کالنگ۔ اوور"...... فشر نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہنزی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنزی کی آواز سنائی دی۔

"ہنزی۔ اپنا ایک آدمی یہاں میرے کمرے میں بھیج دو تاکہ وہ میرے چار ساتھیوں کو موونگ روم میں لے جائے۔ میں نے انہیں مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ اوور"...... فشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ مجھے آپ سے مکمل تعاون کا حکم دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا گیا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہنزی۔ پاکیشیائی ایجنٹ

دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اس لئے مجھے ہر پہلو کو سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ اب دیکھو۔ میں اس لئے تمہارے ساتھ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہوں کہ تمہارا فون بھی جدید آلات کے ذریعے باہر سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اوور"...... فشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جیسے بہتر سمجھیں کریں۔ میں بہرحال تعاون کروں گا۔ اوور"...... ہنزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم آدمی بھیج دو تاکہ اس کے بعد میں تمہارے آفس میں آجاؤں اوور اینڈ آل"...... فشر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"باس۔ نجانے یہ لوگ کب آئیں اور ہمیں کب تک وہاں رہنا ہوگا"...... اسی آدمی نے بات کی جس نے پہلے بات کی تھی۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں فرانز اور ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر اس وقت شدید خطرے میں ہے۔ ہم سے پہلے رائٹ اور باکاری جیسے ایجنٹ ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب ایس وی ایس بھی ان کی نشاندہی نہیں کر پا رہا۔ اب ہمارے پاس آخری حربہ یہی رہ گیا ہے کہ ہم یہاں ان کے خلاف اس انداز کی پلاننگ کریں کہ یہ کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں اور نہ ہی سب ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی ایکشن ہو سکے۔ اس کے لئے چاہے ہمیں ساری زندگی ان کا انتظار کیوں نہ کرنا پڑے ہمیں کرنا ہوگا"...... فشر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن باس ہنری اب باقی ساری عمر اس آفس میں نہیں بیٹھا رہے گا ۔ پھر"...... فرانز نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ پر پہلے ہی ہم نے انتظامات کر رکھے ہیں ۔ بے فکر رہو ۔ جب ہنری رات گئے آفس سے اٹھے گا تو تمہاری ڈیوٹی بھی ختم ہو جائے گی"...... فشر نے جواب دیا تو فرانز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے فشر اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا۔

"آیئے جناب ۔ میں آپ کو مودنگ روم میں پہنچا دوں" ۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... فشر نے کہا۔

"نارمن جناب"...... نوجوان نے جواب دیا تو فشر نے جیب سے ڈبی فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"یس ۔ ہنری اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"جس آدمی کو تم نے مودنگ روم میں لے جانے کے لئے بھیجا ہے اس کا کیا نام ہے ۔ اوور"...... فشر نے کہا۔

"نارمن ۔ کیوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کچھ نہیں ۔ ویسے ہی چیکنگ کر رہا تھا کیونکہ ان پاکیشیائی

ایجنٹوں کے خلاف ہمیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا پڑے گا ۔ اوور اینڈ آل"...... فشر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"اوکے ۔ تم جاؤ چاروں نارمن کے ساتھ اور پوری طرح ہوشیار رہنا"...... فشر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... فرانز نے کہا اور پھر وہ چاروں نارمن کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تو فشر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ پہلے پورے کلب کا چکر لگا کر اپنے آدمیوں کو چیک کر کے ہنری کے آفس میں جائے گا اس لئے وہ اس کمرے سے نکل کر ایک ہال کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے کلب میں واقعی ایسے انتظامات کر دیئے تھے کہ کسی مشکوک آدمی کا ہنری تک پہنچنا ہر لحاظ سے محال ہو چکا تھا اور اگر کوئی پہنچ بھی جاتا تو نہ صرف وہاں فشر خود موجود ہوتا بلکہ مودنگ روم میں اس کے چار مسلح ساتھی بھی موجود تھے اس لئے مشکوک آدمی کا زندہ بچ کر نکل جانا ہی ناممکن تھا۔

عمران ایکریمین میک اپ میں تھا اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت
کار میں کلب کے قریب پہنچا تھا۔ کلب سے کچھ پہلے عمران نے کار
رکوائی اور پھر خود نیچے اتر کر وہ پیدل ہی کلب کی طرف چل پڑا۔ اس
کے ساتھیوں نے عام گاہک کے انداز میں دو دو گروپس کی صورت
میں وہاں جانا تھا اس لئے ان کا یہی پروگرام تھا کہ وہ کار کو قریب ہی
کسی پارکنگ میں چھوڑ کر خود پیدل ہی اندر جائیں گے۔ گروپس میں
جولیا اور تنویر ایک گروپ اور صالحہ اور کیپٹن شکیل دوسرا گروپ تھا
جبکہ صفدر اکیلا تھا۔ صفدر نے خود ہی صالحہ کے ساتھ گروپ بنا کر
اندر جانے سے انکار کر دیا تھا کہ اس طرح اس کی کارکردگی میں فرق
پڑ سکتا تھا اس لئے صالحہ نے ناراض ہو کر خود ہی کیپٹن شکیل کو اپنے
ساتھ شامل کر لیا تھا۔ عمران کلب کے گیٹ میں داخل ہوا اور
اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ کے پاس دونوں

طرف دو دربان موجود تھے۔ انہوں نے عمران کو سلام کیا اور پھر
ایک نے شیشے کا گیٹ کھول دیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو ایک
طویل راہداری تھی جس کے دونوں اطراف میں بڑے بڑے چار
ہالوں کے دروازے تھے اور تقریباً ہر ہال میں اعلیٰ سوسائٹی کے مرد
اور عورتیں بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ عمران پہلے ہی ہال کی طرف
مڑ گیا۔ اس ہال میں ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو
لڑکیاں موجود تھیں۔ عمران اطمینان سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا
جبکہ سرسری نظریں ڈالتے ہوئے ہال میں اس نے دو آدمیوں کو دیکھ
لیا جو ایک کونے میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے لیکن ان کے
قد وقامت اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ عام گاہک نہیں ہیں اور پھر ان کی
نظریں اس وقت عمران پر جمی ہوئی تھیں جب عمران ہال میں داخل
ہو کر کاؤنٹر کی طرف جا رہا تھا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے چلتا
ہوا کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا نام گرناڈ ہے اور مجھے سٹار کلب کے مینجر نے یہاں کے مینجر
سے ملاقات کے لئے بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... لڑکی نے کہا اور سامنے پڑے
ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس
کر دیئے۔

"سر۔ ہال کے کاؤنٹر سے ریگی بول رہی ہوں۔ یہاں ایک صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا نام گرناڈ ہے اوڈ سٹار کلب کے مینجر نے انہیں باس ہنری سے ملاقات کے لئے بھیجا ہے"۔ ریگی نے عمران کو دیکھ کر پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ وہ ایکریمین ہیں"...... ریگی نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیا۔

"اوکے"...... ریگی نے ایک بار پھر دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طرف مؤدب کھڑے ہوئے نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کی یونیفارم پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"صاحب کو مینجر صاحب کی سیکرٹری کے پاس پہنچا آؤ"...... ریگی نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ آئیے سر"...... سپروائزر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اس لڑکی ریگی کا شکریہ ادا کر کے اس سپروائزر کے پیچھے چل پڑا۔ وہ راہداری میں داخل ہو کر اس کے آخری حصے کی طرف چل پڑا۔ راہداری کے اختتام پر دیوار تھی۔ سپروائزر دیوار کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

"جناب۔ اگر آپ کے پاس اسلحہ ہو تو مجھے دے دیں۔ واپسی پر آپ کو کاؤنٹر سے مل جائے گا"...... سپروائزر نے کہا۔

"سوری۔ میرا اسلحہ سے کیا تعلق۔ میں تو بزنس مین ہوں"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دانستہ سنجیدہ ہو رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے کوئی مزاحیہ بات کی یا حرکت کی تو اسے فوراً مارک کر لیا جائے گا کیونکہ یہ ایک لحاظ سے اس کی بین الاقوامی نشانی بن چکی تھی۔

"اوکے سر"...... سپروائزر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں پر ہو گئی۔ اب سامنے ایک لفٹ موجود تھی۔

"آپ لفٹ کے اندر موجود بٹن پریس کر دیں تو لفٹ آپ کو دوسری منزل پر پہنچا دے گی جہاں مینجر صاحب کا آفس ہے"۔ سپروائزر نے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا لفٹ میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر کے ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رک گئی تو عمران نے دروازہ کھولا تو باہر ایک راہداری تھی جس میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ وہ دونوں ایک دروازے کے سامنے موجود تھے۔ عمران اطمینان سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مجھے کاؤنٹر سے ریگی نے بھیجا ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"یس سر۔ تشریف لے جائیں"...... ان میں سے ایک نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر دروازے

میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر شیشے کا دروازہ تھا جس کے سامنے بیضوی کاؤنٹر تھا اور اس کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ سائیڈ کی دیوار کے ساتھ صوفے رکھے ہوئے تھے جہاں دو مرد اور ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام گرناڈ ہے اور مجھے سٹار کلب نارک کے مینجر نے بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ تشریف رکھیں۔ چند منٹ بعد آپ کی ملاقات ہو جائے گی"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا مرد اور ایک عورت باہر آئے اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تو لڑکی نے صوفوں پر بیٹھے ہوئے افراد کو اندر جانے کا اشارہ کر دیا تو وہ دونوں مرد اور ایک عورت اٹھ کر شیشے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اطمینان سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر ان لوگوں کی واپسی بھی اسی انداز میں ہو گئی تو اس لڑکی نے رسیور اٹھایا اور کال ملا کر اس نے عمران کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"اوکے باس"...... اس لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے

عمران کو اندر جانے کا اشارہ کیا تو عمران اطمینان سے اٹھا اور شیشے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کی چھت پر چھوٹے چھوٹے رنگین بلب جل رہے تھے۔ نیچے دبیز قالین بچھا ہوا تھا اور دیواروں پر دونوں اطراف میں بڑے بڑے تصویری فریم لگے ہوئے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور شیشے کا دروازہ تھا۔ عمران ان بلبوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ اسلحہ چیکنگ کرنے والے چیکر ہیں جو چھت میں نصب ہیں لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی جیب میں جو مشین پسٹل موجود تھا وہ ان چیکروں سے چیک نہ ہو سکے گا کیونکہ عمران نے جیب کے اندر ایک خصوصی کپڑا رکھ کر اس کے اندر مشین پسٹل رکھا ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں انتہائی سخت نگرانی ہو رہی ہو گی اور لازماً انہوں نے اسلحہ چیک کرنے کا کوئی خصوصی انتظام کیا ہو گا۔ راہداری سے گزر کر وہ شیشے والے دروازے کے قریب پہنچا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اندر شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں دو افراد موجود تھے جن میں سے ایک میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسرا سائیڈ صوفے پر موجود تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"اوہ مسٹر گرناڈ۔ تشریف لائیں۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا اور اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ

اسی کے قد وقامت کا تھا جبکہ سائیڈ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے غور سے عمران کو دیکھا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ گرناڈ ہے۔ ناراک کے سٹار کلب کے مینجر کے دوست اور مسٹر گرناڈ یہ میرے مہمان ہیں۔ ان کا تعلق بھی ناراک کے ایک کلب سے ہے۔ ان کا نام رابن ہے"...... ہنری نے اس آدمی اور عمران کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اندر داخل ہوتے ہی وہ ایک نظر میں پہچان گیا تھا کہ جسے رابن کہا جا رہا ہے وہ دراصل ایکریمین ایجنسی کا ایجنٹ فشر ہے اور فشر نے جس طرح عمران کو دیکھا تھا اس کے دیکھنے کے انداز سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ یہاں آنے والوں کی چیکنگ کے لئے موجود ہے۔ بہرحال عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں دونوں سے مصافحہ کیا اور رسمی جملے بولنے کے بعد وہ مقابل کے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر گرناڈ"...... ہنری نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کے کلب کی کاک ٹیل نے تو شہرت کے جھنڈے گاڑ رکھے ہیں۔ وہی پلوا دیں"...... عمران نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا تو ہنری کا چہرہ یکلخت مسرت سے چمک اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر باہر موجود لڑکی سے کہہ دیا کہ وہ دو جام کاک ٹیل کے بجھوا دے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ

جب تک وہ نہ کہے وہ کسی ملاقاتی کو اندر نہ بھیجے اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر گرناڈ۔ آپ ناراک سے یہاں کال ٹیل کا نسخہ لینے آئے ہیں"...... فشر کے لہجے میں شک نمایاں تھا۔

"نہیں جناب۔ میں تو بزنس مین ہوں۔ میں بزنس کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا تھا لیکن میرا تعلق بہرحال سٹار کلب سے بھی ہے۔ مجھے مینجر صاحب کی کال ملی کہ میں سٹار کلب کا حوالہ دے کر مساگر کلب کے مینجر ہنری سے ملوں اور ان سے کاک ٹیل کا نسخہ لے کر انہیں فیکس کر دوں۔ اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس قدر مشہور آئیٹم کا نسخہ ہنری کیسے دے سکتا ہے۔ اس کلب کی یہی کاک ٹیل تو پورے ایکریمیا میں مشہور ہے"۔ فشر نے کہا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ مینجر صاحب اور ہنری صاحب کے درمیان بات چیت ہوئی ہو گی۔ تب انہوں نے مجھے کال کیا ہو گا"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر گرناڈ۔ میں نے مینجر صاحب سے وعدہ تو کر لیا تھا لیکن جب میں نے کلب کے ڈائریکٹران سے بات کی تو انہوں نے مجھے نسخہ دینے سے انکار کر دیا ہے"...... ہنری نے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ میں واپس چلا جاتا ہوں اور مینجر

صاحب کو کہہ دوں گا۔ میرا تو براہ راست اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ میں تو صرف ان کی نمائندگی کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی لڑکی جو باہر بیضوی کاؤنٹر پر موجود تھی ایک ٹرے میں دو جام رکھے اندر داخل ہوئی اور ہنری کے اشارے پر اس نے ایک جام عمران کے سامنے جبکہ دوسرا جام اس نے فشر کے سامنے رکھا اور ٹرے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی تپائی پر رکھ کر وہ مڑی اور خاموشی سے دروازے سے باہر چلی گئی۔

"لیجئے جناب"...... ہنری نے کہا تو عمران نے جام اٹھایا اور اس کی چسکی لی۔ وہ پہلے سے تیار ہو کر آیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے شراب پینے سے انکار کیا تو لامحالہ اسے مشکوک سمجھ لیا جائے گا جبکہ ایکریمین معاشرے میں کوئی ایکریمی شراب سے انکار نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے شراب کے اثرات ختم کرنے والی دو گولیاں پہلے سے ہی منہ میں رکھی ہوئی تھیں۔

"واہ۔ واہ۔ واقعی یہ تو نایاب ہے۔ واہ۔ واہ"...... عمران نے چسکی لے کر ایسے انداز میں کہا کہ جیسے اسے بے حد لطف آیا ہو۔

"شکریہ"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کی رائلٹی بھی تو طلب کر سکتے ہیں۔ معاوضہ لے لیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ہنری نے جواب دیا

جبکہ فشر خاموش بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔

"تو پھر واقعی آپ انکار کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہماری مجبوری ہے اور میں معذرت خواہ ہوں"۔ ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر کیا مجھے نارا ک ایک فون کرنے کی اجازت ہے تاکہ میں مینجر صاحب سے آپ کے سامنے بات کر لوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے کوئی بات کرنا چاہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری۔ میں شرمندگی کی وجہ سے خود کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ورنہ تو میں پہلے ہی انہیں فون کر کے معذرت کر لیتا۔ آپ خود میری معذرت ان تک پہنچا دیں"...... ہنری نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے بورڈ آف ڈائریکٹران کے چیئرمین جناب سٹاچو صاحب ہیں"...... عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا تو ہنری تو ہنری سامنے بیٹھا ہوا فشر بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف چلا گیا تھا۔ وہ اس طرح چوکنا ہو گیا تھا جیسے شکاری کو اچانک شکار نظر آ گیا ہو لیکن عمران اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا۔

"آپ نے یہ نام کس سے سنا ہے"...... ہنری نے فشر کی طرف دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ میز کے کنارے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"سٹار کلب کے مینجر صاحب نے مجھے بتایا تھا۔ ان کو یہ شک تھا

کہ شاید آپ انکار کر دیں اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ اس صورت میں آپ سے پوچھ کر جناب سٹاجو صاحب سے ملاقات کروں اور انہیں اس بات پر آمادہ کر دوں "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" خبردار ۔ دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو"...... یکلخت فشر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز سنائی دی تو عمران کے سامنے دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہو گئی اور وہاں چار افراد مشین گنوں سے مسلح کھڑے نظر آنے لگے ۔ ان کی مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف تھا۔

" کیا مطلب ۔ یہ سب کیا ہے"..... عمران نے بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ فائر کھول دوں گا"۔ فشر نے غراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا۔

" اوکے ۔ لیکن "...... عمران نے کہا لیکن فقرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی اس نے اچانک کسی بھوکے عقاب کی طرح فشر پر چھلانگ لگا دی ۔ فشر کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران چار مشین گنوں اور ایک مشین پسٹل کو دیکھنے کے باوجود بھی اس پر اس طرح جھپٹ پڑے گا اور فشر چیختا ہوا اچھل کر قطار میں پیچھے کھڑے ان چاروں مشین گن برداروں سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک لمحے کے لئے اس کی دونوں ٹانگیں میز پر نظر

آئیں اور دوسرے لمحے ہنری جو میز کی دراز سے مشین پسٹل اٹھا رہا تھا چیختا ہوا میز کے پیچھے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور وہ کسی چھلاوے کی طرح اڑتا ہوا اس صوفے کے عقب میں چلا گیا جس پر چند لمحے پہلے فشر بیٹھا ہوا تھا۔ فشر نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا تھا اور چاروں مشین گن بردار جو فشر کے ٹکرانے سے ایک دوسرے سے ٹکرانے کی وجہ سے نیچے گرے تھے انتہائی تیز رفتاری سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن مشین پسٹل فشر کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا اور اس طرح مشین گنیں بھی ان چاروں کے ہاتھوں سے نکل کر سامنے جا گری تھیں۔ فشر نے اٹھتے ہی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ صوفہ اڑتا ہوا اس سے ٹکرایا اور گھومتا ہوا ان چاروں سے جا ٹکرایا جو اٹھنے کے بعد آگے جھک کر مشین گنیں اٹھا رہے تھے ۔ عمران نے صوفہ اس انداز میں پھینکا تھا کہ وہ فشر سے ٹکرا کر گھوم کر ان چاروں سے جا ٹکرایا تھا اس لئے فشر دھکا کھا کر نیچے گرا تھا لیکن صوفے کے گھوم جانے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی فشر ایک بار پھر پشت کے بل نیچے جا گرا تھا۔ اسی لمحے صوفہ اچھل کر ایک طرف گرا اور ایک مشین گن کی گولیاں ٹھیک اس جگہ پڑیں جہاں عمران صوفے کے پیچھے گرا تھا لیکن عمران صوفہ اچھال کر بجلی کی سی تیزی سے آفس ٹیبل کے پیچھے ہو گیا تھا اور اوٹ میں ہوتے ہوئے اس نے فشر پر فائر کھولا تھا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی

ایک ایک کر کے چاروں مشین گن بردار بھی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اور پھڑکنے لگے تو عمران تیزی سے میز کی عقبی طرف کو پلٹا ۔ وہاں ہنری کا جسم آدھا کرسی پر اور آدھا سائیڈ پر نیچے لٹکا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر بڑی بھرپور ضرب لگائی تھی کیونکہ اسے سب سے زیادہ خطرہ اس ہنری سے تھا۔ وہ اسے آسانی سے گولی مار سکتا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسی ضرب لگائی تھی کہ ایک ہی ضرب وقتی طور پر کافی ہو جاتی۔ عمران نے اس کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے گھسیٹ کر سائیڈ پر پھینک دیا۔ اسی لمحے شیشے والا دروازہ کھلا اور ہنری کی سیکرٹری تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ وہ شاید اندر سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سن کر آئی تھی۔ اندر داخل ہو کر وہ ٹھٹھک کر رکی ہی تھی کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور سیکرٹری چیختی ہوئی اچھل کر عقب میں شیشے کے دروازے سے ٹکرائی اور پھر پلٹ کر نیچے جا گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی تو عمران ہنری کو گھسیٹ کر میز کے سامنے والے حصے میں لے آیا۔ فشر اور چاروں مشین گن بردار ختم ہو چکے تھے کیونکہ عمران کو معلوم تھا کہ یہ پانچوں خاص طور پر تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اگر براہ راست ان کے دلوں پر فائر نہ کیا گیا تو یہ لوگ اگر اسے ختم نہ بھی کر سکے تب بھی زخمی ضرور کر دیں گے۔
عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے لیڈی سیکرٹری کی لاش کو گھسیٹ کر سائیڈ پر کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور لیڈی

سیکرٹری کے ساتھ والا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر بھاگتا ہوا وہ واپس اندر آیا اور شیشے والا دروازہ اس نے بند کر کے لاک کر دیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور جھک کر اس نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ہنری کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو وہ سیدھا ہو گیا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اس کا اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے واپس گرا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔
" جلدی بولو ۔ کہاں سے راستہ سب ہیڈ کوارٹر کو جائے گا۔ بولو"...... عمران نے پیر کو ذرا سا واپس کرتے ہوئے غرا کر کہا۔
" م ۔ م ۔ مجھے مت مارو۔ پیر ہٹا لو"...... ہنری نے رک رک کر انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔
" جلدی بولو"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔
" وہ ۔ وہ آسٹن ہال کے عقب میں زیرو روم ہے۔ وہاں سے راستہ جاتا ہے لیکن راستہ اندر سے کھلتا ہے باہر سے نہیں"...... ہنری نے رک رک کر کہا۔
" فون نمبر بتاؤ جس پر تمہاری سٹاچو سے بات ہوتی ہے"۔ عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا تو ہنری نے رک رک کر فون نمبر بتا

دیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے پیر موڑا تو ہنری کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے شیشے کا دروازہ کھولا اور راہداری کراس کر کے وہ آگے گیا تو اندر کمرے میں الارم بج رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کی جیب میں موجود مشین پسٹل چونکہ اب مخصوص کپڑے میں لپٹا ہوا نہ تھا اس لئے چھت پر موجود چیکر نے الارم بجایا ہے لیکن عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے شیشے کا دوسرا دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ ہال خالی تھا۔ الارم بھی اب بند ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ باہر دونوں مسلح افراد موجود تھے۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے وہ دونوں جو اطمینان سے کھڑے تھے یکلخت چیختے ہوئے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پہنچ گیا تھا اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی تھوڑی دیر بعد ہنری، فنشر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دریافت ہو جائیں گی اور پھر یہاں بھونچال آجائے گا جبکہ وہ چونکہ پہلے کاؤنٹر کے ذریعے اوپر گیا تھا اس لئے اس کا حلیہ اور لباس وغیرہ مارک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ بیرونی گیٹ سے باہر آیا اور تیزی سے چلتا ہوا فٹ

پاتھ پر چلنے والے افراد میں شامل ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پارکنگ میں داخل ہوا جس میں ان کی کار موجود تھی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سائیڈ سیٹ اٹھائی اور اس کے نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک پیکٹ اٹھایا اور پھر سائیڈ سیٹ بند کر کے اس نے تیزی سے پیکٹ کھولا۔ اس کے بعد اس نے کوٹ اتارا اور پیکٹ میں موجود ایک مختلف ڈیزائن اور رنگ کا کوٹ نکال کر اس نے پہن لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اتارے ہوئے کوٹ کی جیبوں سے سامان نکال کر نئے کوٹ کی جیبوں میں ڈال لیا اور پھر اس نے اتارا ہوا کوٹ پیکٹ میں رکھ کر اس نے سیٹ کو ایک بار پھر اٹھایا اور پیکٹ کو باکس میں رکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے ماسک میک اپ کا پیکٹ نکالا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے گردن پر چٹکی بھر کر ایک لمحے میں سر اور چہرے پر موجود ماسک اتار اور نیا ماسک سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ پھر سامنے موجود بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اسے ایڈجسٹ کر کے سیٹ بند کی اور پھر کار کی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اب وہ تھا تو ایکریمین لیکن اس کا چہرہ اور بالوں کا انداز اور کلر پہلے سے یکسر مختلف تھا۔ کار کا دروازہ بند کر کے وہ ایک بار پھر پارکنگ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوبارہ کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے

ساتھی کلب کے اندر اس کے کاشن کے انتظار میں ہوں گے لیکن ظاہر
ہے وہ کاشن ملنے پر ہی سمجھیں گے کہ عمران کسی مشکل میں پھنس گیا
ہے جبکہ ایسا نہیں تھا اور پھر جب وہ کلب میں داخل ہوا تو اچانک
اس نے وہاں افراتفری سی دیکھی۔ بہت سے لوگ تیز تیز قدم اٹھاتے
ہوئے اس راہداری میں آجا رہے تھے۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔ تمام ہالز کے دروازے اس راہداری میں ہی تھے
اور ہر ہال کے باہر اس کے نام کی پلیٹ موجود تھی اور پھر ایک
دروازے کے باہر آسنن ہال کی پلیٹ دیکھ کر وہ اندر داخل ہو گیا۔
ہال میں اکا دکا افراد موجود تھے جبکہ ایک کونے میں اسے جولیا اور
تنویر بیٹھے ہوئے نظر آ گئے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ
گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"...... عمران
نے قریب جا کر آہستہ سے کہا تو ان دونوں نے چونک کر اس کی
طرف دیکھا۔

"میں نے اپنا کوٹ اور حلیہ تبدیل کر لیا ہے"...... عمران نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو اس بار ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔

"کیا ہوا ہے یہاں۔ کچھ افراتفری سی نظر آ رہی ہے"...... تنویر نے
کہا۔

"وہاں آفس میں ٹریپنگ تھی لیکن میں نے سب کا خاتمہ کر دیا

ہے اور سب ہیڈ کوارٹر کا راستہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ تم باقی
ساتھیوں کو یہاں کال کر لو۔ مجھے وہ نہیں پہچانیں گے"...... عمران
نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال سے باہر چلا
گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا اور سیدھا اس میز کی طرف آ
گیا۔ ظاہر ہے اس نے جولیا کو دیکھ لیا۔

"مارشل میں مائیکل ہوں"...... عمران نے اس کے قریب آتے
ہی کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند
لمحوں بعد صالحہ اور کیپٹن شکیل بھی ہال میں داخل ہوئے اور اس میز
کی طرف ہی بڑھتے چلے گئے جبکہ ان کے عقب میں تنویر بھی واپس آ
کر وہیں بیٹھ گیا۔ ہال کے کاؤنٹر پر دو لڑکیاں موجود تھیں لیکن ان
کے چہروں پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔ ایک ویٹر ان کی طرف آیا۔

"یہ افراتفری کیوں نظر آ رہی ہے مسٹر"...... عمران نے ایکریمین
لہجے میں کہا۔

"جناب مینجر صاحب کے کمرے میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ آپ
آرڈر فرمائیں"...... ویٹر نے کہا۔

"کاک ٹیل لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر
ہلایا اور واپس چلا گیا۔

"شراب کو پانی بنانے والی گولیاں نکال لو۔ یہاں شراب کے
علاوہ کچھ منگوانا اپنے آپ کو مشکوک بنانا ہے"...... عمران نے کہا تو
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد کاک ٹیل ان کی میز

پر سرو کر دی گئی اور پھر ایک ایک کر کے سب نے شراب میں دو، گولیاں ڈالیں اور پھر جام اٹھا کر ایک ایک گھونٹ لیا اور جام واپس رکھ دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے مسٹر مائیکل" ...... صفدر نے کہا۔

"اس ہال کے آخری کونے میں دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اس کے پیچھے کمرہ ہے اور راستہ اس کمرے سے جاتا ہے لیکن راستہ اندر سے کھلتا ہے۔ میں اسی لئے یہاں بیٹھا ہوں کہ شاید وہ سٹاچو، ہمزی یا دوسرے آدمیوں کی ہلاکت کا سن کر خود باہر آئے" ...... عمران نے کہا۔

"اور اگر نہ آیا تو" ...... تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایک منٹ" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف کھڑے ویٹر کو بلایا۔

"فون یہاں لے آؤ" ...... ویٹر کے قریب آنے پر عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کارڈلیس فون پیس لا کر میز پر رکھ دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف آفس کا نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور جام اٹھا کر اس نے چسکی لی اور پھر جام میز پر رکھ کر اس

نے فون پیس اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سٹاچو بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"چیف میں کلب سے بول رہا ہوں۔ مینجر ہمزی، فنشر اور اس کے چار ساتھیوں کو ان کے آفس میں کسی نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے" ...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے" ...... دوسری طرف سے سٹاچو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے فون آف کر کے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

"دیکھو۔ اب وہ شاید آ جائے" ...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم نے انکوائری سے تو پولیس چیف کے نمبر معلوم کئے تھے" ...... ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر پوچھا تھا تاکہ فون آپریٹر مزید کال چیک نہ کرے" ...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد چار مشین گن بردار اندر داخل ہوئے۔

"سب لوگ باہر چلے جائیں۔ فوراً جائیں" ...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا تو ہال میں موجود لوگ بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ۔ ہال سٹاچو کے لئے خالی کرایا جا رہا ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جاؤ باہر" ...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے مسٹر".......عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"خاموشی سے چلے جاؤ ورنہ".......اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح سہم گیا جیسے اس کے لہجے سے ہی خوفزدہ ہو گیا ہو اور پھر وہ سب بیرونی دروازے سے باہر آ گئے۔ دوسرے ہالوں میں لوگ موجود تھے۔ عمران ایک دوسرے ہال میں داخل ہو گیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی ہال میں داخل ہوئے جبکہ باقی لوگ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران دروازے کے قریب ہی ایک میز پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی کرسیاں سنبھال لیں لیکن ان سب کے چہروں پر سوالیہ نشان ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے ویٹر آیا تو عمران نے اسے شراب لانے کا کہہ دیا۔
"یہاں کیوں بیٹھ گئے ہو۔ وجہ".......جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سناچو آئے گا تو یہاں آواز سنائی دے گی۔ گھبراؤ نہیں۔ لیکن تیار رہنا۔ ہم اسے لے کر واپس سب ہیڈ کوارٹر میں جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ویٹر نے شراب لا کر ان کے سامنے رکھ دی۔ عمران دیوار کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور اس کے کان راہداری کی طرف سے آنے والی آوازوں پر لگے ہوئے تھے کہ اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔
"میرے پیچھے آ جاؤ".......عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس ہال سے نکل کر وہ دوبارہ آسٹن ہال کے دروازے کے

قریب جا کر رک گیا۔ اسی لمحے اسے ہال میں ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران اچھل کر ہال میں داخل ہو گیا۔ وہاں چار مسلح افراد اس دروازے کے قریب دونوں سائیڈوں پر کھڑے تھے۔ اس دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے اور پھر اس سے پہلے کہ باہر آنے والا جو یقیناً سناچو تھا، سنبھلتا عمران نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے دھکیلتا ہوا وہ اس کھلے دروازے سے دوسری طرف لے گیا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور پھر وہ سب اس دروازے سے اندر آ گئے۔ عمران نے یکلخت سناچو کو اٹھا کر اس طرح گھما کر نیچے پھینکا کہ اس کی گردن میں بل آیا گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جس کی عقبی دیوار درمیان سے کھلی ہوئی تھی اور ایک راہداری سی گہرائی میں جا رہی تھی۔ عمران کے ساتھی جیسے ہی اندر داخل ہوئے عمران نے فرش پر ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ وہ اس اینٹ کو پہلی نظر میں ہی دیکھ چکا تھا۔
"اٹھاؤ اسے اور آؤ".......عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک فولادی دروازے پر ہو رہا تھا اور دروازے پر فولادی چکر لگا ہوا تھا جیسے بڑے سیف کے باہر ہوتا ہے۔ عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے جبکہ صفدر نے بے ہوش سناچو کو

کاندھے پر لادا ہوا تھا۔ دروازے کے اوپر موجود بلب بجھا ہوا تھا۔ عمران نے چکر کو تیزی سے لٹے رخ گھمایا اور دروازے کو دھکیل کر کھولا تو دوسری طرف ایک کمرہ تھا جو خالی تھا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر جیسے ہی آخری ساتھی اندر آیا عمران نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا اور اندر موجود چکر کو اس نے سیدھے رخ پر گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازے کی سائیڈ میں موجود دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر نظر آنے والے سرخ رنگ کے بٹن کو اس نے پریس کر دیا تو دروازے کے اوپر اندر کی طرف موجود بلب جل اٹھا۔ یہ سرخ رنگ کا بلب تھا۔

"اسے یہاں فرش پر ڈال دو اور اندر جا کر جو بھی نظر آئے اسے ختم کر دو۔ تمام مشینری تباہ کر دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے اندرونی دروازہ کھول کر دوسری طرف موجود راہداری میں دوڑتے چلے گئے جبکہ عمران نے بیلٹ کی اندرونی طرف موجود کلپ ہتھکڑی نکالی اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سٹاچو کو الٹا کر کے اس نے اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے ان میں کلپ ہتھکڑی ڈال کر کلپ کر دیا اور پھر اسے سیدھا کر کے اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا سر پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ اسے فوری طور پر یہ سب کچھ کرنے کے لئے یہاں رکنا پڑا تھا ورنہ اسے معلوم تھا کہ زیادہ دیر تک اگر گردن میں موجود بل نہ نکالا گیا تو سٹاچو کے ہلاک ہونے کا بھی خطرہ تھا لیکن

بل نکل جانے کے باوجود سٹاچو بے ہوش پڑا تھا۔ عمران کو اپنے ساتھیوں کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"سب ہیڈ کوارٹر میں ایک عورت سمیت اٹھارہ افراد تھے۔ سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ عورت مارتھا ہو گی۔ تم سٹاچو کو اٹھا کر لے آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ راہداری میں داخل ہوا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ صفدر بے ہوش سٹاچو کو اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔

"ایک آفس نما بڑا کمرہ اس راہداری کے اختتام پر ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس آفس میں داخل ہوا تو وہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

"اسے کرسی پر ڈال دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے سٹاچو کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"اب اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے خود سامنے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سٹاچو بول رہا ہوں"...... عمران نے سٹاچو کے لہجے میں

کہا۔

"چیف ۔ میں راسٹر بول رہا ہوں ۔ آسٹن ہال میں جو محافظ آپ کے استقبال کے لئے بھیجے گئے تھے وہ وہاں مردہ پڑے ہوئے ہیں اور انہیں ہلاک کرنے والے ایکریمین غائب ہیں"...... دوسری طرف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ بولنے والا انتہائی خوفزدہ محسوس ہو رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ موت کے خوف سے ڈر رہا ہے۔

"اس گروپ کو چھوڑو۔ ان کا کام تمام ہو جائے گا۔ تم کلب کو سنبھالو ۔ اب ہنری کی جگہ تم نے لینی ہے"...... عمران نے سٹالچو کے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس چیف ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے کو زندگی مل گئی ہو تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے صفدر نے سٹالچو کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹالئے۔

"جولیا اور صالحہ کو یہاں چھوڑ کر تم سب یہاں کی تلاشی لو۔ شاید مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی فائل مل جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں سر ہلاتے ہوئے اس کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ چند لمحوں بعد سٹالچو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی

کوشش کی لیکن بازو بندھے ہونے کی وجہ سے وہ دوبارہ کرسی پر گر گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ کون ہو تم ۔ یہ سب کیا ہے"...... سٹالچو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو سٹالچو اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم نہ صرف تمہارے سب ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں جبکہ تمہارے علاوہ یہاں سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہاں موجود تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے تمہاری آواز میں بات کر کے کلب میں راسٹر کو ہنری کی جگہ دے دی ہے اور اسے کہہ دیا کہ وہ اب یہاں ہمیں ڈسٹرب نہ کرے ۔ ویسے بھی بیرونی دروازہ میں نے دوبارہ لاک کر دیا ہے اور دیوار بھی برابر کر دی ہے اس لئے باہر سے کوئی اندر نہیں آ سکتا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سٹالچو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم ۔ تم کون ہو"...... سٹالچو نے رک رک کر کہا۔

"تم ابھی تک ہمیں نہیں پہچانے ۔ ہمارا تعلق اس ملک سے ہے جس ملک کا ڈیم تباہ کرنے کا معاہدہ تم نے کافرستانی حکام سے کیا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سٹالچو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم ۔ تم ۔ یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ یہ سب تم نے کیسے کر لیا"...... سٹالچو نے رک رک کر کہا۔

"باکاری، رائٹ اور فشر کو ہمارے مقابل لا کر تم نے دیکھ لیا ہے اور اس وقت تم جس پوزیشن میں ہو اس کا بھی تم نے اندازہ کر لیا ہو گا۔ میں نے تمہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ تم مجھے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اب آئندہ تم ہمارے ملک کے خلاف مشن بک کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تو مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ سٹاچو نے جواب دیا۔ اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"تو پھر تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے بے کار ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میری بات پر یقین کرو"...... سٹاچو نے جلدی سے کہا مگر عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر مشین پسٹل کی نال رکھ دی۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا اور پھر ٹریگر دبا دوں گا۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقع دے رہا ہوں"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ سٹاچو کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے بلکہ صرف کرسی پر بیٹھ کر حکم چلانے کا عادی ہے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... عمران ابھی تین تک ہی پہنچا تھا کہ سٹاچو نے چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ گنتی جاری رہے گی"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا رابطہ مین ہیڈ کوارٹر سے صرف ٹرانسمیٹر پر ہے۔ مجھے اس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے کہا تو سٹاچو نے فریکونسی بتا دی۔

"کون ہے مین ہیڈ کوارٹر کا انچارج"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہم اسے بگ باس کہتے ہیں"...... سٹاچو نے جواب دیا۔

"مرد ہے یا عورت"...... عمران نے پوچھا۔

"مرد ہے"...... سٹاچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سے کوڈ بولے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے درمیان کوئی کوڈ نہیں ہے۔ دوسروں کے لئے کوڈ ہوں گے میرے لئے نہیں ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا۔

"یہاں ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"سامنے الماری میں"...... سٹاچو نے کہا تو عمران کے اشارے پر جولیا نے اٹھ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران چند لمحے غور سے اس

ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہا۔

"میں فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن آن کرتا ہوں۔ تم بگ باس سے بات کرو اور اسے بتاؤ کہ فشر نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مین ہیڈ کوارٹر کے مخبر باہر کلب میں موجود ہوں گے اور فشر کی ہلاکت کی خبر اب تک بگ باس تک پہنچ چکی ہو گی"۔ سٹاچو نے کہا۔

"کیا ان مخبروں کے پاس بھی یہی فریکونسی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ فریکونسی تو صرف میرے لئے مخصوص ہے"...... سٹاچو نے کہا۔

"تو پھر اس سے کوئی اور بات کرو لیکن بات کر کے کنفرم کراؤ کہ تم نے واقعی درست فریکونسی بتائی ہے ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ملاؤ کال۔ میں بات کرتا ہوں"...... سٹاچو نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے سٹاچو کے منہ کے قریب کر کے اسے آن کر دیا۔ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹاچو کالنگ۔ اوور"...... سٹاچو نے کال دیتے ہوئے کہا۔ اس کے اوور کہنے پر عمران نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ بگ باس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بگ باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے فشر کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اب یہاں اور تو کوئی گروپ نہیں ہے جسے ان کے مقابلے پر لایا جائے۔ اوور"...... سٹاچو نے کہا۔

"ہاں۔ مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل چکی ہے کہ کلب کے مینجر ہنری، فشر اور اس کے چار افراد کو ہنری کے آفس میں کسی ایکریمین نے ہلاک کر دیا ہے اور وہ نکل گیا ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے ناراک میں ایک اور گروپ کو جس کا لیڈر جوزف ہے حکم دے دیا ہے کہ وہ موبز پہنچ کر ان افراد کو ٹریس کر کے ہلاک کر دے۔ وہ خود ہی سارا کام کر لے گا۔ تمہارا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہو گا اور تم نے بہرحال سب ہیڈ کوارٹر کو کسی صورت بھی اوپن نہیں کرنا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس بگ باس۔ اوور"...... سٹاچو نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ یہاں سے کوئی خفیہ راستہ باہر جانے کا ہے۔ ایسا راستہ جو کلب سے نہ گزرتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کوئی راستہ نہیں ہے"...... سٹاچو نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ مجھے وہ فائل مل چکی ہے جس میں سب ہیڈ کوارٹر کا

تفصیلی نقشہ موجود ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... سٹ
نے کہا تو اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ا
کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"ناٹیکل ۔ اس فائل میں اس سب ہیڈ کوارٹر کے بارے می
مکمل تفصیل موجود ہے اور یہاں فائلوں کا ایک مکمل سٹور موج
ہے جس میں دہشت گردی کی کارروائیوں کے بارے میں تفصیلا
درج ہیں اور اس بارچ کی پورے یورپ اور ایکریمیا میں موجود ت
تنظیموں کے بارے میں مکمل فائلیں موجود ہیں"...... صفدر ۔
اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔وہ سب ایس وی ایس کی وجہ سے اص
ناموں اور پاکیشیائی زبان کا استعمال نہ کر رہے تھے ورنہ ہو سکتا
کہ ایس وی ایس یہاں کا کاشن دے دے اور کوئی گروپ اس کل
کو ہی میزائلوں سے اڑا دے ۔

"مجھے دکھاؤ فائل"...... عمران نے کہا تو صفدر نے فائل اس ک
ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر ایک نقشے پر اس ک
نظریں جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک غور سے اسے دیکھتا رہا اور پھر ا
نے فائل بند کر کے صفدر کی طرف بڑھا دی۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے جبکہ وہ خفیہ
راستہ نقشے میں موجود ہے"...... عمران نے مڑ کر انتہائی سرد لہجے م
کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... سٹاچو نے رک رک کر
کہا لیکن دوسرے لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور سٹاچو چیخ بھی نہ مار
سکا اور اس کی کھوپڑی ٹکڑوں میں اڑ کر نیچے فرش پر بکھر گئی۔

"اس سب ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دینا چاہئے ۔ یہاں
اسلحہ خانہ موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اوپر کلب ہے ۔ وہاں بے گناہ افراد بھی ساتھ ہی مارے
جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مرتے رہیں ۔ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پوری دنیا کے
کروڑوں افراد کو خطرات لاحق ہیں"...... صفدر نے قدرے سخت لہجے
میں کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ لیکن سب ہیڈ کوارٹر کے تحت تنظیموں کی
فائلیں ہم ساتھ لے جائیں گے تاکہ انہیں متعلقہ محکموں کے اعلیٰ
حکام تک پہنچا دیا جائے ۔ اس طرح وہ خود ہی ان تنظیموں کے خلاف
آپریشن کر کے ان سب کا حتمی خاتمہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا
تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے میں گہرا سکوت طاری تھا۔ ایک بیضوی میز کے دونوں اطراف میں ایک ادھیڑ عمر عورت، ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ دوسری طرف دو ادھیڑ عمر مرد بھی موجود تھے۔ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ درمیان میں موجود ایک اونچی پشت والی کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی چوڑا تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک موجود تھی۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے وہ کوئی لارڈ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی میز کے گرد بیٹھے ہوئے چاروں افراد اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے بھاری آواز میں کہا اور خود اس اونچی

پشت والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہارچ کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے تمام گروپس کا تقریباً خاتمہ ہو چکا ہے۔ اس کا سب ہیڈ کوارٹر دھماکوں سے مساگر کلب سمیت اڑا دیا گیا ہے۔ سٹاچو اپنے تمام ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا ہے۔ سب ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری تباہ ہو گئی ہے اور یہ سب کچھ چند پاکیشیائیوں نے کیا ہے۔ سن رہے ہو۔ انتہائی پسماندہ ایشیائی ملک پاکیشیا کے چند افراد نے اور یہ بھی بتا دوں کہ ان پاکیشیائیوں سے پہلے باکاری ٹکرائی اور وہ ہلاک کر دی گئی۔ پھر رائٹ ٹکرایا اور وہ بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ پھر فشر کا بھی انہوں نے خاتمہ کر دیا اور آخر میں سب ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا جبکہ ملبے سے سٹاچو کی جو کٹی پھٹی لاش ملی ہے اس کے مطابق اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ گولی اس کی ٹوٹی ہوئی کھوپڑی میں موجود تھی۔ اس کی عورت مارتھا اور سترہ افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ سب ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور پھر وہ اسے تباہ کر کے اور سب ہیڈ کوارٹر کے تحت کام کرنے والی تمام تنظیموں اور گروپس کی فائلیں بھی ساتھ لے گئے اور پھر وہاں اسلحہ خانہ میں بم دھماکہ ہوا اور سب ہیڈ کوارٹر اور کلب سب کچھ تباہ ہو گیا۔ پھر مجھے مسلسل ان گروپس اور تنظیموں کے ان ممالک کی سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے خاتمے کی اطلاعات ملنا شروع ہو گئیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ان کے پاس باقاعدہ فائل تھی جس میں گروپ اور تنظیم کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں اس لئے ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر کے ڈائریکٹران کی یہ خصوصی میٹنگ کال کی گئی ہے۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو"...... اس آدمی نے تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" گب باس ۔ سب ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا فوری انتقام لیا جانا ضروری ہے اور میرے رائے ہے کہ ہم پوری قوت سے پاکیشیا پر ٹوٹ پڑیں۔ وہاں کی تمام اہم تنصیبات کو اڑا دیں۔ تمام اعلیٰ حکام کو لاشوں میں تبدیل کر دیا جائے اور مین ہیڈ کوارٹر ایسا کر سکتا ہے"۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ہارچ صرف یورپ اور ایکریمیا تک محدود تھی اور یہاں ہمارا کام انتہائی اعلیٰ پیمانے پر ہو رہا تھا۔ ایکریمیا اور یورپ کی انتہائی باوسائل اور طاقتور ایجنسیاں آج تک سب ہیڈ کوارٹر کا سراغ نہ لگا سکی تھیں لیکن اس سناچو سے حماقت ہوئی۔ اس نے پاکیشیا کے دشمن ملک کافرستان کی طرف سے پاکیشیا کا ایک ڈیم اڑانے کی بکنگ کر لی۔ سناچو کی وجہ سے ہم نے بھی اس کی منظوری دے دی کیونکہ میرے خیال کے مطابق یہ انتہائی آسان ٹاسک تھا اور پھر کافرستان اس کا بہت بھاری معاوضہ دے رہا تھا لیکن پھر اچانک یہ سب کچھ ہوتا چلا گیا اور اب تم کہہ رہے ہو ہیگری کہ ہم پورے پاکیشیا میں دہشت گردانہ کارروائیاں شروع کر دیں۔ جو لوگ ایک ڈیم کو تباہ ہونے

سے بچانے کے لئے اس قدر تیز کارروائی کر سکتے ہیں کہ سب ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کر دیں اور ٹاپ گروپس کو ہلاک کر دیں وہ کیا خاموش رہ جائیں گے۔ نہیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ فی الحال ہم نے صرف اس پاکیشیائی گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ بعد میں سوچ لیا جائے گا کہ پاکیشیا سے کس طرح اور کس قسم کا انتقام لیا جا سکتا ہے"...... گب باس نے پہلے کی طرح تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا تو اس ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام ہیگری لیا گیا تھا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" گب باس ۔ یہ پاکیشیائی کون ہیں۔ ان کے بارے میں کیا معلومات ہیں اور یہ اب کہاں ہیں"...... دوسرے ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

" ان کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ان کے لیڈر کا نام عمران ہے اور اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں"...... گب باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ گروپ کہاں ہے"...... ادھیڑ عمر نے پوچھا۔

" ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ لوگ کہاں ہیں"۔ گب باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گب باس ۔ مین ہیڈ کوارٹر کے پاس سب سے تیز اور خطرناک ترین گروپ ہے سکاپر گروپ۔ آپ انہیں اس گروپ کا ٹاسک دے

دیں۔ وہ انتہائی برق رفتاری سے کام کرتے ہیں"...... اسی ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"سکاپر گروپ کا تعلق مین ہیڈ کوارٹر سے ہے اور پہلے سب ہیڈ کوارٹر مقابلے پر آکر اپنا خاتمہ کرا بیٹھا ہے۔ اب تم چاہتے ہو کہ یہ لوگ مین ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیں"...... تگب باس نے غصیلے لہجے میں کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی دوبارہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"تم کیا کہتی ہو ریٹا"...... تگب باس نے ادھیڑ عمر عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تگب باس۔ سب ہیڈ کوارٹر تو دوبارہ بن جائے گا اور نئے گروپس بھی تیار ہو جائیں گے لیکن مین ہیڈ کوارٹر دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا اور یہ لوگ سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے بعد پوری طرح مطمئن ہو چکے ہوں گے اس لئے انہیں چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ادھیڑ عمر عورت ریٹا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہارچ اب اپنے سب ہیڈ کوارٹر کا انتقام بھی نہ لے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... تگب باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تگب باس۔ ایسی صورت میں مین ہیڈ کوارٹر بھی اوپن ہو سکتا ہے"...... ریٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش ہو۔ اینجلا۔ تم نے کوئی رائے نہیں دی"۔ تگب

باس نے اس نوجوان اور خوبصورت لڑکی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تگب باس۔ پاکیشیا سیکرٹ دنیا کی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے۔ سپر پاورز کی انتہائی باوسائل اور طاقتور ایجنسیاں اس سے خوف کھاتی ہیں لیکن مجھے ذاتی طور پر یہ علم ہے کہ اس سروس کا روح رواں ایک آدمی عمران ہے۔ یہ بظاہر بڑا معصوم سا اور سادہ سا نوجوان نظر آتا ہے جو مزاحیہ باتیں کرتا ہے اور مزاحیہ حرکتیں کرتا ہے لیکن اس کا ذہن دنیا کا سب سے تیز رفتار کمپیوٹر ہے اور اس کی کارکردگی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اگر مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا تو پھر آپ لاکھ اس کے مقابل گروپس لے آئیں یہ مین ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ بظاہر خاموش ہو جائیں لیکن اس عمران کے خاتمہ کی پلاننگ درپردہ کر لیں۔ اگر یہ آدمی ہلاک ہو گیا تو پھر آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھرپور انتقام لے سکیں گے"...... اینجلا نے بڑے مترنم سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام کون کر سکتا ہے"...... تگب باس نے کہا۔

"اینجلا یہ کام آسانی سے کر سکتی ہے تگب باس۔ میرا بظاہر کوئی تعلق مین ہیڈ کوارٹر سے نہیں اور نہ ہی مین ہیڈ کوارٹر سے میرا کوئی رابطہ رہتا ہے۔ میرا بظاہر چند لڑکیوں پر مشتمل گروپ ہے جو جوئے خانوں میں شکار کھیلتی ہیں لیکن آپ کو بھی معلوم ہے کہ اینجلا گروپ

کس قدر کامیابیاں حاصل کر چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا کہ ہمارا اصل کام دہشت گردانہ کارروائیاں کرنا ہے اور اس معاملے میں ہم کسی بھی ملک کے اعلیٰ حکام کو ٹھکانے لگاتی ہیں"...... اینجلا نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ واقعی تم یہ کام کر سکتی ہو اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ یہ کام ہارج نے کرایا ہے۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی ڈائریکٹرز جا سکتے ہیں۔ میٹنگ ختم کی جاتی ہے"..... بگ باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو اینجلا کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے ساتھ ہی بگ باس اٹھ کھڑا ہوا تو اینجلا سمیت باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بگ باس تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تو اینجلا بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ ان کے باہر جانے کے بعد باقی ڈائریکٹرز بھی باہر چلے جائیں گے اس لئے اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا کہ باقی ڈائریکٹران کے چہروں پر اس کے لئے کیسے تاثرات ابھرے ہیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناراک میں موجود تھا۔ وہ سٹاچو کو بلاک کر کے اور حساس اسلحے کے سٹور میں مخصوص چارجر بم لگا کر سب ہیڈ کوارٹر کے تحت کام کرنے والی تنظیموں اور گروپس کی فائلیں اٹھا کر خفیہ راستے سے باہر آ گئے تھے اور پھر مونز میں اپنی رہائش گاہ میں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے اس وائرلیس بم کو ڈی چارج کیا اور اس کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر مقامی فلائٹ کے ذریعے واپس ناراک پہنچ گیا تھا۔ یہاں فارن ایجنٹ کے ذریعے وہ رہائش گاہ پہلے ہی بک کرا چکا تھا اس لئے وہ ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں پہنچ گئے تھے اور پھر عمران نے وہ تمام فائلیں کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا میں سرسلطان کو بھجوا دیں تاکہ وہ سرکاری طور پر ان تمام یورپی ملکوں میں یہ فائلیں بھجوا دیں جہاں سے ان گروپس کا تعلق تھا اور فون کر کے اس نے سرسلطان کو پوری تفصیل بھی بتا دی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اب سب ہیڈ کوارٹر

کے ساتھ ساتھ اس کے تحت کام کرنے والی تمام دہشت گرد تنظیموں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

"عمران صاحب۔ کیا اب مین ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہم نے کام کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا جبکہ میرا خیال ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر صرف ایک دو آدمیوں پر ہی مشتمل ہو گا۔ سب ہیڈ کوارٹر کی طرح وہاں مشینری وغیرہ نہیں ہو گی اور نہ ہی وہاں سے تمام گروپوں اور تنظیموں کو کنٹرول کیا جاتا ہو گا۔ البتہ انہوں نے اپنے مخبر تمام ملکوں میں بھیج رکھے ہوں گے جن کی وجہ سے انہیں سب ہیڈ کوارٹر کی کارکردگی کا ساتھ ساتھ علم ہوتا رہتا ہو گا اور وہ صرف دولت اکٹھی کرتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ضرورت ہے ایک دو آدمیوں کے پیچھے بھاگنے کی۔ وہ پاکیشیا کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ان کا ورکنگ یونٹ تو ختم ہو گیا"۔ صفدر نے کہا۔

"یہی ایک دو آدمی تو اصل ہارچ ہیں۔ جب تک یہ ہلاک نہیں ہوں گے ہارچ کا خاتمہ نہیں ہو گا کیونکہ ان کے پاس یقیناً اتنی دولت ہو گی کہ یہ نیا سب ہیڈ کوارٹر بنا لیں گے، نئے گروپس تیار کر لیں گے اور اس طرح نہ صرف ہارچ کام کرتی رہے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ انتقامی کارروائی کے طور پر پاکیشیا پر ٹوٹ پڑیں"...... عمران نے

واب دیا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اصل ہارچ ہی مین ہیڈ کوارٹر ہے۔ چاہے وہ ایک آدمی پر مشتمل ہو یا ایک ہزار پر"۔ صالحہ نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ابھی سے اس قدر اختلاف۔ بعد میں کیا ہو گا"...... عمران نے چونک کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تو ہمیشہ پلیز ہی رہتا ہے۔ بے شک تنویر سے پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے پھر فضول باتیں شروع کر دیں۔ تم نے فریکونسی معلوم کر لی ہے پھر تم کیوں کہہ رہے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فریکونسی بے کار ثابت ہوئی ہے کیونکہ اس فریکونسی کو جب چیک کیا گیا تو فریکونسی کے مطابق ناراک کا مشہور گالف گراؤنڈ سامنے آ گیا جو ایکڑوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں باقاعدہ ڈاجنگ ڈیوائس استعمال کی گئی ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ بہرحال یہ ہارچ کا مین ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیسے معلوم ہو گا کہ مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مین ہیڈ کوارٹر یہاں ناراک میں ہے" اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے یہ خیال آیا تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے عمران صاحب کہ آپ نے بتایا ہے کہ جب آپ سٹاچو کی بات اس سرچیف سے کرائی تو اس سرچیف نے کہا تھا کہ وہ ناراک سے گروپ بھیج رہا ہے اور پھر یہ فریکونسی بھی بہرحال ناراک کے گالف گراؤنڈ کی ہے اس لئے لازماً یہ مین ہیڈ کوارٹر ناراک میں ہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو کیپٹن شکیل۔ میرا اپنا بھی یہی خیال ہے اور اسی لئے ہم یہاں موجود ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے چیک کیسے کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ اس فریکونسی پر دوبارہ کال کریں اور اس سرچیف سے بات کریں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی سراغ مل جائے۔" اس بار صالحہ نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن فریکونسی بند کر دی گئی ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے کوئی اہم کلیو ختم ہو گیا ہو۔

"پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے مین ہیڈ کوارٹر

کا پتہ چل جائے گا"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس گروپ کا پتہ چلانا پڑے گا جسے سرچیف نے ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے موو بھیجا ہے۔ اس طرح شاید سرچیف کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن اس گروپ کا کیسے پتہ چلے گا"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے مسکرا کر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سارجنٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ناراک میں کام کرنے والا ایک خطرناک گروپ جس کا نام راس فیلڈ گروپ ہے اس کا چیف جوزف ہے اور جوزف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ریڈ سٹار کلب کا مالک اور مینجر ہے اور پہلے وہ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی میں بھی کام کرتا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا گروپ کس قسم کے کام کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"راس فیلڈ میں بہت سے گروپ ہیں۔ پیشہ ور قاتلوں سے لے

کر ہر قسم کی اسمگلنگ میں کام کرنے والے گروپ ۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک گروپ ایسا بھی ہے جو صرف سرکاری ایجنسیوں میں کام کرنے والے افراد کا ہے اور اسے راس فیلڈ سپیشل گروپ کہا جاتا ہے لیکن یہ گروپ انتہائی خفیہ رہتا ہے" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ ریڈ سٹار کلب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فرانز روڈ پر مشہور کلب ہے لیکن یہ انتہائی گھٹیا طبقے کی آماجگاہ ہے ۔ وہاں بد معاشی اور غنڈہ گردی عام ہے لیکن پولیس ان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی کیونکہ جوزف کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب جوزف سے معلوم کرنا پڑے گا کہ اس کا گروپ بھیجنے کی بکنگ کس نے کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے کیونکہ جوزف جیسے لوگ آسانی سے نہیں بتاتے اور تم نے اسے گولی مار دینی ہے اور اس طرح ہم اس آخری کلیو سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے" ۔ عمران نے کہا۔

"تو تم میرے ساتھ چلے چلو" ۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم سب چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے خیال میں ہم مردوں کو جانا چاہئے ۔ وہاں گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بغیر خواتین کے ہم جوزف تک پہنچ بھی نہ سکیں گے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر دو کاروں میں سوار ہو کر وہ سب ریڈ سٹار کلب پہنچ گئے ۔ کلب کی عمارت دو منزلہ تھی لیکن وہاں آنے جانے والوں کا تعلق واقعی گھٹیا طبقے سے ہی تھا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ پھر جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے صالحہ اور جولیا دونوں کے چہرے یکلخت بگڑتے چلے گئے کیونکہ ہال میں موجود افراد جن میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی ایسی حرکات میں مصروف نظر آ رہی تھیں کہ شاید دنیا کے کسی بھی خطے میں اس کی اجازت نہ دی جا سکتی ہو ۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جہاں دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک نوجوان سامنے فون رکھے اونچے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران ایک نظر ہال پر ڈال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ظاہر ہے اس کے پیچھے تھے۔

"اپنے باس جوزف سے کہو کہ ماسٹر گروپ کا ماسٹر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ہال میں موجود ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... نوجوان نے حیران ہو کر کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اسے بتا دو۔ پھر دیکھنا کہ تمہارا باس جوزف دوڑتا ہوا یہاں آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اگر اسے یہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی تو پھر ریڈ سٹار کلب صفحہ ہستی سے ناپید ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو نوجوان کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ایگر بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"۔ نوجوان نے کہا۔

"چیف۔ میں کاؤنٹر سے ایگر بول رہا ہوں۔ یہاں دو عورتیں اور چار مردوں کا ایک گروپ موجود ہے اور ان میں سے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ ماسٹر گروپ کا ماسٹر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے"...... ایگر نے کہا۔

"یس باس"...... اس نے دوسری طرف سے بات سن کر چونک کر کہا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"چیف سے بات کیجئے"...... ایگر نے کہا۔

"ہیلو۔ ماسٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم سے ایک بزنس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔ سلور سکرین بزنس کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور ایگر

کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف"...... ایگر نے کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھا اور ایک طرف موجود ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو چیف کے آفس تک پہنچا آؤ"...... ایگر نے اس آدمی سے کہا۔

"آیئے جناب"...... اس آدمی نے کہا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل کی راہداری میں پہنچ گئے تھے۔ راہداری میں چار مسلح افراد موجود تھے لیکن وہ خاموش کھڑے رہے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ باہر مینجر جوزف کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"تشریف لے جائیں"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور خود اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ اس آفس میں بیٹھنے والا اعلیٰ ذوق کا مالک ہے۔ سامنے مہاگنی کی ایک بڑی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ اٹھ کر میز کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

"میرا نام جوزف ہے"...... اس آدمی نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ماسٹر کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ مائیکل، مارشل اور جیکسن اور یہ مارگریٹ اور تینسی ہیں"...... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو جوزف نے باری باری صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سے مصافحہ کیا جبکہ جولیا اور صالحہ پہلے ہی صوفوں پر بیٹھ گئی تھیں۔ جوزف واپس مڑا اور میز کے پیچھے جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... جوزف نے کہا۔

"کچھ نہیں مسٹر جوزف۔ ہم فل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے۔ آپ نے ولنگٹن سے یہاں میرے پاس آنے کی تکلیف کیسے کی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہمیں ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر کے نگ باس نے بک کیا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ تفصیلات آپ سے معلوم کر لی جائیں۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تفصیلات۔ کیسی تفصیلات"۔ جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ پہلے آپ کے سپیشل گروپ کو موزے لئے بک کیا گیا تھا۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کا مسئلہ تھا لیکن پھر

بکنگ کینسل ہو گئی اور اب ہمیں بک کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو انہوں نے خود کینسل کر دی تھی کہ جس کام کے لئے بکنگ کی گئی تھی وہ کام ہی ختم ہو گیا ہے اس سے زیادہ کی تو مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ان سے بات کرنا پڑے گی لیکن ہمیں تو ان کا رابطہ نمبر بھی معلوم نہیں ہے۔ ہم نے خواہ مخواہ ولنگٹن سے یہاں تک کا سفر کیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رابطہ نمبر تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ"...... جوزف نے کہا لیکن پھر وہ رک گیا۔

"اگر آپ کوئی ٹپ دے دیں تو یہ آپ کا خصوصی تعاون ہو گا۔ ولنگٹن میں کسی بھی وقت ماسٹر گروپ آپ کے کام آ سکتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون تو چلتا ہی رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ولنگٹن میں ماسٹر گروپ کی بے حد شہرت ہے۔ ٹھیک ہے۔ ایک خاتون کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ ان کا تعلق ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اس کا نام انجلا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آپ کی مدد کر سکے"...... جوزف نے کہا۔

"یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ آپ نے تو بہر حال تعاون کر دیا ہے ہمارے لئے یہی بہت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اینجلا بروک مین کالونی کی ایک شاندار کوٹھی میں رہتی ہے۔ اس کوٹھی میں اینجلا کلب کے نام سے اس نے ایک کلب کھولا ہوا ہے۔ اس کے پاس انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کا ایک پورا گروپ ہے۔ وہ خود بھی انتہائی خوبصورت اور بے باک لڑکی ہے۔ میری اس کے ساتھ کافی عرصہ سے دوستی ہے۔ اس نے مجھے ایک بار خود ہی بتایا تھا کہ اس کا تعلق ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے اس لئے مجھے اچانک یاد آگیا ہے لیکن آپ اسے میرا حوالہ نہ دیں بلکہ اپنے طور پر بات کریں۔ ویسے وہ دولت کی پجارن ہے اور اس کا اور اس کے گروپ کی لڑکیوں کا کام ہی دولت اکٹھی کرنا ہے اس لئے کلب میں وہ اور اس کا گروپ یہی کام کرتا ہے۔ اعلیٰ طبقے کے انتہائی دولت مند افراد ان کا مخصوص شکار ہوتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو جب بھی ہم سے تعاون کی ضرورت پڑے آپ بلا جھجک ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ آپ نے کچھ پیا بھی نہیں"...... جوزف نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے کہا ہے کہ ہم فل ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف سے مصافحہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آگئے۔

"اب چلو اس اینجلا سے ملاقات کر لیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ جوزف نے اس کی جو تعریف کی ہے وہ واقعی درست ہے"۔ عمران نے کلب سے باہر آکر پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا ضرورت پڑی ہے تمہیں وہاں جانے کی۔ صالحہ اور میں اس سے معلومات حاصل کر سکتی ہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ وہاں تو شکاری عورتیں ہیں اور ہم ہوئے معصوم شکار۔ اوکے جولیا۔ تم صالحہ کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس اینجلا کو اغوا کر کے کوٹھی پر لے آؤ۔ ہم وہاں اس کوٹھی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں اس میں مذاق کی کون سی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کلب سے اینجلا کو اغوا کر کے کار میں لانا ناممکن ہے۔ یہاں کی پولیس بے حد تیز ہے۔ جولیا اور صالحہ کوشش بھی کر لیں تب بھی ایسا نہیں کر سکیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"پھر تو مجبوری ہے۔ شکار ہونا ہی پڑے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

انجلا اپنے مخصوص آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی رہائشی کوٹھی میں باقاعدہ کلب کھولا ہوا تھا لیکن اس کلب کا سٹینڈرڈ اس قدر اونچا رکھا گیا تھا کہ یہاں سوائے انتہائی دولت مند افراد اور بڑے بڑے حاکموں کے علاوہ اور کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ ویسے تو یہ مخصوص افراد کا کلب تھا اور اس کی باقاعدہ ممبر شپ تھی لیکن نئے امیر زادے ایک بار بغیر ممبر شپ کے وزٹ کر سکتے تھے۔ انجلا نے انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کا ایک پورا گروپ بنایا ہوا تھا جو اس کلب میں دولت مند افراد اور بڑے بڑے سرکاری افسران کا اپنے حسن اور جوانی سے شکار کرتی تھیں جبکہ انجلا نے اس کلب کے ہر کمرے میں اور مین ہال میں ایسے خفیہ آلات اور کیمرے نصب کئے ہوئے تھے کہ کلب کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں اوپر ہونے والی ہر حرکت کی نہ صرف باقاعدہ فلم بنائی جاتی تھی بلکہ ہر لفظ

بھی باقاعدہ ٹیپ کیا جاتا تھا۔ اس طرح انجلا کے پاس ایسا بلیک میلنگ سٹف اکٹھا ہوتا رہتا تھا کہ ملک کے بڑے بڑے دولت مند اور سرکاری اور فوجی افسران کی اکثریت بھی انجلا کی انگلیوں پر ناچنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ انجلا کا تعلق بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہارج کے مین ہیڈ کوارٹر سے تھا اور وہ اس میں بطور ڈائریکٹر شامل تھی۔ انجلا کے ذمے اہم سرکاری اور سیاسی افراد کا قتل ہوا کرتا تھا اور انجلا اپنے گروپ کے ذریعے یہ کام انتہائی آسانی سے کر لیتی تھی۔ اس نے اس سلسلے میں علیحدہ تکنیک ایجاد کی ہوئی تھی۔ اس کا گروپ جسے قتل کرنا چاہتا تھا اسے گولی مارنے کی بجائے اس سے دوستی اور تعلقات قائم کرتا اور پھر اسے ایک مخصوص شراب پلائی جاتی تھی۔ یہ شراب جو پی لیتا تھا وہ دس گھنٹوں میں خود بخود ہلاک ہو جاتا تھا اور طبی طور پر یہ ہارٹ فیل کا کیس بنتا تھا۔ اس طرح اس کا شکار بھی ختم ہو جاتا اور کسی کو اس گروپ پر شک بھی نہ پڑتا تھا۔ انجلا بلیک میلنگ سے دولت اکٹھی کر کے مین ہیڈ کوارٹر کو دیا کرتی تھی۔ اس بلیک میلنگ سے ہارج کے خلاف ہونے والی تمام کارروائیوں کو کنٹرول بھی کر لیا کرتی تھی۔ ویسے انجلا ہارج میں شامل ہونے سے پہلے ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی میں شامل تھی اور اس نے ایجنٹ کے طور پر باقاعدہ انتہائی سخت ٹریننگ بھی لے رکھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ بگ باس بھی اس کی بے حد قدر

کرتا تھا اور اب بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف مشن اس نے اس اعتماد کی بنا پر اینجلا کے حوالے کر دیا تھا اور اینجلا کو یقین تھا کہ ایک بار پاکیشیائی ایجنٹ ٹریس ہو جائیں پھر وہ آسانی سے ان کا شکار کر لے گی لیکن اس کے لئے اصل مسئلہ یہی تھا کہ وہ نہ اس گروپ کو پہچانتی تھی اور نہ ہی اسے یہ معلوم تھا کہ یہ گروپ ایکریمیا میں موجود ہے یا سب ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے کے بعد واپس پاکیشیا چلا گیا ہے کیونکہ اس بات کا تو اسے یقین تھا کہ پاکیشیائی گروپ کسی صورت میں ہیڈ کوارٹر کا سراغ نہیں لگا سکتا اس لئے اس نے ناراک اور ولنگٹن کے ساتھ ساتھ پاکیشیا میں بھی گروپس سے رابطہ کر کے انہیں پاکیشیائی گروپ کے بارے میں اطلاعات مہیا کرنے کے لئے کہا تھا اور اسے یقین تھا کہ انتہائی باوسائل اور وسیع نیٹ ورک والے اور مخبری کرنے والے گروپ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیں گے ۔ اینجلا عمران کو ذاتی طور پر صرف اس قدر جانتی تھی کہ اس نے سرکاری ایجنسی میں ملازمت کے دوران ایک بار اسے ایک میٹنگ میں دیکھا تھا جہاں عمران نے انتہائی مزاحیہ حرکتیں اور باتیں کر کے اپنا ایسا تاثر قائم کیا تھا جیسے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہو لیکن پھر جس طرح اس نے جدوجہد کر کے مجرموں کا سراغ لگایا تھا اس سے اینجلا سمیت سب ساتھی حیرت سے ششدر رہ گئے تھے ۔ اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً اسے عمران کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی تھیں ۔ اسے معلوم تھا کہ عمران انتہائی

کٹھور اور سنگدل ٹائپ کا نوجوان ہے جو خوبصورت عورت کو اپنی مخصوص باتوں سے ڈھب پر لا کر ان سے اپنا مقصد تو نکلوا لیتا ہے لیکن پھر ان سے اس طرح آنکھیں پھیر لیتا ہے کہ اس کی شکار عورتیں باقی ساری عمر اس سے انتقام لینے کے بارے میں سوچتی رہتی ہیں ۔ اینجلا کا اپنا آفس کلب کے نیچے تہہ خانوں میں تھا اور اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھی اس بات پر غور کر رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس طرح ٹریس کیا جائے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اینجلا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ اینجلا بول رہی ہوں "...... اینجلا نے انتہائی مترنم لہجے میں کہا ۔

" رابرٹ بول رہا ہوں مادام ۔ جے گروپ سے "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو اینجلا چونک پڑی کیونکہ ناراک میں اس نے جے گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے ہائر کیا ہوا تھا ۔

" اوہ یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... اینجلا نے اسی طرح مترنم لہجے میں کہا ۔

" مادام ۔ کیا یہ گروپ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہاں ۔ کیوں ۔ میں نے پہلے بھی تمہارے چیف کو بتایا تھا کیونکہ اس تعداد میں گروپ نے مونز میں کام کیا ہے "...... اینجلا نے کہا ۔

"تو مادام اس گروپ نے آپ کے بارے میں ٹپ حاصل کر لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینجلا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے بارے میں ٹپ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... اینجلا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ناراک میں راس فیلڈ گروپ ہے جس کا انچارج جوزف ہے۔ جوزف ریڈ سٹار کلب کا مالک اور مینجر ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن اس کا مجھ سے یا پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق ہے"...... اینجلا نے کہا۔

"مادام۔ جوزف نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کسی بگ باس کے حکم پر اپنا سپیشل گروپ موز بھیجنے کے احکامات دیئے تھے لیکن پھر اس حکم کو واپس لے لیا گیا کیونکہ اس بگ باس نے اسے بتا دیا تھا کہ موز والا مشن ختم ہو چکا ہے۔ اب گروپ بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی تو جوزف خاموش ہو گیا۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک گروپ جو سب ایکریمین تھے جوزف کے آفس میں اس سے ملے اور انہوں نے اسے بتایا کہ ان کا تعلق ولنگٹن کے ماسٹر گروپ سے ہے جو وہاں کا مشہور گروپ ہے اور انہوں نے جوزف سے موز میں بھیجے جانے والے گروپ کے بارے میں یہ پوچھا کہ اسے کس نے گروپ بھیجنے پر ہائر کیا تھا۔ جوزف نے انہیں بتا دیا کہ مین ہیڈ کوارٹر کے بگ باس نے۔ لیکن جوزف نہ ہی

بگ باس کے بارے میں کچھ جانتا تھا اور نہ ہی وہ مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں۔ البتہ اس نے اس گروپ کو آپ کی ٹپ دی ہے کہ آپ کا تعلق بہرحال مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ ہمارے گروپ نے پہلے سے ہی جوزف کے آفس اور فون کی نگرانی کر رکھی تھی کیونکہ جوزف ایسا آدمی ہے جو کسی بڑی اور بین الاقوامی تنظیم کا کام کر سکتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی مجھے اطلاعات ملیں ہم نے فوری طور پر ولنگٹن میں ماسٹر گروپ سے رابطہ کیا تو وہاں سے ہمیں حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ ایسا کوئی گروپ ناراک نہیں بھیجا گیا جس سے ہم کنفرم ہو گئے کہ یہی پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ ہے جسے ٹریس کرنے کے لئے آپ نے ہمیں ہائر کیا ہے۔ یہ گروپ سی سائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں رہائش پذیر ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے کلب میں بھی آئیں کیونکہ جوزف نے انہیں آپ کے کلب کے بارے میں بتا دیا ہے"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا ہیں"...... اینجلا نے اس بار بڑے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا تو رابرٹ نے دونوں عورتوں اور چاروں مردوں کے حلیئے بتا دیئے۔ رابرٹ نے اس گروپ کے نوجوان لیڈر کا حلیہ خصوصی طور پر بتا دیا۔

"اوکے۔ تمہارا کام ختم۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ تھینک یو"۔ اینجلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس

کر دیئے۔

"یس۔ جوزی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ کلب کی مینجر تھی۔

"اینجلا بول رہی ہوں جوزی"...... اینجلا نے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں تمہیں دو عورتوں اور چار مردوں کے حلیئے بتا رہی ہوں۔ انہیں باقاعدہ نوٹ کر لو"...... اینجلا نے کہا۔

"یس مادام۔ نوٹ کرائیں"...... دوسری طرف سے جوزی نے کہا تو اینجلا نے باری باری حلیئے بتانا شروع کر دیئے۔

"یس مادام۔ میں نے نوٹ کر لئے ہیں"...... جوزی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمام کلب میں یہ حلیئے پہنچا دو۔ اگر یہ گروپ کلب میں آئے تو انہیں نہ روکا جائے اور نہ کوئی خصوصی چیکنگ کی جائے۔ میں کلب میں اپنے خاص آفس میں موجود رہوں گی۔ اگر یہ گروپ مجھ سے ملنا چاہے تو تم مجھے فون کر کے اس گروپ کو میرے آفس بھجوا دینا"۔ اینجلا نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینجلا نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ایک بار تم کلب میں آؤ تو سہی عمران۔ پھر میں دیکھوں گی کہ

تم کیسے زندہ واپس جاتے ہو"...... اینجلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسے اس لئے ہر لحاظ سے اطمینان تھا کہ اس نے کلب اور اپنے آفس میں ایسے انتظامات کئے ہوئے تھے کہ وہ صرف چٹکی بجا کر نہ صرف انہیں بے ہوش کر سکتی تھی بلکہ چاہے تو جلا کر راکھ بھی کر سکتی تھی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے نیچے تہہ خانے میں بنے ہوئے خصوصی ٹارچنگ روم میں لے جائے گی اور پھر انہیں جکڑ کر انہیں عبرتناک انداز میں ہلاک کرے گی تاکہ بگ باس کو معلوم ہو سکے کہ اینجلا جو کہتی ہے وہ کر بھی سکتی ہے۔

دو کاریں اینجلا کلب کی پارکنگ میں پہنچ کر رکیں تو ان میں سے عمران اور اس کے ساتھی باہر آگئے۔ کوٹھی بے حد شاندار تھی اور کلب میں آنے جانے والے لوگ بھی انتہائی اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے نظر آرہے تھے۔ مین گیٹ پر دو دربان موجود تھے جو آنے جانے والوں کے ممبر شپ کارڈ دیکھ کر انہیں اندر جانے کی اجازت دے رہے تھے۔

"یہ تو مخصوص ممبروں کا کلب ہے"...... صفدر نے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ایکریمیا کے لارڈ ہاروے کا بھتیجا اور اس کے ساتھی ہر قسم کی ممبر شپ سے آزاد ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ سب اچھی طرح جانتے تھے کہ عمران کے لئے ایسے کلبوں میں داخلہ کبھی مسئلہ نہیں رہا۔

"آپ پہلی بار تشریف لا رہے ہیں"...... ان کے قریب پہنچتے ہی ایک دربان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ تشریف لے جا سکتے ہیں کیونکہ پہلی بار آنے والوں کے لئے ممبر شپ کارڈ کی پابندی نہیں ہے"...... دربان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا۔

"گڈ شو۔ واقعی یہ کامیاب کاروباری انداز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دربان صرف مسکرا کر رہ گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک وسیع ہال تھا جسے انتہائی خوبصورت اور دلکش انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں کا فرنیچر بھی بے حد اعلیٰ تھا اور وہاں موجود لوگ بھی انتہائی اعلیٰ طبقے کے دکھائی دے رہے تھے۔

"اگر آپ سپیشل روم پسند کریں تو اس کا بھی انتظام ہے"۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ایک خوبصورت اور نوجوان ویٹرس نے انتہائی میٹھے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انتہائی شاندار کلب ہے۔ کیا مادام اینجلا سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ ہم ان سے ملنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے نفیس ذوق کی تعریف کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو کلب کی مینجر مادام جوزی سے ملنا ہوگا۔ وہی اس کا بندوبست کر سکتی ہیں"...... ویٹرس نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"کہاں ہے مادام جوزی کا آفس "...... عمران نے پوچھا۔

"آیئے تشریف لائیے "...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا او ہال سے باہر آ گئی۔ پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ سائیڈ پر مڑی ۔ یہ بھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور راہداری کے آخر میں ایک درواز تھا جس کے باہر باوردی لیکن غیر مسلح دربان موجود تھا۔ دروازے کے باہر دیوار پر ایک خوبصورت نیم پلیٹ موجود تھی جس پر جوزی ؛ نام اور مینجر کے الفاظ درج تھے۔

"تشریف لے جائیے "...... ویٹرس نے ایک سائیڈ پر ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے انہیں ہماری آمد کی اطلاع تو دی نہیں ۔ کیا مادام جوزی پہلے سے ہماری منتظر ہیں "...... عمران نے ویٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ۔ مادام جوزی کلب میں آنے والوں سے مل کر بے حد خوش ہوتی ہیں "...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔ دیکھتے ہی کہ کتنی خوش ہوتی ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ بھاری آواز میں کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا جبکہ آخر میں

ایک انتہائی خوبصورت اور جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی موجود تھی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"میں جوزی ہوں ۔ کلب کی مینجر ۔ تشریف لائیے ۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے "...... اس لڑکی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہو۔

"سوری مادام جوزی ۔ ہم مردوں کے ہاتھوں میں الرجی ہے ۔ البتہ آپ ہماری ساتھی خواتین سے مصافحہ کر سکتی ہیں "...... عمران نے جوزی کے مصافحہ کے لئے بڑھتے ہوئے ہاتھ سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا تو جوزی کے ماتھے پر شکن تک نہ ابھری اور اس نے جولیا اور صالحہ سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر مڑ کر ان کے ساتھ ہی صوفوں پر بیٹھ گئی۔

"آپ شاید پہلی بار کلب میں تشریف لائے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کا ماحول آپ کو پسند آئے گا اور آپ کلب کے مستقل ممبر بن جائیں گے "...... جوزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں لارڈ ہاروے کا بھتیجا ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں "...... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ پھر آپ تو وی وی آئی پی ہیں ۔ فرمائیے ۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے "...... جوزی نے چونک کر کہا۔

" پینے پلانے والا شغل ہم ہال میں بیٹھ کر سرانجام دیں گے کیونکہ پینے پلانے کا لطف وہیں آتا ہے ۔ ہم اصل میں مادام اینجلا سے ملنے آئے ہیں تاکہ ان کے اعلیٰ ترین ذوق کی تعریف کر سکیں اور ان سے ہماری ملاقات بھی ہو جائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں معلوم کرتی ہوں ۔ اگر مادام اپنے آفس میں ہیں تو ابھی ملاقات ہو جائے گی "...... جوزی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر میز کی سائیڈ کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے ۔

" مادام ۔ میں جوزی بول رہی ہوں اپنے آفس سے ۔ لارڈ ہاروے کے بھتیجے جناب مائیکل اپنے ساتھیوں کے ساتھ جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں پہلی بار ہمارے کلب میں تشریف لائے ہیں ۔ وہ ہمارے کلب سے بے حد متاثر ہوئے ہیں اور میرے پاس آفس میں تشریف لائے ہیں کہ آپ سے ملاقات کر کے آپ کے ذوق کی تعریف کر سکیں ۔ کیا آپ انہیں ملاقات کا وقت عنایت کریں گی "۔ جوزی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام ۔ بے حد شکریہ مادام "...... دوسری طرف سے بات سن کر جوزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کر دیئے ۔

" میری ۔ میرے آفس میں آجاؤ ۔ یہاں موجود معزز مہمانوں کو مادام نے ملاقات کا وقت دیا ہے ۔ انہیں ان کے آفس تک پہنچا آؤ "...... جوزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" مادام نے آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا ہے حالانکہ عام طور پر وہ وقت نہیں دیا کرتیں "...... جوزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ ان کی خاص عنایت ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی ۔ اس نے جوزی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" میری ۔ معزز مہمانوں کی مادام کے آفس تک رہنمائی کرو "...... جوزی نے آنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام ۔ آئیے تشریف لائیے "...... لڑکی نے پہلے جوزی کو جواب دیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہوئی تھی۔

" او کے ۔ تھینک یو مادام جوزی ۔ آپ سے پھر تفصیلی ملاقات ہو گی "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ جوزی بھی احتراماً اٹھ کھڑی ہوئی ۔

" ضرور ۔ ضرور ۔ یہ میری خوش قسمتی ہو گی لارڈ مائیکل "۔ جوزی نے کہا تو عمران مسکراتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ پھر وہ آفس سے نکل کر میری کی رہنمائی میں راہداری میں آگے بڑھتے چلے

گئے۔

" مجھے یہ سب کچھ مصنوعی لگ رہا ہے"...... صفدر نے اچانک فرانسیسی زبان میں کہا۔

" ہاں ۔ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہے اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا"...... عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک راہداری میں داخل ہوئے تو اس راہداری کی سائیڈ دیوار میں انتہائی خوبصورت تصویری فریم لگے ہوئے تھے۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی پکچر گیلری میں آ گئے ہوں ۔ سامنے ہی ایک انتہائی خوبصورت انداز کا صندل کی لکڑی کا دروازہ تھا جس کی سائیڈ دیوار پر ایک فون پیس ہک سے لٹک رہا تھا۔ میری نے فون پیس ہک سے نکالا اور اس کے دو بٹن پریس کر دیئے ۔

" مادام ۔ میں میری ہوں۔ معزز مہمان آپ کے آفس کے دروازے پر موجود ہیں"...... میری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام "...... میری نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیا اور فون پیس آف کر کے اسے واپس ہک سے لٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

" شکریہ میری "...... عمران نے مڑ کر میری سے کہا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہوئے ۔ یہ کمرہ بھی آفس کے انداز میں سجا ہوا

تھا لیکن مادام جوزی کے آفس سے اس آفس کی سجاوٹ کئی گنا زیادہ تھی اور یہاں کا فرنیچر بھی انتہائی جدید اور انتہائی قیمتی تھا۔ آفس کی چھت بھی ڈیزائن دار تھی اور ہر ڈیزائن میں رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب جل رہے تھے جبکہ دیواروں پر تصویری فریم لگے ہوئے تھے ۔ سامنے ایک خوبصورت اور جدید ڈیزائن کی میز کے پیچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور عمران اسے دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے لاشعور میں یہ بات ابھر آئی کہ اس لڑکی کو وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہے لیکن شعوری طور پر اسے یاد نہ آ رہا تھا۔

" میرا نام اینجلا ہے "...... اس لڑکی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور میں لارڈ ہاروے کا بھتیجا ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں ۔ ہم آپ کے کلب میں پہلی بار آئے ہیں۔ ہمیں یہاں کی سجاوٹ اور رکھ رکھاؤ اس قدر پسند آیا ہے کہ ہم نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کی جائے ۔ ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے ہمیں ملاقات کا وقت دے دیا"...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ کا بے حد شکریہ مسٹر مائیکل ۔ میں لارڈ صاحب کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں ۔ وہ جب بھی ولنگٹن سے ناراک آتے ہیں تو میرے کلب میں ضرور تشریف لاتے ہیں ۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے "...... اینجلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ پینا پلانا ہال میں ہی اچھا لگتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کا تعلق ہارج کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کا ایک ہاتھ جیب میں داخل ہو چکا تھا جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور عمران کو جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ کر اس کے سارے ساتھیوں کے جسم لاشعوری طور پر تن سے گئے تھے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اب اصل کھیل شروع ہونے والا ہے۔

"ہاں مسٹر مائیکل۔ آپ کو درست معلوم ہوا ہے۔ میں ہارج کی ڈائریکٹر ہوں"۔۔۔۔ اینجلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ جیسی نفیس ذوق کی خاتون دہشت گرد تنظیم سے کیوں وابستہ ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دہشت گردی کے سلسلے میں بھی میرا ذوق نفیس ہے۔ کبھی وقت ملا تو آپ کو تفصیل بتاؤں گی"۔۔۔۔ اینجلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا بگ باس کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بالکل بتا سکتی ہوں"۔۔۔۔ اینجلا نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ بتا دیں تو میں آپ کا ممنون ہوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ کا اس بات سے کیا تعلق"۔۔۔ اینجلا نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی فرصت ملی تو اس کی تفصیل بھی بتا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے اس کا کہا ہوا فقرہ اسی پر الٹتے ہوئے کہا تو اینجلا بے اختیار انتہائی مترنم انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی بے حد ذہین اور حاضر جواب ہیں لیکن مسٹر مائیکل۔ کیا لارڈ ہاروے پاکیشیا کے رہنے والے ہیں جو آپ ان کے بھتیجے بن گئے ہیں"۔۔۔۔ اینجلا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"پاکیشیا۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اینجلا ایک بار پھر پہلے کی طرح کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مسٹر علی عمران۔ آپ اس وقت اینجلا کے آفس میں ہیں اور یہاں داخل ہونے کے بعد تو آپ کے ساتھی بھی آپ کے نہیں رہتے۔ آپ کی جیبوں میں اسلحہ آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکے گا"۔۔۔۔ اینجلا نے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے آگے اچانک سیاہ پردہ سا تن گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات کے گرد بھی سیاہ دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں جس طرح اسے پھیلتا ہوا محسوس ہوا تھا اسی طرح غائب ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ بھی جس طرح اچانک نمودار ہوا تھا اسی طرح اچانک غائب ہو

گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا لیکن اسی لمحے اسے اینجلا کا مترنم
قہقہہ سنائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا
اور یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک
کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گردن موڑی تو اس کے سارے ساتھی
بھی اسی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور یہ کوئی بڑا سا تہہ
خانہ تھا جس میں ٹارچنگ کے انتہائی جدید اور قدیم دونوں ٹائپ
کے آلات موجود تھے جبکہ ایک گینڈے کا جسم رکھنے والا آدمی جس کا
سر گنجا تھا اور آنکھوں میں تیز سرخی تھی اور چہرے پر سفاکی اور بربریت
جیسے ثبت نظر آ رہی تھی ایک اونچی پشت کی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا۔
اس کرسی پر اینجلا کسی ملکہ کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر
وہی لباس تھا جو اس نے آفس میں پہنا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی
اس کی طرح ہوش میں آ چکے تھے اور ان کے چہروں پر بھی انتہائی
حیرت کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران یہ
دیکھ کر بھی حیران رہ گیا کہ اس کے سارے ساتھی اپنی اصل شکلوں
میں تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران خود بھی اصل شکل میں ہی ہے۔

" میں چاہتی تو علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران
کی راکھ میرے آفس میں پڑی ہوئی نظر آ رہی ہوتی لیکن تمہیں اس
لئے یہاں لے آئی ہوں اور ہوش دلایا ہے تاکہ تمہاری موت
عبرتناک ہو سکے "...... اینجلا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ تمہاری نظر میں عبرتناک موت کیسی ہوتی ہے "۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک ٹانگ
آہستہ آہستہ اس طرح عقب میں جانے لگی جیسے اس کی ٹانگ تھک
گئی ہو اور وہ اسے گھما کر اس میں اٹھنے والا درد دور کرنا چاہتا ہو
کیونکہ اس نے بہرحال چیک کر لیا تھا کہ یہ عام راڈز والی کرسیاں
ہیں۔

" تمہارے پورے جسم پر تیزاب ڈالا جائے گا۔ پھر تمہارے جسم کا
ایک ایک عضو کاٹا جائے گا اور یہی حال تمہارے ساتھیوں کا کیا
جائے گا۔ بولو ۔ کیسی رہے گی یہ موت "...... اینجلا نے لطف لیتے
ہوئے کہا۔

" اور یہ کام تم خود کرو گی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے
انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

" یہ کام ڈان کرے گا ۔ اسے ایسے کاموں کا بڑا وسیع تجربہ حاصل
ہے "...... اینجلا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ساتھ اس
گینڈے نما گنجے آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جس نے اینجلا کی بات سن
کر دانت نکال دیئے تھے۔

" اور تم صرف تماشا دیکھو گی ۔ کچھ حصہ تو تم بھی ڈال دینا اس
عبرتناک موت میں "...... عمران نے کہا۔

" یہ تم ٹانگ کیوں موڑ رہے ہو ۔ کیا ہوا ہے ۔ کیا ابھی سے
خوفزدہ ہو رہے ہو "...... اینجلا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" عبرتناک میں ویسے تو ناک شامل ہے لیکن میری ٹانگ شامل

ہے۔ عبرت ناک"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو انجلا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ یا تو تم ضرورت سے زیادہ ہی دلیر ہو یا پھر تمہیں میری بات کا یقین نہیں آیا۔ بہرحال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں۔ اب عبرتناک موت کے کھیل کا آغاز ہونا چاہئے"...... انجلا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس کا پیر اب بٹن پر پہنچ چکا تھا اور وہ کسی بھی لمحے راڈز کھول سکتا تھا۔

"ڈان"...... انجلا نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... ڈان نے کہا۔

"الماری سے تیزاب کی بوتل نکالو اور سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی سوئس عورت سے کارروائی کا آغاز کر دو۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لامحالہ یہ عمران کی عورت ہو گی اور اس کی حالت دیکھ کر عبرتناک کا صحیح منظر عمران کے سامنے آ جائے گا"...... انجلا نے کہا۔

"یس مادام"...... ڈان نے پہلے کی طرح دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے عمران نے پیر کا دباؤ ڈالا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... انجلا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور الماری کی طرف جاتا ہوا ڈان بھی کٹاک کی تیز آواز سن کر مڑا ہی تھا کہ عمران جو اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا، کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی لحیم شحیم ڈان چیختا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔

"خبردار انجلا۔ اگر تم نے معمولی سی حرکت بھی کی تو"...... عمران کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو حیرت سے بت بنی انجلا نے یکلخت قلابازی کھائی اور پھر وہ کسی چھلاوے کی طرح کمرے کے بند دروازے کے قریب پہنچ گئی لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز ایک بار پھر گونجی اور دروازہ کھولتی ہوئی انجلا بے اختیار چیخ کر دروازے سے ٹکرائی اور پھر نیچے گر گئی۔ اس کے کولہے میں دو گولیاں پیوست ہو گئی تھیں۔ اس نے نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کے کولہے سے خون نکلنے لگ گیا تھا جبکہ ڈان اس دوران ساکت ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ایک ایک کر کے سب کے راڈز کھول دیئے۔

"یہاں لوگ کم ہوں گے لیکن جتنے بھی ہوں سب کا خاتمہ کر دو۔ میں اس انجلا سے مین ہیڈ کوارٹر کی تفصیل معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کی بینڈیج بھی کر دیں ورنہ زیادہ خون نکلنے

سے یہ مرجائے گی"...... صفدر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو۔ میں نے اس کے دونوں کولہوں میں اس انداز میں گولیاں ماری ہیں کہ وہ گوشت پھاڑ کر باہر نکل گئی ہیں۔ اب تیزاب سے زخم بھی جل جائیں گے اور خون نکلنا بھی بند ہو جائے گا۔ چلو صالحہ اور جولیا اسے اٹھا کر ایک طرف ڈال دو اور الماری سے تیزاب کی بوتل نکال کر اس کے زخموں کو جلا دو"...... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں تیزی سے آگے بڑھیں۔

" ان لوگوں نے ہماری جیبوں سے اسلحہ بھی نہیں نکالا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" راڈز میں جکڑے جانے کے بعد ہم اسلحے کا استعمال کیسے کر سکتے تھے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس دیئے۔ پھر جولیا نے دروازے کے ساتھ پڑی ہوئی بے ہوش انجلا کو گھسیٹ کر ایک طرف کیا تو اس کے ساتھی دروازہ کھول کر باہر نکل گئے جبکہ صالحہ الماری کھول کر ایک بڑی سی بوتل اٹھا چکی تھی۔ اس پر لگے ہوئے لیبل پر تیزاب کا نام اور اس کی مخصوص نشانی موجود تھی۔

" یہ تو بہت طاقتور تیزاب ہے "...... صالحہ نے واپس دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" صرف چند قطرے ڈالنا ورنہ اس کی ہڈیاں تک گل جائیں

گی"...... ایک طرف کھڑے عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر چند لمحوں بعد چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی انجلا بے اختیار چیختی ہوئی تڑپی لیکن جولیا پہلے ہی اس کے جسم کو قابو میں کئے ہوئے تھی۔ صالحہ نے اس کے دوسرے زخم پر بھی چند قطرے تیزاب کے ڈال دیئے تو ایک بار پھر چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی انجلا کے زخم سے دھواں سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی انجلا کے حلق سے دل ہلا دینے والی چیخ نکلی لیکن دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گئی۔ تکلیف کی شدت سے وہ دوبارہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

" بس کافی ہے۔ اب اسے اٹھا کر درمیانی کرسی پر ڈال دو اور راڈز میں جکڑ دو اور صالحہ تم یہ بوتل وہیں رکھ کر پانی کی بوتل اٹھا لاؤ اور اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے انجلا بیٹھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد عمران کی ہدایات کی تعمیل کر دی گئی۔ انجلا کو کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا۔ جولیا اور صالحہ نے زبردستی اس کا منہ کھول کر اس کے حلق میں پانی اتار دیا۔ تھوڑا سا پانی حلق میں اترتے ہی اس کو ہوش آ گیا اور پھر اس نے اس طرح غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے اور پانی سے بھری ہوئی کافی بڑی بوتل وہ پی گئی تو جولیا اور صالحہ دونوں پیچھے ہٹ گئیں اور پھر وہ عمران کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ انجلا نے ہلکے سے پہلو بدلا تو اس کے

منہ سے کراہ سی نکل گئی اور اس کے چہرے پر ہلکے سے کرب کے
تاثرات ابھر آئے۔

" تم۔ تم جادوگر ہو۔ تم نے راڈز کیسے کھول لئے۔ اوہ۔ یہ
میرے کولہوں میں درد ہے۔ تم نے گولیاں ماری تھیں۔ اوہ۔
اوہ"...... اینجلا جیسے جیسے بولتی گئی وہ پہلے سے زیادہ بوکھلاتی چلی جا
رہی تھی۔

" میں نے دانستہ اس انداز میں گولیاں ماری تھیں کہ گولیاں
سائیڈ سے نکل جائیں اور پھر تمہارے زخموں کو تیزاب ڈال کر جلا دیا
گیا ہے اس لئے اب تم بے فکر رہو۔ تکلیف تو تمہیں ہوئی لیکن کم از
کم تمہیں چند قطرے تیزاب پڑنے سے یہ سمجھ تو آ گئی ہو گی کہ یہ
واقعی موت عبرتناک ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

" تم۔ تم نے راڈز کیسے کھول لئے تھے"...... اینجلا کے ذہن کی
سوئی اسی جگہ پر اٹکی ہوئی تھی۔

" عبرت ٹانگ کی مدد سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

" عبرت ٹانگ۔ کیا مطلب"...... اینجلا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

" میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا مسئلہ عبرت ٹانگ ہے۔ میں
نے ٹانگ موڑ کر اس کرسی کی پشت پر موجود راڈز کو آپریٹ کرنے

والا بٹن پریس کر دیا جس کے نتیجے میں کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی
راڈز غائب ہو گئے اور چونکہ تم نے ہماری تلاشی لینے کی تکلیف ہی نہ
کی تھی اس لئے میں نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تمہارا ڈان اور
تم فرش پر پڑے تھے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا تو اینجلا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے۔
اس کے چہرے پر گہری مایوسی امنڈ آئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور
صفدر اندر داخل ہوا۔

" یہاں چار افراد تھے۔ چاروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہاں اوپر
کلب کے تمام کمروں اور ہالوں میں ہونے والی گفتگو ٹیپ ہو رہی تھی
اور تمام لوگوں کی باقاعدہ فلمیں تیار ہو رہی تھیں۔ یہاں کی
الماریاں بلیک میلنگ سٹف سے بھری ہوئی ہیں"...... صفدر نے
ایک نظر اینجلا کی طرف دیکھتے ہوئے باقاعدہ تفصیل سے رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ باہر پہرہ دو۔ فی الحال اینجلا کو عبرتناک اور عبرت
ٹانگ کا فرق سمجھا رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار
مسکرا دیا اور پھر واپس پلٹ گیا۔

" تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ میں اب تمہارے آڑے نہیں
آؤں گی"...... اینجلا نے کہا۔

" صالحہ۔ تیزاب کی بوتل اٹھاؤ اور کارروائی شروع کر دو تاکہ پہلے
اینجلا کو عبرت ناک کا مطلب سمجھایا جا سکے"...... عمران نے اس بار

سرد لہجے میں کہا تو صالحہ خاموشی سے اٹھی اور ایک طرف پڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اٹھا کر وہ واپس مڑی اور اینجلا کی طرف بڑھنے لگی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھ سے جتنی چاہے دولت لے لو۔ لڑکیاں لے لو۔ میں خود تمہاری خدمت کروں گی لیکن ایسا مت کرو"۔ اینجلا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ ظاہر ہے وہ اس تیزاب کی طاقت سے بھی واقف تھی اور یقیناً پہلے جب اس کے سامنے لوگوں پر تیزاب ڈالا جاتا ہو گا تو ان لوگوں کی حالت بھی اسے معلوم تھی۔

" صرف ایک صورت میں تمہیں زندہ اور درست حالت میں چھوڑا جا سکتا ہے اینجلا کہ تم مین ہیڈ کوارٹر اور بگ باس کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... اینجلا نے چیختے ہوئے کہا۔

" صالحہ شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو صالحہ جو اس کے قریب رک گئی تھی اس نے تیزی سے بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔

" رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... اینجلا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" بتاؤ ورنہ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

" مم۔ مین ہیڈ کوارٹر نارتھن روڈ پر واقع ہے مورش پیلس۔ وہی

مین ہیڈ کوارٹر ہے"...... اینجلا نے جلدی سے کہا۔

" کون ہے بگ باس"...... عمران نے کہا۔

" لارڈ مورش جو سینٹ کا چیئرمین ہے"...... اینجلا نے لمبا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" فون نمبر کیا ہے اس کا"...... عمران نے کہا تو اینجلا نے فون نمبر بتا دیا۔

" جولیا۔ فون لے آؤ یہاں تاکہ اینجلا ہمیں کنفرم کرا دے ورنہ پھر واقعی عبرتناک موت اس کا مقدر ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو"...... اینجلا نے اس بار بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

" پہلے کنفرم کراؤ کہ تم نے واقعی سچ بولا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ میں کیسے کنفرم کراؤں"...... اینجلا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کو فون کر کے ایسی بات کرو کہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ وہی بگ باس ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

" لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس کا بتایا ہوا نمبر پریس کرو اور فون اس کے کان سے لگا دو اور یہ بھی سن لو اینجلا کہ اگر تم واقعی عبرتناک

حالت میں نہیں مرنا چاہتی تو تم اسے کوئی اشارہ نہ کرنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں اشارہ کر بھی دوں تو اس سے کیا ہو گا"...... اینجلا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کے بعد اس پر اینجلا کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد باوقار تھا۔

"اینجلا بول رہی ہوں بگ باس"...... اینجلا کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"کہاں سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنے آفس سے بگ باس"...... اینجلا نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یس کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"...... اس بار بگ باس کے لہجے میں اطمینان کی جھلکیاں موجود تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ مین ہیڈ کوارٹر میں موجود خصوصی کمپیوٹر پر اس نے نہ صرف اینجلا کی آواز کو چیک کیا ہو گا بلکہ یہ بھی چیک کیا ہو گا کہ وہ واقعی اپنے آفس کے فون سے بات کر رہی ہے اس لئے اس کے لہجے میں اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

"بگ باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ

عمران اور اس کے ساتھی ناراک میں ہی موجود ہیں"...... اینجلا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں موجود ہیں۔ کیوں۔ انہیں تو واپس چلے جانا چاہئے تھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ یقیناً مین ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر رہے ہوں گے بگ باس"۔ اینجلا نے کہا۔

"لیکن ایسی صورت میں پھر وہ ناراک میں کیوں ہیں"۔ دوسری طرف سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہو سکتا ہے بگ باس کہ وہ یہاں کسی مخبری کرنے والی تنظیم سے رابطہ کر رہے ہو کیونکہ آپ کو معلوم تو ہے کہ یہاں بڑی بڑی ایسی تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر ہیں"...... اینجلا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن وہ بہرحال ایسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا ہے"...... بگ باس نے کہا۔

"میں نے جے گروپ کو ہائر کیا تھا اور جے گروپ نے مجھے بتایا ہے کہ ایک گروپ جو دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے راس فیلڈ گروپ کے جوزف سے ملا تھا اور اس نے جوزف سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ موزنر کے لئے اس کے سپیشل گروپ کو کس نے ہائر کیا تھا لیکن جوزف نے انہیں بتایا کہ یہ کام تھرڈ پارٹی کا ہے اس لئے وہ واپس چلے گئے۔ جے گروپ کو اس بات کا علم بعد میں ہوا

لیکن اب وہ انہیں دوبارہ ٹریس کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں جلد ٹریس کر لیں گے"...... اینجلانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے کلب میں کوئی گروپ آیا تھا اور تم نے اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دی تھیں۔ پھر وہ گروپ تمہارے آفس میں موجود رہا اور پھر غائب ہو گیا"...... بگ باس نے کہا۔

"یس بگ باس۔ دو عورتوں اور چار مردوں کا ایک گروپ تھا۔ جے گروپ نے اس بارے میں اطلاع دی تھی۔ وہ ان کی طرف سے مشکوک تھے اس لئے میں نے انہیں اپنے کلب میں مخصوص آفس میں بلا کر ان پر زائم ریز ڈال کر جلا کر راکھ کر دیا لیکن اس سے پہلے انہوں نے جوزی کو بتایا تھا کہ وہ لارڈ ہاروے کا بھتیجا ہے اور اس کے ساتھ اس کے ساتھی ہیں۔ بعد میں تحقیقات کی گئی تو یہ بات غلط نکلی۔ بہرحال وہ راکھ کر دیئے گئے ہیں"...... اینجلانے کہا۔

"لارڈ ہاروے کا جب کوئی بھائی ہی نہیں ہے تو پھر اس کا بھتیجا کیسے ہو سکتا ہے۔ کہیں یہی گروپ تو پاکیشیائی ایجنٹوں کا نہیں تھا۔ تم نے ان کی چیکنگ کرنی تھی"...... بگ باس نے کہا۔

"میں نے پہلے یہی سوچا تھا لیکن مجھے وہ لوگ خطرناک نظر آئے تو میں نے ان پر زائم ریز فائر کر دیں تاکہ اگر وہ واقعی وہی لوگ ہیں تب بھی ختم ہو جائیں اور اگر نہیں تب بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... اینجلانے جواب دیا۔ اب وہ بڑے مطمئن لہجے میں بات کر

رہی تھی۔

"لیکن تم انہیں بے ہوش کر کے چیکنگ بھی کر سکتی تھی"۔ بگ باس نے کہا۔

"بگ باس۔ اگر وہ اصل لوگ تھے تو میں خطرے میں پڑ جاتی۔ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں"...... اینجلانے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال ان کی تلاش جاری رکھو۔ ان کی ناراک میں موجودگی نے مجھے پریشان کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس بگ باس۔ کام جاری ہے۔ اگر وہ ہلاک نہیں ہو گئے تو بہرحال ٹریس ہو جائیں گے اور پھر مارے جائیں گے"...... اینجلانے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے فون پیس ہٹا کر اسے آف کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی۔ اب مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں خاموشی سے یہاں سے باہر نکال دیتی ہوں"...... اینجلانے کہا۔

"ہاں۔ تم نے سچ بولا ہے اس لئے بے فکر رہو۔ لیکن یہاں سے نکلنے کا راستہ ہمیں بتاؤ"...... عمران نے کہا تو اینجلا نے راستے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اب یہ بتاؤ کہ وہاں مین ہیڈ کوارٹر میں کیا انتظامات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" انتظامات۔ مجھے کیا معلوم۔ میں تو وہاں کبھی گئی نہیں"۔ اینجلا نے چونک کر کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس بار اس نے جھوٹ بولا ہے۔

" صالحہ۔ اس کے پیر پر تیزاب ڈالو تاکہ اس کی یادداشت درست ہو جائے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صالحہ نے کھلی ہوئی بوتل اٹھائی اور آگے بڑھ کر تیزاب کے چند قطرے اس نے اینجلا کے پیر پر ڈال دیئے۔ تیزاب پڑتے ہی چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دھواں نکلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اینجلا کے حلق سے انتہائی دردناک چیخیں نکلنے لگیں اور وہ اس طرح دائیں بائیں سر پٹکنے لگی جیسے اسے کوئی خاص قسم کا دورہ پڑ گیا ہو۔

" ابھی تو صرف چند قطرے پڑے ہیں۔ پوری بوتل خالی ہو گی تو پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ عبرتناک کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا لیکن اینجلا چیختی اور سر پٹختی رہی۔

" صالحہ "...... عمران نے کہا۔

" رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... یکلخت اینجلا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" مین ہیڈ کوارٹر اور بگ باس کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ اور یہ سن لو کہ جیسے ہی تمہارے منہ سے جھوٹ پر مبنی ایک لفظ بھی نکلا تو پوری بوتل تم پر انڈیل دی جائے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اینجلا نے اس طرح بتانا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ پھر عمران نے سوالات کر کے سب کچھ معلوم کر لیا۔

" جولیا۔ اسے آف کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ اینجلا کی چیخوں سے ایک بار پھر گونج اٹھا لیکن یہ چیخیں چند لمحوں بعد ہی خاموشی میں ڈوب گئیں۔ اینجلا ختم ہو چکی تھی۔

ایکریمیا کی سپیشل سروسز کے چیف جنرل کلارک اپنے مخصوص آفس میں موجود تھے کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس "...... انہوں نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی جھجکتی ہوئی آواز سنائی دی تو جنرل کلارک بے اختیار چونک پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی۔ کون ہے وہ"...... جنرل کلارک نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب اس نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ ڈگریاں بھی دوہرائی

ہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے ایک بار پھر جھجکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران۔ کراؤ بات"...... جنرل کلارک نے چونک کر کہا۔ ان کے چوڑے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ عمران سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔ جنرل کلارک کی ساری عمر گو ایکریمیا کی ملٹری انٹیلی جنس میں گزری تھی لیکن ان کے سابق چیف سیکرٹری لارڈ نارتھن سے خاندانی تعلقات تھے کیونکہ جنرل کلارک کے والد بھی لارڈ تھے اور سابق چیف سیکرٹری لارڈ نارتھن کے تعلقات عمران کے والد سے بھی تھے کیونکہ وہ دونوں ایک ہی کالج میں طویل عرصہ تک پڑھے تھے اور اسی وجہ سے اس عمران کا بھی لارڈ نارتھن کے پاس آنا جانا تھا اور لارڈ نارتھن اسے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ چاہتے تھے اور جنرل کلارک کی ملاقات بھی وہیں اس عمران سے ہوئی تھی اور عمران جس قدر شگفتہ طبیعت کا مالک تھا کہ جنرل کلارک کو بھی اس کی یہ طبیعت لارڈ نارتھن کی طرح بے حد پسند آئی تھی اور پھر جب سے جنرل کلارک سپیشل سروسز کے چیف بنے تھے انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے کارناموں کی باقاعدہ اطلاعات ملتی رہتی تھیں اور وہ اسی لحاظ سے عمران کے بہت بڑے شیدائی تھے۔ ان کے دل میں اس کے کارنامے سن کر ہمیشہ یہی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش عمران پاکیشیائی کی بجائے ایکریمین نژاد ہوتا اور اب اس عمران کی کال آئی تھی اس لئے

ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران کی مخصوص شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ جنرل کلارک بول رہا ہوں"...... جنرل کلارک نے اپنے مخصوص سنجیدہ آواز میں کہا۔

"بیٹری سے چلنے والا یا چابی سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جنرل کلارک بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جنرل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ انہیں واقعی عمران کی بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"آج کل ہمارے پاکیشیا میں دو ٹائپ کے کلاک ملتے ہیں۔ ایک میں تو چابی بھری جاتی ہے۔ وہ پرانے دور کے ہوتے ہیں شاید آپ کی طرح کے ہوں جبکہ جدید کلاک میں ایک چھوٹا بیٹری سیل پڑتا ہے اور پھر وہ کئی کئی ماہ ٹک ٹک کرتا رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار مسکرا دیئے۔ اب انہیں سمجھ آئی تھی کہ عمران نے کلارک کو کلاک بنا دیا ہے وقت بتانے والا کلاک۔

"میرا فون نمبر تمہیں کہاں سے مل گیا عمران۔ ویسے تم فون کیوں کر رہے ہو۔ آ جاؤ"...... جنرل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ درمیان میں ان کی پرسنل سیکرٹری فون

سن رہی ہو گی۔

"کیا واقعی مجھ جیسا عام سا آدمی سپیشل سروسز کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہاں زلزلہ تو نہیں آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم آ جاؤ۔ میں کہہ دیتا ہوں۔ کوئی زلزلہ نہیں آئے گا"۔ جنرل کلارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کے انچارج جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایک نوجوان علی عمران آ رہا ہے اسے ریڈ کارڈ جاری کر دینا اور میرے آفس تک پہنچا دینا"...... جنرل کلارک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران۔ کیا وہ پاکیشیائی ہے جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ پاکیشیائی ہے"...... جنرل کلارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ انہوں نے عمران کو اس لئے یہاں کال کر لیا تھا کہ اس نے جس قسم کی گفتگو کرنی ہے وہ کم از کم پرسنل سیکرٹری کے کانوں میں تو نہ پڑے اور دوسری بات یہ کہ اسے معلوم تھا کہ عمران بغیر مقصد کے اسے فون نہیں کر سکتا اس لئے لازماً کوئی ایسا مسئلہ ہو گا جس کی وجہ سے اسے یہاں فون کرنا پڑا ہے۔ وہ اس بارے میں تفصیل سے بات

کرنا چاہتا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا تو جنرل کلارک اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"خوش آمدید عمران "...... جنرل کلارک نے آگے بڑھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا آفس دیکھ کر اب مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ آپ تو ایکریمیا کے بہت بڑے عہدیدار ہیں اور آپ نے مجھے ملاقات کا وقت دے کر حقیقتاً میری عزت افزائی کی ہے"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور کسی کو معلوم ہو نہ ہو لیکن مجھے تمہاری دنیا میں حیثیت کا علم ہے اس لئے اصل اعزاز تو اس آفس کو حاصل ہوا ہے کہ تم خود چل کر یہاں آئے ہو"...... جنرل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اس آفس میں فالج زدہ افراد کا علاج کیا جاتا ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا تو جنرل کلارک بے اختیار چونک پڑے۔

"فالج زدہ افراد کا علاج۔ کیا مطلب "...... جنرل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے میں خود چل کر آیا ہوں۔ اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ یہاں لوگوں کو اٹھا کر لایا جاتا ہو گا اور ایسا فالج زدہ افراد کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جنرل کلارک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہاری یہی شگفتہ باتیں مدتوں یاد رہتی ہیں۔ لارڈ نارتھن سے جب بھی ملاقات ہو اور تمہارا ذکر آئے تو ان جیسے سنجیدہ آدمی بھی تمہاری باتیں یاد کر کے گھنٹوں بچوں کی طرح ہنستے رہتے ہیں"...... جنرل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے باوجود اس کے یاد رکھا ہوا ہے کہ میں ان کی وصیت پر عملدرآمد کا شدت سے خواہش مند ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جنرل کلارک اٹھے اور میز کے قریب جا کر انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... انہوں نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے لگے۔

"فی الحال تمام مصروفیات منسوخ کر دو اور مجھے ڈسٹرب بھی مت کرو۔ میں انتہائی اہم معاملات پر بات چیت میں مصروف ہوں۔ میرے آفس میں ایپل جوس کے دو گلاس بھی بھجوا دو"...... جنرل کلارک نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر مڑے تو بے اختیار چونک پڑے کیونکہ عمران کے چہرے پر اب گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"آئی ایم سوری جنرل کلارک۔ مجھے خود ہی سوچنا چاہئے تھا کہ آپ ڈیوٹی پر ہیں اور انتہائی مصروف ہوں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ایسی کوئی بات نہیں ۔ تم سے ملاقات کبھی کبھار ہی تو
ہوتی ہے"...... جنرل کلارک نے صوفے پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے
کہا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے
اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایپل جوس کے دو بڑے بڑے
گلاس تھے۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک ایک
گلاس دونوں کے سامنے رکھ کر وہ خالی ٹرے اٹھائے واپس مڑا اور
کمرے سے باہر چلا گیا۔

" لو پیو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے "...... جنرل
کلارک نے کہا۔

" شکریہ ۔ آپ یہ بتائیں کہ ایکریمیا میں سینٹ کے چیئرمین کا
عہدہ کس قدر بااختیار ہے"...... عمران نے گلاس اٹھا کر جوس سپ
کرتے ہوئے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار چونک پڑے۔

" سینٹ کے چیئرمین کا عہدہ بے حد بااختیار ہے ۔ صدر کی عدم
موجودگی میں سینٹ کا چیئرمین ہی قائم مقام صدر بنتا ہے۔ اس سے
تم خود ان کے عہدے کے بارے میں سمجھ سکتے ہو۔ لیکن تم کیوں
پوچھ رہے ہو"...... جنرل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ سینٹ کے چیئرمین کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

" میں ۔ اوہ نہیں ۔ قطعاً نہیں ۔ میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔
پھر ملکی عہدیداروں کے خلاف تو ویسے بھی میں کوئی اختیار نہیں

رکھتا۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔ تفصیل سے بات کرو۔ سینٹ کے
چیئرمین تو لارڈ مورش ہیں اور وہ انتہائی نیک نام اور خاصے مقبول
ہیں"۔ جنرل کلارک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آخر کوئی تو ہوگا جو ان کے خلاف کام کر سکتا ہے۔ فرض کیا کہ
وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جو ان کی نیک نامی کے خلاف ہو"۔
عمران نے کہا۔

" اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اگر ایسا ہو تو اس کے لئے
سینٹ اور کانگریس کی مشترکہ کمیٹی صدر صاحب تشکیل دیں گے جو
ابتدائی انکوائری کرنے کے بعد صدر صاحب کو رپورٹ دے گی اور
صدر صاحب جو کارروائی مناسب سمجھیں گے کر دیں گے"...... جنرل
کلارک نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی۔
میں سمجھا تھا کہ آپ سپیشل سروسز کے چیف ہیں شاید کام ہو
جائے"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھے بتاؤ تو سہی ۔ اصل بات کیا ہے"...... جنرل کلارک نے
کہا۔

" آپ سن کر کیا کریں گے ۔ صرف کاندھے اچکا کر خاموش ہو
جائیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وعدہ رہا کہ کاندھے نہیں اچکاؤں گا "...... جنرل کلارک نے
بھی مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے خاموش بہرحال ضرور ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو اس بار جنرل کلارک بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو وعدہ رہا کہ خاموش بھی نہیں رہوں گا"...... جنرل کلارک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ نے کبھی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہارچ کا نام سنا ہے"...... عمران نے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار اچھل پڑے۔

"سنا ہے کا کیا مطلب۔ ہارچ نے تو ایکریمیا اور یورپ میں اودھم مچا رکھا ہے۔ ایکریمیا میں بھی اس نے بے شمار خوفناک اور تباہ کن کارروائیاں کی ہیں اور ایکریمیا کی بے شمار ایجنسیاں اس کے خلاف کام کر رہی ہیں لیکن آج تک کامیابی نہیں ہو سکی۔ میری سپیشل سروس بھی اس کیس پر کام کر رہی ہے لیکن ہمیں بھی کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ مگر تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے اور میرے ساتھیوں نے موزمیں ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اور اس کے تحت کام کرنے والی تنظیموں اور گروپس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اب مسئلہ رہ گیا ہے ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر کا۔ کیونکہ جب تک مین ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ نہیں ہوگا اس وقت تک یہ تنظیم ختم نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی بخشی ہے مگر مسئلہ ایسا آن پڑا ہے کہ اگر میں نے براہ راست قدم اٹھایا تو ہو سکتا

ہے کہ پاکیشیا اور ایکریمیا کے درمیان تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جائیں اور میں ایسا نہیں چاہتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"موزمیں سب ہیڈ کوارٹر۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہاں جو اچانک تباہی ہوئی تھی وہ مساگر کلب کی تباہی کیا وہ ہارچ کا سب ہیڈ کوارٹر تھا۔ کیا واقعی"...... جنرل کلارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر انہیں تفصیل بتا دی۔ جنرل کلارک کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ شو عمران۔ ہم یہاں ایکریمیا کے رہنے والے اور تمام وسائل کے باوجود آج تک کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں کر سکے لیکن تم نے پاکیشیا سے آکر چند ساتھیوں کے ساتھ اتنی بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ واقعی تمہاری صلاحیتیں گاڈ گفٹڈ ہیں لیکن ہارچ کا دائرہ کار تو ایکریمیا اور یورپ تک محدود ہے۔ یہ تم لوگوں نے اس کے خلاف کیسے کام شروع کر دیا"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"ہارچ کے سب ہیڈ کوارٹر کے انچارج سٹاچو نے کافرستان کی سپیشل سروسز سے پاکیشیا کے سب سے اہم ترلام ڈیم کی تباہی کا مشن لیا تھا اور مین ہیڈ کوارٹر نے اس کی توثیق کر دی اس لئے اور آئندہ کے لئے پاکیشیا کی تنصیبات کو اس تنظیم سے بچانے کے لئے ہمیں اس کے خلاف کام کرنا پڑا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے

کہا تو جنرل کلارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیکن تم تو سینٹ کے چیئرمین لارڈ مورش کا نام لے رہے تھے۔ اس کا کیا تعلق ہے اس کے ساتھ"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"کیا آپ میری بات پر یقین کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد۔ میں جانتا ہوں کہ تم مذاق ضرور کرتے ہو لیکن جھوٹ نہیں بولتے اور نہ ہی کسی پر بہتان طرازی کرتے ہو"...... جنرل کلارک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس حسن ظن کا شکریہ۔ ہارج کا سربراہ سینٹ کا چیئرمین لارڈ مورش ہے اور ہارج کا مین ہیڈ کوارٹر ناراک میں اس کا محل مورش پیلس ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جنرل کلارک کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد اور میں آپ کے پاس آیا بھی اسی لئے تھا کہ میں اس مین ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر کے وہاں موجود ہارج کا تمام ریکارڈ حکومت کے سامنے لے آؤں۔ ویسے تو یہ میرے لئے زیادہ آسان تھا کہ میں لارڈ مورش کو گولی مار دوں اور مین ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دوں لیکن اس طرح لارڈ کے اس جرم پر ہمیشہ کے لئے پردہ پڑ جائے گا اور ظاہر ہے وہ سینٹ کے چیئرمین ہیں اس لئے ان کی موت کی تحقیقات ہوتی اور لازماً کوئی نہ کوئی ایجنسی سراغ لگا لیتی کہ یہ پاکیشیائی

ایجنٹوں کا کام ہے تو پھر کسی کو یقین نہ دلایا جا سکتا تھا کہ لارڈ دراصل کیا تھا۔ اس طرح پاکیشیا اور ایکریمیا کے تعلقات ہمیشہ کے لئے بگڑ بھی سکتے تھے اس لئے میں چاہتا تھا کہ لارڈ کی اصلیت اعلیٰ حکام کے سامنے لائی جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جنرل کلارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ان کے چہرے پر سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں جیسے وہ کچھ سوچ رہے ہوں۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہاری سوچ درست ہے اور مجھے حیرت ہے کہ تم اتنی دور کی بات کیسے سوچ لیتے ہو۔ تمہاری جگہ میں ہوتا تو اتنی گہری بات کبھی ذہن میں نہ آتی۔ بہرحال اس کا بندوبست ہو جائے گا"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نئے چیف سیکرٹری سر نیلسن ان معاملات میں انتہائی اصول پسند ہیں۔ وہ شاید اس صورت حال میں صدر صاحب کو بھی گرفتار کرنے سے باز نہ آئیں۔ میں ان سے بات کرتا ہوں"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"سر نیلسن۔ وہ کب بنے ہیں چیف سیکرٹری۔ پہلے تو سر ایلسان تھے اور سر ایلسان میرے انتہائی مخالف تھے۔ وہ اسرائیل نواز تھے"...... عمران نے کہا۔

"ان کا صدر صاحب سے کسی بات پر اختلاف ہوا تو انہوں نے استعفیٰ دیا اور چلے گئے۔ اب ان کی جگہ سر نیلسن ہیں۔ یہ دو ماہ پہلے

بنے ہیں"...... جنرل کلارک نے جواب دیا۔

"اس سے پہلے سر نیلسن ڈیفنس سیکرٹری تھے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو"...... جنرل کلارک نے چونک کر کہا۔

"میں تو خیر اتنے بڑے عہدیدار کو اتنا نہیں جان سکتا لیکن وہ مجھ جیسے حقیر فقیر کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ میری ان سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا تو جنرل کلارک نے اٹھ کر میز پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور اسے لا کر انہوں نے درمیانی میز پر رکھا اور پھر اس کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کو پریس کر کے انہوں نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف آف سپیشل سروسز بول رہا ہوں جنرل کلارک۔ چیف صاحب سے بات کراؤ"...... جنرل کلارک نے باوقار سے لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو جنرل کلارک نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے عمران نے درست کام کیا ہو۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں جنرل کلارک بول رہا ہوں اپنے آفس سے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے آپ واقف

ہوں گے۔ وہ اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں اور وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... جنرل کلارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران اور یہاں تمہارے آفس میں۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ کراؤ اس سے بات"...... دوسری طرف سے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو جنرل کلارک نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلام عرض کرنے کی جرأت کر سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے بڑے شگفتہ سے لہجے میں کہا تو جنرل کلارک کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں کیونکہ سر نیلسن انتہائی سنجیدہ اور بردبار آدمی تھے۔ وہ کسی کا معمولی سا اونچا لہجہ بھی برداشت نہ کرتے تھے۔

"اوہ۔ تم نائی بوائے۔ تم یہاں جنرل کلارک کے آفس تک کیسے پہنچ گئے"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا کہ جنرل کلارک کی پھیلی ہوئی آنکھیں مزید پھیلتی چلی گئیں۔

"میں ایکریمیا کا سٹینڈرڈ ٹائم دیکھنا چاہتا تھا لیکن پھر معلوم ہوا کہ سٹینڈرڈ ٹائم کا اصل کلاک آپ کے آفس میں موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر نیلسن کے آہستہ سے ہنسنے کی آواز سنائی دی تو جنرل کلارک نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب مزید حیرت زدہ ہونے سے ان کے ذہن نے جواب دے دیا ہو۔

"عمران۔ کیا کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے۔ مجھے بتاؤ"...... سر

نیلسن نے کہا۔

"ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے ہارچ۔ اس کے بارے میں یقیناً آپ کو بخوبی علم ہو گا۔ اس نے پاکیشیا کے خلاف سازش کی جس کے جواب میں مجھے اس کے خاتمے کا حکم چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے مل گیا۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے مونز میں اس کے سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا اور اس کے تحت کام کرنے والی تمام تنظیموں اور گروپس کی فائلیں ان کے متعلقہ ملکوں کو بھجوا دیں۔ اس طرح ان گروپس اور تنظیموں کا بھی خاتمہ کر دیا گیا لیکن جب تک اس کا مین ہیڈ کوارٹر اور اس کے سربراہ کا خاتمہ نہ کیا جائے اس وقت تک اس دہشت گرد تنظیم کا مکمل خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں نے اس کے مین ہیڈ کوارٹر اور اس کے سربراہ کا پتہ چلا لیا ہے۔ لیکن وہ سربراہ ایکریمیا کا اتنا بڑا عہدیدار ہے کہ اگر میں ویسے ہی اسے ہلاک کر دیتا اور اس کا مین ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیتا تو ہارچ تو ختم ہو جاتی لیکن پاکیشیا اور ایکریمیا کے تعلقات بھی خراب ہو سکتے تھے اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ اب چیف سیکرٹری بن چکے ہیں کیونکہ آپ سے پہلے کے چیف سیکرٹری اسرائیل نواز تھے اس لئے وہ میرے متعلق نرم گوشہ نہ رکھتے تھے اس لئے میں جنرل کلارک کے پاس آیا اور انہوں نے جب آپ کے بارے میں بتایا تو میں نے سوچا کہ آپ سے بات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کون ہے وہ عہدیدار جو ہارچ جیسی خوفناک دہشت گرد تنظیم کا بھی سربراہ ہے"...... چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ کو میری بات پر یقین آجائے گا یا آپ کو کوئی ثبوت دینا پڑے گا"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنے سے زیادہ تم پر اعتماد ہے۔ عمران بیٹے"...... سر نیلسن نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ تو میں بتا دیتا ہوں کہ ہارچ کا سربراہ ایکریمین سینٹ کا چیئرمین لارڈ مورش ہے اور ہارچ کا مین ہیڈ کوارٹر ناراک میں اس کا مورش پیلس ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ مگر"...... سر نیلسن یہ سن کر واقعی بری طرح بوکھلا گئے تھے۔

"اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ کی مجبوریوں کا بخوبی علم ہے۔ میں یہ سب کچھ ثبوت آپ کے سامنے رکھ دوں گا لیکن مجھے صرف یہ چاہئے کہ آپ مجھ پر اعتماد کریں اور جب میں آپ کو کال کروں تو آپ تشریف لے آئیں۔ چاہیں تو ایکریمیا کے صدر صاحب کو بھی ساتھ لے آئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے۔ تم میرا خاص نمبر نوٹ

کرو۔ تم جب بھی اس نمبر پر کال کر کے اپنا نام لو گے تو میں جہاں بھی ہوں گا تم سے میری بات کرا دی جائے گی۔ لیکن عمران بیٹے۔ ثبوت ایسے ہوں کہ ان میں معمولی سی لچک بھی نہ ہو"...... سر نیلسن نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے تو میں بھی آپ کے اعتماد پر انشاء اللہ پورا اتروں گا لیکن ایک درخواست ہے کہ جب تک میں آپ کو کال نہ کروں آپ نے یہ بات کسی طرح بھی اوپن نہیں کرنی"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے سر نیلسن سے بہت قریبی تعلقات ہیں۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ سر نیلسن جیسے آدمی ہنس بھی سکتے ہیں"...... جنرل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنجیدہ سے سنجیدہ انسان یا تو احمقوں کی بات پر ہنسا کرتا ہے یا بچوں کی بات پر۔ اب پتہ نہیں سر نیلسن مجھے کیا سمجھ کر ہنستے رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے نجانے ایسی خوبصورت باتیں کرنے کا فن کہاں سے سیکھا ہے۔ بہرحال میری ایک درخواست ہے"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"درخواست نہیں حکم کریں جناب۔ میں آخر آپ کے پاس کسی

اعتماد کی بنا پر ہی آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بے حد شکریہ۔ میری درخواست ہے کہ اس معاملے میں تم مجھے عزت دو"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"بالکل مل سکتی ہے۔ بس آپ ایک بار ہمت کریں"۔ عمران نے کہا تو جنرل کلارک بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے۔ کیا مطلب"...... جنرل کلارک نے پوچھا تو عمران نے انہیں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے"...... جنرل کلارک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

لارڈ مورش اپنے پیلس میں بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں
موجود تھا۔ اس کے مخبروں نے اسے اطلاع دی تھی کہ اینجلا کلب کے
نیچے اینجلا کے مخصوص آفس میں اینجلا کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس
کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی ملی ہے جبکہ نیچے موجود اس کے تمام
آدمیوں کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے یہ اطلاع بھی
مل گئی تھی کہ اس سے پہلے اینجلا نے اسے فون کر کے جو کچھ بتایا تھا
وہ سب غلط تھا۔ اینجلا نے کلب میں آنے والے گروپ کو اپنے آفس
میں زائم ریز سے جلا کر راکھ کرنے کی بجائے بے ہوش کر دیا تھا اور
پھر وہ انہیں نیچے اپنے مخصوص حصے میں لے گئی تھی۔ اس کے بعد
جب اینجلا سے رابطہ نہ ہو سکا تو عقبی خفیہ راستے کو چیک کیا گیا تو یہ
راستہ کھلا ہوا ملا اور پھر اندر سے اینجلا سمیت ان سب کی لاشیں ملیں
اور اب لارڈ مورش بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس گروپ کے خلاف آخر کیسے

ایا جائے کیونکہ اس پاکیشیائی گروپ نے اپنی کارکردگی سے واقعی
ے پاگل کر دیا تھا۔ کوئی بھی گروپ ان کے مقابلے میں نہ ٹھہر رہا
ٹا۔ آخر سوچ سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ فی الحال وہ خاموش
ہے۔ اسے معلوم تھا کہ اینجلا کو مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی
معلوم ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ لارڈ مورش اس کا سربراہ ہے
ین اسے یقین تھا کہ اس کی بظاہر جو حیثیت ہے اس کی وجہ سے اس
ر کوئی بھی ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ کر سکے گا اور اگر پاکیشیائی ایجنٹوں
نے اس کے پیلس کے مخصوص حصے میں داخل ہونے کی کوشش کی
و وہ یقیناً مارے جائیں گے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ
ارضی طور پر مین ہیڈ کوارٹر کو کلوز کر کے خود اپنے پیلس کے اس
صے میں منتقل ہو جائے گا جہاں وہ بطور لارڈ اور چیئرمین سینٹ کے
طور پر رہتا تھا۔ ابھی اس نے یہ فیصلہ کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ مورش نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پیلس مینجر ہاروے کا فون ہے۔ سپیشل سروسز کے
چیف جنرل کلارک آپ سے ملاقات چاہتے ہیں کیونکہ آئندہ ہونے
والے سینٹ کے اجلاس کی سیکورٹی حکومت نے سپیشل سروسز کے
ذمے لگا دی ہے اور وہ اس سلسلے میں آپ سے احکامات اور ہدایات
لینا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے اس کے مخصوص حصے کے
انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔ میں پیلس میں جا رہا ہوں ۔ تم اس مخصوص حصے کو کلوز کر کے اپنے تمام ساتھیوں سمیت پیلس میں آ جاؤ اور سب کو اطلاع دے دو کہ تاحکم ثانی مین ہیڈ کوارٹر کو کلوز کر دیا گیا ہے۔ جب میں مناسب سمجھوں گا تمہیں کال کر کے اسے دوبارہ اوپن کر دوں گا"...... لارڈ مورش نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"چ ۔ چ ۔ چیف ۔ مین ہیڈ کوارٹر کو کلوز کر دیا جائے" ۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں اور یہ میرا حکم ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنے احکامات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس ۔ جو میں سوچ سکتا ہوں یہ کیسے سوچ سکتا ہے ۔ نانسنس"...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مخصوص حصے سے ایک خفیہ راستے سے نکل کر پیلس میں آ گیا۔ یہاں اس کا آفس موجود تھا۔ وہ اپنے آفس میں داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں ہاروے"...... لارڈ نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ یس سر ۔ کیا آپ پیلس میں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور سنو ۔ چونکہ فی الحال مین ہیڈ کوارٹر کلوز کر دیا گیا ہے اس لئے اب میں مستقل طور پر پیلس میں ہی رہوں گا ۔ تم تمام پروٹوکول اوپن کر دو اور ہاں ۔ سپیشل سروسز کے جنرل کلارک نے فون کیا تھا"...... لارڈ نے کہا۔

"سر ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا ۔ میں نے انہیں کہا کہ لارڈ صاحب مصروف ہیں جب وہ فارغ ہوں گے تو میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں گا اور پھر جو جواب آپ دیں گے اس تک پہنچا دیا جائے گا"...... ہاروے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میری اس سے بات کراؤ ۔ وہ کیا چاہتے ہیں" ۔ لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ نے کہا۔

"جنرل کلارک لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ہاروے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... لارڈ نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب میں جنرل کلارک بول رہا ہوں چیف آف سپیشل سروسز"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ کا لہجہ اور

زیادہ نخوت آمیز ہو گیا تھا۔

" لارڈ صاحب ۔ آئندہ ہفتے سینٹ کا اجلاس ہو رہا ہے اور اس کی سیکورٹی میرے سیکشن کے ذمے چیف سیکرٹری صاحب نے لگائی ہے ۔ اس سلسلے میں مجھے آپ کی ہدایات اور آپ کے احکامات کی ضرورت ہے ۔ آپ اگر برائے مہربانی اجازت دیں تو میں اپنے سیکشن چیف کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں "...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آجائیں "...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ہاروے کو جنرل کلارک اور اس کے سیکشن چیف کو پیلس میں داخلے کی اجازت دینے اور انہیں خصوصی ملاقات روم میں بھجوا کر اطلاع دینے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ بہرحال سینٹ کا چیئرمین تھا جس پر کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔

دو کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں ناراک کی ایک سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں ۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جنرل کلارک خود تھا جبکہ اس کے ساتھ ایکریمین میک اپ میں عمران بیٹھا ہوا تھا۔ یہ سپیشل سروسز کی سٹاف کار تھی جبکہ عقبی کار میں عمران کے باقی ساتھی تھے۔ وہ سب بھی ایکریمین میک اپ میں تھے جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر موجود تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صالحہ اور جولیا موجود تھیں اور عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ یہ عام کار تھی۔ عمران نے انہیں تفصیلی ہدایات دے دی تھیں کہ وہ جب لارڈ پر ہاتھ ڈال دے گا تو پھر وہ انہیں ٹرانسمیٹر پر مزید ہدایات دے گا اور انہوں نے پیلس پر ریڈ کر دینا ہے۔ وہ سب اس کے لئے ہر قسم کا اسلحہ بھی ساتھ لائے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی مشینری بھی ان کے پاس تھی جو ہر قسم کے

سائنسی حفاظتی حصاروں کو زیرو کر سکتی تھی۔ گو جنرل کلارک نے عمران سے کہا تھا کہ وہ سپیشل سروسز کا گروپ ساتھ لے لیتا ہے لیکن عمران نے اسے سمجھایا تھا کہ جب تک وہ لارڈ کے خلاف کوئی ثبوت حاصل نہ کر لے اس وقت وہ سپیشل سروسز کو حرکت میں نہ لائے اور یہ بات جنرل کلارک کی سمجھ میں آ گئی تھی اور جنرل کلارک نے عمران کے کہنے پر لارڈ کو فون کر کے اس سے ملاقات کا وقت لیا تھا اور اب وہ سب دو کاروں میں سوار ہو کر مورش پیلس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا آپ بھی پہلی بار وہاں جا رہے ہیں"...... عمران نے جنرل کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... جنرل کلارک نے مختصر سا جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک عظیم الشان محل نما عمارت کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے روک دی جہاں چار مسلح گارڈز موجود تھے جبکہ تنویر کار آگے لے گیا اور پھر اگلے موڑ پر پہنچ کر وہ کار مڑ کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"یس"...... ایک گارڈ نے جنرل کلارک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں سپیشل سروسز کا چیف جنرل کلارک ہوں اور یہ میرا سیکشن انچارج مائیکل ہے۔ ہمیں لارڈ صاحب نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... جنرل کلارک نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا۔

"یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ اندر تشریف لے جائیں"...... گارڈ نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جہازی سائز کا پھاٹک کھل گیا تو جنرل کلارک کار اندر لے گیا۔ اس نے وسیع و عریض پورچ میں کار لے جا کر روکی اور پھر وہ اور عمران دونوں نیچے اتر آئے۔ ان دونوں نے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اتر کر ان کی طرف بڑھا۔

"میرا نام باروے ہے جناب۔ میں لارڈ صاحب کا مینجر ہوں"...... اس آدمی نے غور سے جنرل کلارک اور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں جنرل کلارک ہوں اور یہ میرے سیکشن کا انچارج مائیکل ہے۔ ہمیں لارڈ صاحب نے ملاقات کا وقت دیا ہے"...... جنرل کلارک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ آئیے سر"...... اس آدمی نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی وسیع لیکن انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... مینجر باروے نے کہا۔

"اس وقت ہم ڈیوٹی پر ہیں"...... جنرل کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اتنے بڑے پیلس میں آپ اکیلے رہتے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

"نہیں جناب ۔ مکمل سٹاف ہے ۔ میں لارڈ صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع دیتا ہوں "...... مینجر بارو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اب کیا کرو گے ۔یہاں تو مکمل سٹاف ہے ۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا"...... جنرل کلارک نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"گھبرائیں نہیں ۔ میرے پاس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود ہیں اور میں نے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو جو دو دو گولیاں کھلائی تھیں وہ اسی لئے تھیں کہ اس گیس کا اثر ہم پر نہ ہو سکے ۔ مجھے اصل فکر یہاں کے سائنسی حفاظتی نظام کی تھی لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہاں کوئی ایسا حفاظتی نظام موجود نہیں ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر کا اصل پورشن اس پیلس سے علیحدہ ہے اس لئے یہاں سب لوگوں کو بے ہوش کرنے کے بعد ہم اسے تلاش کریں گے اور پھر تمام ثبوت سامنے آنے کے بعد چیف سیکرٹری صاحب کو اطلاع دیں گے "۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھ لو عمران ۔ اگر تمہارا اندازہ غلط ثابت ہوا تو تمہیں تو شاید کوئی فرق نہ پڑے لیکن میں بے موت مارا جاؤں گا۔ میرا تو کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... جنرل کلارک نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو کوئی شک ہے تو آپ بے شک واپس چلے جائیں۔

ہم یہ سارا کام خود کر لیں گے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔اب جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا "...... جنرل کلارک نے کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ اس کی جسامت کے مطابق خاصا چوڑا تھا اور چہرے پر ایسا رعب اور دبدبہ تھا کہ دیکھتے ہی آدمی سمجھ جاتا تھا کہ یہ شخص یقیناً کوئی لارڈ ہے۔ جنرل کلارک اٹھ کھڑا ہوا تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لارڈ مورش نے بڑی نخوت بھری نظروں سے انہیں دیکھا اور پھر وہ سامنے موجود ایک علیحدہ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جنرل کلارک اور عمران ویسے ہی کھڑے رہے۔

"بیٹھ جاؤ ۔ ہم تمہیں اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دے رہے ہیں"...... لارڈ نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا مشکور ہوں لارڈ صاحب "...... جنرل کلارک نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ جبکہ عمران بغیر کوئی بات کئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو ۔ مختصر بات کرو ۔ میرے پاس تم جیسے چھوٹے چھوٹے عہدیداروں سے بات کرنے کا وقت نہیں ہوا

کرتا"...... لارڈ نے کہا۔
" لارڈ صاحب۔ آپ نے وصیت کر رکھی ہے "...... اچانک
عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے تکلفی تھی اور اس کی بات سن کر
لارڈ اور جنرل کلارک دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے عمران نے
بات کرنے کی بجائے کوئی بم مار دیا ہو۔
" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم اس
انداز میں ہم سے بات کرو"...... لارڈ کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا تھا اور
آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔
" ہارچ کے سربراہ کو واقعی ایسے ہی مشتعل مزاج ہونا چاہئے لارڈ
مورش۔ اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے "...... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لارڈ اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں لاکھوں
وولٹیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک بگڑ گیا تھا۔
" تم۔ تم۔ عمران۔ پاکیشیائی تم"...... لارڈ نے رک رک کر
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور
ساکت ہو گیا۔
" یہ کیا ہوا۔ کیا تم نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی
ہے"...... جنرل کلارک نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔
" ارے نہیں۔ یہ تو میرا نام سن کر ہی بے ہوش ہو گیا ہے۔ میں
آپ کے ذہن میں موجود شک دور کرنا چاہتا تھا۔ اگر یہ ہارچ کا سربراہ
نہ ہوتا تو یہ علی عمران کے نام پر اس طرح بے ہوش ہی نہ ہوتا۔ عام

آدمی کے لئے میرا نام اس قدر دہشت انگیز نہیں ہو سکتا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جنرل کلارک نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔
" اوہ۔ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں ثبوت دیا ہے۔
بہر حال اب واقعی میرے ذہن سے شک نکل گیا ہے۔ لیکن جو کچھ
کرنا ہے جلدی کرو"...... جنرل کلارک نے کہا۔
" آپ یہیں رکیں۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی
سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ باہر برآمدے میں پہنچتے ہی اس نے جیب
سے یکے بعد دیگرے دو کیپسول نکال کر فرش پر مارے اور پھر تیزی
سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ باہر موجود
مسلح دربان بہر حال اس گیس سے بے ہوش نہیں ہو سکتے اس لئے وہ
انہیں اندر بلا کر ان کا خاتمہ کر دینا چاہتا تھا۔ اس نے پھاٹک کے
قریب پہنچ کر چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر آ گیا۔ وہاں موجود چار مسلح
افراد اسے اس طرح باہر آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔
" مسٹر ہارڈے نے تمہیں کال کیا ہے۔ اندر آؤ"...... عمران نے
کہا اور واپس مڑ کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے ایک
محافظ اندر داخل ہوا تو عمران اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح
ٹوٹ پڑا اور پلک جھپکنے میں اس نے اس کی گردن توڑ دی تھی۔ اسی
لمحے دوسرا محافظ اندر داخل ہوا۔ شاید پہلے محافظ کے منہ سے ہلکی سی
اوغ کی آواز انہیں سنائی دے گئی تھی اور اس بار عمران کا بازو بجلی

کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرا محافظ جو بظاہر بڑے چوکنے انداز میں اندر داخل ہو رہا تھا یکلخت چیختا ہوا نیچے جا گرا اور نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر جھٹکا کھا کر واپس گرا اور ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے باقی دو محافظ بھی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ عمران نے اچانک ایک کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر دوڑتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ دوسرا تیزی سے عمران کی طرف پلٹا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف گرا اور پھر وہ دونوں نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے دوبارہ گرے اور ساکت ہو گئے۔ عمران جانتا تھا کہ اب تک بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات پورے پیلس سمیت یہاں بھی پھیل چکے ہیں اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ دونوں اٹھ کر کچھ آگے بڑھنے کے بعد لازماً بے ہوش ہو جائیں گے۔ عمران نے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا ونڈ بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ کال تنویر اٹنڈ کرے گا کیونکہ دوسرا فکسڈ ٹرانسمیٹر اس کے پاس تھا۔

"یس۔ راشیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"کار سمیت آجاؤ۔ میں پھاٹک کھول رہا ہوں۔ یہاں کوئی رکاوٹ

نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے واپس جیب میں ڈالا اور پھر اس نے چھوٹا پھاٹک بند کیا جبکہ بڑے پھاٹک کا اندرونی لاک اس نے کھول دیا جبکہ پھاٹک نہ کھولا۔ چند لمحوں بعد اسے کار رکنے کی آواز سنائی دی تو اس نے پھاٹک کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی تو عمران نے پھاٹک دوبارہ بند کر دیا اور پھر تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار رکتے ہی اس کے ساتھی نیچے اتر آئے تھے۔

"صفدر۔ تم یہاں پھاٹک کے پاس رکو۔ کہیں کوئی اچانک نہ آ جائے اور باقی ساتھی یہاں جتنے بھی بے ہوش افراد پڑے ہوئے ہیں سوائے ان دربانوں کے انہیں کسی بڑے ہال میں اکٹھا کرو۔ جلدی کرو۔ اب ہم نے انتہائی تیزی سے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو سوائے صفدر کے باقی سب ساتھی تیزی سے دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ عمران نے ان سب کو پہلے ہی بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں کھلا دی تھیں اس لئے وہاں موجود گیس کے اثرات ان پر اثر نہ کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ تیزی سے ایک کمرے سے باہر آئی۔

"عمران صاحب۔ اس کمرے میں تو پورا سیٹلائٹ کام کر رہا ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب ان لوگوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ سب ساتھیوں کو کہہ دو کیونکہ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ اس کمرے میں موجود ہے"..... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ تیزی سے واپس چلی گئی۔ اس سیٹلائٹ نما کمرے میں ہاروے ایک میز کے پیچھے ایک کرسی پر موجود تھا۔ عمران کو اس ہاروے کی تلاش تھی۔ اس نے اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ ساتھ ہی اس نے وہاں موجود فون کا کارڈلیس فون پیس بھی اٹھا لیا اور فون کا ایک بٹن پریس کر دیا تاکہ اسے کوئی فون کرے تو وہ اسے اٹنڈ کر سکے۔ ویسے اسے یقین تھا کہ ہاروے اس مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تفصیلات جانتا ہوگا اور وہ اسے ہوش میں لا کر اس سے فوری طور پر تمام معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

چیف سیکرٹری سر نیلسن اپنے آفس میں موجود تھے۔ ان کی نظریں سامنے موجود ایک فائل پر جمی ہوئی تھیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سپیشل سروسز کے چیف جنرل کلارک کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو سر نیلسن بے اختیار چونک پڑے۔ ان کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔

"کرائیں بات"..... سر نیلسن نے کہا۔

"جنرل کلارک بول رہا ہوں جناب"..... چند لمحوں بعد جنرل کلارک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"..... سر نیلسن نے کہا۔

"جناب۔ لارڈ مورش پیلس سے بول رہا ہوں۔ علی عمران نے

واقعی اس پیلس کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے ہارچ کے مین ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دیا ہے حالانکہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات تھے اور وہاں موجود فائلوں سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ لارڈ مورش ہی ہارچ کا سربراہ ہے۔ پورے پیلس کو اس وقت سپیشل سروسز نے گھیر رکھا ہے۔ آپ تشریف لے آئیں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کہاں ہے"...... سر نیلسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ اور اس کے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں جناب"۔ جنرل کلارک نے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ لارڈ مورش ہی ہارچ کا سربراہ ہے"...... سر نیلسن نے کہا۔

"یس سر۔ اس کے ناقابل تردید ثبوت سامنے آ چکے ہیں جناب۔ میں نے خود چیک کر کے آپ کو کال کی ہے"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"عمران سے میری بات کراؤ"...... سر نیلسن نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران۔ مجھے صدر مملکت کو ساتھ لانا پڑے گا۔ اس لئے اب بھی وقت ہے کہ تم بتا دو کہ کیا واقعی ایسے ثبوت موجود ہیں۔ کمزور ثبوت تو نہیں ہیں"...... سر نیلسن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ انہیں ضرور ساتھ لے آئیں جناب۔ میں لارڈ صاحب کے منہ سے اس کا اعتراف کرا دوں گا"...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا تم اس پر تشدد کرو گے"...... سر نیلسن نے بری طرح چونک کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ صدر ایکریمیا اور آپ جیسی بااصول شخصیات کے سامنے تو میں ان کے منہ پر تھپڑ بھی نہیں مار سکتا۔ بہرحال آپ آ جائیں۔ کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"اوکے"...... سر نیلسن نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس رابطہ کر کے یہ معلوم کرو کہ کیا جناب صدر صاحب موجود ہیں یا نہیں۔ میں ان سے انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں"...... سر نیلسن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سر نیلسن نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر کھچاؤ کے تاثرات نمایاں تھے۔ انہوں نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جناب ۔ صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری صاحب لائن پر ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔چیف سیکرٹری نیلسن بول رہا ہوں"۔۔۔ سر نیلسن نے کہا۔

"جناب ۔ میں ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں ۔ فرمائیں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا کیونکہ ایکریمیا میں چیف سیکرٹری کا عہدہ انتہائی اہم ترین اور انتہائی بااختیار عہدہ گردانا جاتا تھا۔

"جناب صدر صاحب سے بات کرائیں ۔ انتہائی اہم معاملہ ان کے نوٹس میں لانا ہے"۔۔۔ سر نیلسن نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں ۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"جناب ۔ میں نیلسن بول رہا ہوں چیف سیکرٹری"۔۔۔ سر نیلسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فرمایئے سر نیلسن ۔ کیا معاملہ ہے جو آپ کو اس طرح مجھے کال کرنا پڑا ہے"۔۔۔ صدر نے اسی طرح باوقار اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ہارچ ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے جس نے ایکریمیا اور یورپ میں بے شمار ایسی دہشت گردانہ کارروائیاں کی ہیں جن سے خاص طور پر ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا

پڑے ہیں"۔۔۔ سر نیلسن نے باقاعدہ تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور میں نے اس سلسلے میں ایک سپیشل سرکلر بھی جاری کر دیا ہے کہ اس تنظیم کو ٹریس کر کے اس کا فوری خاتمہ کیا جائے لیکن آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کیا اس نے کوئی اور واردات کی ہے"۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب ۔ بلکہ اس تنظیم کا سب ہیڈ کوارٹر جو مونز میں تھا وہ تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کے تحت کام کرنے والی تمام تنظیموں اور گروپس کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے لیکن اس کا مین ہیڈ کوارٹر ٹریس ہونے سے بچ گیا تھا۔ اب اسے بھی ٹریس کر لیا گیا ہے اور ہارچ کے سربراہ کو بھی سامنے لے آیا گیا ہے ناقابل تردید ثبوتوں کے ساتھ اور میں اس سلسلے میں ہی اطلاع دینا چاہتا تھا"۔۔۔ سر نیلسن نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ۔ یہ تو آپ نے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے لیکن آپ نے اس سلسلے میں روٹین سے ہٹ کر کیوں فون کیا ہے۔ آپ فائل بھجوا دیتے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب ۔ہارچ کی سربراہ ایسی شخصیت ہیں جن کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ سے اس سلسلے میں ان کی گرفتاری کی اجازت لی جا سکے"۔۔۔ سر نیلسن نے کہا۔

"اوہ ۔ کون ہے ۔ میرا تو خیال تھا کہ کوئی مجرم ہو گا۔ کون ہے"۔۔۔ صدر صاحب نے چونک کر کہا۔

" سینٹ کے چیئرمین لارڈ مورش اور انہوں نے ناراک میں اپنے
پیلس کے نیچے مین ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا"...... سر نیلسن نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ اوہ نہیں
آپ کو یقیناً کوئی غلط رپورٹ ملی ہے"...... صدر صاحب نے کہا۔

" جناب۔ یہ بات کنفرم ہے اور اس کے ناقابل تردید ثبوت بھی
مل گئے ہیں۔ اس وقت مورش پیلس سپیشل سروسز کے گھیرے میں
ہے اور لارڈ مورش بھی سپیشل سروسز کے چیف جنرل کلارک کی
تحویل میں ہیں لیکن ان کی باضابطہ گرفتاری کے لئے آپ کی اجازت
کی ضرورت ہے۔ آپ اگر خود مورش پیلس تشریف لے چلیں تو یہ
سب ثبوت آپ کے سامنے پیش کئے جا سکتے ہیں"...... سر نیلسن نے
کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ یہ تو اتنا بڑا دھماکہ کیا
ہے آپ نے کہ مجھے واقعی یقین نہیں آ رہا"...... صدر نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اطلاع سو فیصد درست ہے جناب"...... سر نیلسن نے کہا۔

" آپ اب مورش پیلس جا رہے ہیں"...... صدر نے کہا۔

" یس سر۔ میں نے ابھی روانہ ہونا ہے۔ اگر آپ تشریف لے
چلیں تو میں آپ کے ساتھ جاؤں گا"...... سر نیلسن نے کہا۔

" میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ میں سیکرٹری آف
سٹیٹ کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ میری نمائندگی کریں گے"۔ صدر نے

کہا۔

" کیا بارج کے خلاف کام سپیشل سروسز نے کیا ہے۔ پھر تو انہیں
خصوصی ایوارڈز ملنے چاہئیں"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ ان کے خلاف سارا کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیا
ہے جس کا لیڈر علی عمران ہے۔ بارج نے کافرستان سے مل کر پاکیشیا
کا کوئی اہم ڈیم اڑانا چاہا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی۔
پھر جب انہوں نے سینٹ کے چیئرمین کو بارج کا سربراہ پایا تو انہوں
نے مجھ سے رابطہ کیا کیونکہ اگر وہ ویسے ہی ان کے خلاف کارروائی کر
دیتے تو پاکیشیا اور ایکریمیا کے تعلقات یقیناً بگڑ جاتے۔ ہمیں کسی
صورت یقین ہی نہ آتا کہ لارڈ مورش بارج کے سربراہ ہو سکتے ہیں۔
میں نے جنرل کلارک کو ان کے ساتھ کام کرنے کو کہا تاکہ اس
کارکردگی میں ایکریمیا بھی شامل ہو جائے اور یہ بات بھی کنفرم ہو
جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے درست آدمی پر ہاتھ ڈالا ہے۔
اب جنرل کلارک نے کنفرم کیا ہے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے"۔
سر نیلسن نے اپنے اصول کے مطابق پوری سچائی سے بات بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں میرے نوٹس
میں پہلے بھی آیا ہے کہ یہ لوگ کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔ بہرحال
آپ حکومت ایکریمیا کی طرف سے حکومت پاکیشیا کو شکریے کا لیٹر
بھی ضرور بھجوا دیں۔ گڈ بائی"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو سر نیلسن نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام پر انہوں

نے مورش پیلس فوری روانگی کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سیکرٹری آف سٹیٹ سر رالف کی کال آ گئی تو سر نیلسن نے ایک بار پھر انہیں ساری تفصیل بتا دی کیونکہ بہرحال وہ صدر کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ویسے بھی سیکرٹری آف سٹیٹ انتظامی طور پر صدر اور سینٹ کے چیئرمین کے بعد سب سے بااختیار عہدہ تھا لیکن جب سر نیلسن نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتایا تو سر رالف کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"علی عمران یہاں نارک میں موجود ہے"۔ سر رالف نے کہا۔

"یس سر۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے"۔۔۔۔ سر نیلسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں یہ سب درست ہے ورنہ پہلے مجھے حقیقتاً آپ کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی غلط کام نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ آپ یہیں سٹار ہاؤس میں آ جائیں پھر ہم اکٹھے جائیں گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سر نیلسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ایک بڑے ہال نما تہہ خانے میں ایک کرسی پر لارڈ مورش بے ہوشی کے عالم میں رسیوں سے بندھا موجود تھا جبکہ اس کے سامنے کرسیوں پر سر نیلسن اور سیکرٹری آف سٹیٹ سر رالف ہونٹ بھینچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی کرسیوں کے پیچھے جنرل کلارک کھڑا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں موجود نہیں تھے۔

"کہاں ہے وہ ثبوت جنرل کلارک جو ناقابل تردید ہیں"۔۔۔ سر نیلسن نے جنرل کلارک سے کہا۔

"عمران ابھی آ رہا ہے جناب۔ ثبوت اس کے پاس ہیں"۔ جنرل کلارک نے کہا اور اسی لمحے عمران اندر داخل ہوا۔

"ارے واہ۔ یہاں تو بڑے بڑے آفیسران اور اعلیٰ حکام موجود ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ وہ ناقابل تردید ثبوت کہاں ہیں کہ لارڈ مورش ہی

ہارج کا سربراہ ہے"...... سر نیلسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ پہلے اس سارے مین ہیڈ کوارٹر کا راؤنڈ لگا لیں تاکہ یہاں کے سائنسی حفاظتی اقدامات اور یہاں موجود فائلیں سب آپ خود چیک کر لیں۔ پھر ثبوت بھی پیش کر دیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مسٹر علی عمران ۔ اگر لارڈ مورش ہی ہارج کا سربراہ ہے تو پھر اسے ٹریس کر کے آپ نے ایکریمیا پر احسان کیا ہے ۔ جناب صدر بے حد بے چین ہیں۔ میں نے انہیں فوری رپورٹ دینی ہے تاکہ وہ ان کی گرفتاری کا حکم دے سکیں کیونکہ سینٹ کے چیئرمین کو صدر صاحب کے حکم کے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکتا اس لئے برائے کرم آپ ہمیں وہ ثبوت دکھا دیں تاکہ ہم صدر صاحب کو رپورٹ دے سکیں"...... سر رالف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے ۔ اس نے جیب سے ایک ڈائری نکالی اور سر رالف کی طرف بڑھا دی۔

" سر ۔ یہ لارڈ مورش کی ذاتی ڈائری ہے ۔ یہ باقاعدہ ڈائری لکھنے کے عادی ہیں۔ یہ ان کے انتہائی خفیہ سیف سے برآمد ہوئی ہے۔ اس میں پوری تفصیل موجود ہے اور تحریر بھی لارڈ مورش کے اپنے ہاتھ کی ہے اور انہوں نے ہر صفحے پر باقاعدہ اپنے دستخط کر رکھے ہیں۔ آپ اسے چیک کر لیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر رالف نے ڈائری کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے

صفحے پلٹنا شروع کر دیئے ۔

" ٹھیک ہے ۔ لیکن اس پر شک کیا جا سکتا ہے کہ یہ خصوصی طور پر تیار کی گئی ہے اور لارڈ مورش اس سے انکار بھی کر سکتے ہیں"...... سر رالف نے ڈائری بند کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر ایسا ہے کہ لارڈ مورش کو اپنے منہ سے اعتراف جرم کرنا پڑے گا۔ جنرل کلارک نے پہلے ہی اس کا انتظام کر دیا ہے ۔ یہاں ایسے آلات نصب کر دیئے گئے ہیں کہ یہاں ہونے والی تمام بات چیت ٹیپ ہو گی اور یہاں موجود ایسے خفیہ کیمرے ساتھ ساتھ فلم بناتے رہیں گے جبکہ ساتھ والے کمرے میں آپ بیٹھیں گے وہاں سکرین پر اس ہال کا منظر بھی آپ دیکھتے رہیں گے اور یہاں ہونے والی تمام بات چیت بھی سنتے رہیں گے لیکن لارڈ مورش کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ایسا ہو رہا ہے ورنہ وہ اعتراف ہی نہ کرے گا۔ جنرل کلارک آپ کی راہنمائی کریں گے"...... عمران نے کہا۔

" آیئے سر نیلسن ۔ عمران درست کہہ رہا ہے ۔ ہماری موجودگی میں لارڈ مورش کسی صورت بھی اقرار نہیں کرے گا جبکہ مجھے یقین ہے کہ عمران اس سے اعتراف جرم کرا لے گا"...... سر رالف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم کوئی تشدد نہیں کرو گے ۔ سمجھے "...... سر نیلسن نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" آپ فکر مت کریں ۔ میں تو انتہائی نرم دل انسان ہوں۔ تشدد

"کے تو تصور سے ہی مجھے خوف آتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سر
نیلسن اور سر رالف دونوں بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر جنرل
کلارک کی رہنمائی میں وہ دونوں اس ہال سے باہر چلے گئے تو تھوڑی
دیر کے بعد عمران نے جیب سے ایک شیشی نکالی، اس کا ڈھکن ہٹایا
اور آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر رسیوں سے بندھے ہوئے لارڈ
مورش کے ناک سے وہ شیشی لگا دی اور چند لمحوں بعد اس نے شیشی
ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا
اور خود سامنے موجود اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر چند لمحے پہلے سر
رالف بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جنرل کلارک اندر آ گیا
اور پھر وہ بھی خاموشی سے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد لارڈ مورش کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا
شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول
دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر وہ
چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی
تھی۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی
کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ
صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے کیوں باندھ رکھا
ہے"۔۔۔۔ لارڈ مورش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ مورش۔ تم اس ہال کو پہچانتے ہو گے۔ یہ تمہارے مین

ہیڈ کوارٹر کا ہال ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس وقت تمہارے
مین ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ہاروے نے
زبان کھول دی ہے اور اس نے سب کچھ بتا دیا ہے اسی لئے تو میں نے
تم سے پوچھا تھا کہ تم نے وصیت کر رکھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"کیا تم وہی عمران ہو۔ پاکیشیائی عمران۔ لیکن تم نے یہ سب
کیسے کر لیا۔ وہ یہاں کے حفاظتی انتظامات۔ وہ سب کیا ہوئے۔"
لارڈ مورش نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنرل کلارک سپیشل سروسز کے سربراہ ہیں اور ایسے حفاظتی
انتظامات سے نمٹنا بھی جانتے ہیں اور جب ہاروے نے سب کچھ بتا دیا
ہے تو پھر یہ انتظامات آسانی سے ختم کر دیئے گئے۔ البتہ اب میں
تمہارے سامنے دو صورتیں رکھتا ہوں۔ ان میں سے ایک تم قبول
کر لو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسی صورتیں۔ مجھے چھوڑ دو۔ تم جتنی دولت
کہو گے میں دوں گا"۔۔۔۔۔ لارڈ مورش نے کہا۔ اب اس کا لہجہ بھیک
مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"دولت کی بات بعد میں ہو گی۔ پہلے دو صورتیں سن لو۔ تم
سینٹ کے چیئرمین ہو اس لئے ظاہر ہے صدر ایکریمیا اور دیگر اعلیٰ
حکام کو اس بات کا یقین نہیں آئے گا کہ تم ہی ہارج کے سربراہ ہو
جبکہ تمہاری ذاتی ڈائری بھی میرے پاس موجود ہے لیکن تمہارا عہدہ

اتنا بڑا ہے کہ یہ ڈائری بھی مشکوک ہو سکتی ہے اس لئے ایک
صورت تو یہ ہے کہ ابھی تمہیں گولی مار دی جائے اور تمہارے مین
ہیڈ کوارٹر کو بھی اسی طرح تباہ کر دیا جائے جیسے ہم نے تمہارے
سب ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا تھا تاکہ تمہیں پاکیشیا کے خلاف دہشت
گردانہ کارروائیوں کی بکنگ کی سزا دی جا سکے اور جنرل کلارک بھی
اس صورت پر رضامند ہیں۔ وہ بعد میں کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں
نامعلوم افراد نے گولی مار دی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہارچ
کے سربراہ ہونے کا اعتراف کر لو اور وعدہ کرو کہ آئندہ تمہاری تنظیم
پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی اور مجھے اور جنرل
کلارک کو دس دس کروڑ ڈالر دے دو تو جنرل کلارک بھی خاموش
رہیں گے اور میں بھی تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔ اس
طرح تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور تمہاری تنظیم بھی"۔ عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھ سے اس سے زیادہ رقم لے لو لیکن اعتراف میں نہیں
کروں گا"۔ لارڈ مورش نے کہا۔

"یہ اعتراف اس لئے ضروری ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے چیف کو حلفاً رپورٹ دے سکوں کہ تم نے بطور ہارچ کے
سربراہ یہ وعدہ کیا ہے کہ تم پاکیشیا کے خلاف آئندہ کوئی کارروائی
نہیں کرو گے۔ باقی ایکریمیا اور یورپ میں تم اور تمہاری تنظیم جو
کرتی رہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تم دولت لے لو اور چلے جاؤ"۔
لارڈ مورش نے کہا۔

"اوکے۔ پھر پہلی صورت پر ہی عمل ہو گا" عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور اس
کے چہرے پر انتہائی سفاکی اور بربریت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم مجھے گولی مار دو
گے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے دوسری صورت منظور ہے۔ لیکن تم نے میرا
اعتراف ٹیپ نہیں کرنا"...... لارڈ مورش نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ میں نے تم پر پاکیشیا میں مقدمہ نہیں
چلانا اور پھر تم اتنے بڑے عہدیدار ہو کہ ایسے ٹیپ پر کوئی اعتبار ہی
نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"جنرل کلارک۔ کیا تم رضامند ہو دولت لینے اور مجھے چھوڑنے
پر"۔ لارڈ مورش نے جنرل کلارک سے کہا۔

"جو عمران کہہ رہا ہے وہ درست ہے"...... جنرل کلارک نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں لارڈ مورش اعتراف کرتا ہوں کہ میں
ہارچ کا سربراہ ہوں اور مورش پیلس ہارچ کا مین ہیڈ کوارٹر
ہے"...... لارڈ مورش نے کہا۔

"اوکے۔ تم نے اپنی جان بچا لی"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل

جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں دولت دے دیتا ہوں"..... لارڈ مورش نے کہا۔

"دولت کی فکر مت کرو۔ جنرل کلارک اب کیا خیال ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ڈائری کی بات کرو"...... جنرل کلارک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اب تو بہرحال یہ کوئی مسئلہ نہیں رہا لارڈ مورش۔ یہ ڈائری تمہارے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور اس کے ہر صفحے پر تمہارے دستخط ہیں۔ اسے میں ساتھ لے جاؤں گا تاکہ اگر تم پھر پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کرو تو میں اس ڈائری کو استعمال کر سکوں"۔ عمران نے جیب سے ڈائری نکالتے ہوئے کہا جو اس نے سر رالف سے لے کر جیب میں ڈال لی تھی۔

"ہاں۔ یہ میری ذاتی ڈائری ہے اور اس میں تمام تحریر بھی میرے ہاتھ کی ہے اور دستخط بھی میرے ہیں"...... لارڈ مورش نے کہا۔

"بس اب میں مطمئن ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈائری اس نے جنرل کلارک کے حوالے کر دی۔

"ہاں۔ اتنا کافی ہے"...... جنرل کلارک نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے رہا کر دو"...... لارڈ مورش نے کہا۔

"ابھی رسیوں سے تمہاری رہائی ہو جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو سر رالف اور ان کے پیچھے سر نیلسن اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے جنرل کلارک تھا۔

"آپ۔ آپ۔ کیا مطلب۔ آپ"...... لارڈ مورش نے ان دونوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"لارڈ مورش۔ ایکریمیا نے آپ کو اتنا بڑا عہدہ دیا۔ اتنی عزت دی اور آپ نے ایکریمیا کو ہی تباہ کرنے کے لئے ہارج بنا لی۔ آپ جیسے آدمی کو تو واقعی گولی مار دینی چاہئے۔ آپ کا اعتراف جرم اس وقت پوری ایکریمین قوم نے صدر سمیت سنا ہے۔ صدر صاحب نے آپ کی گرفتاری کے احکامات دے دیئے ہیں۔ مجھے آپ کو ایکریمین کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے"...... سر رالف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں"...... لارڈ مورش نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ابھی اس میں اتنی شرم باقی ہے کہ یہ شرم سے بے ہوش ہو جائے"...... عمران نے کہا تو سر رالف اور سر نیلسن دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

بگ چیلنج

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

بگ چیلنج — ایک ایسا چیلنج جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے واقعی ایک بڑا چیلنج تھا۔ کیسے —— ؟

بگ چیلنج — ایک ایسی لیبارٹری جو چند گھنٹوں میں تبدیل کر دی گئی تھی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہیں سر پٹکتے رہ گئے۔ کیوں —— ؟

بگ چیلنج — ایک ایسا مشن جس کے بارے میں اسرائیلی صدر اور اعلیٰ حکام کو سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے کبھی مکمل نہ کر سکیں گے۔

بگ چیلنج — ایک ایسی اسرائیلی لیبارٹری جسے ٹریس کرنا عمران کے لئے بھی ناممکن بن کر رہ گیا تھا۔ کیوں —— ؟

وہ لمحہ — جب عمران کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنا خون خود بھی پینا پڑا اور جبراً اپنے ساتھیوں کو بھی پلانا پڑا۔ انتہائی انوکھی سچویشن۔

کیا — عمران اور اس کے ساتھی اس بگ چیلنج کو پورا کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ؟

* انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور منفرد انداز کی کہانی *

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی منفرد موضوع پر مبنی دلچسپ کہانی

کاٹن سیڈ

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

کاٹن سیڈ کپاس کا بیج جسے اسرائیل پاکیشیا کی مکمل تباہی و بربادی کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا۔ یا —— ؟

کاٹن سیڈ ایکریمین کمپنی کا ایسا کاٹن سیڈ جسے ملکی و غیر ملکی زرعی ماہرین نے پاکیشیا کی معیشت کے لئے نیک فال قرار دے دیا۔ کیا واقعی ایسا تھا —— ؟

کاٹن سیڈ جسے پاکیشیائی زرعی ماہرین اور سائنسدانوں نے بھی ہر لحاظ سے چیک کر کے "او۔ کے" قرار دے دیا مگر کیا یہ واقعی "او۔ کے" تھا —— ؟

وہ لمحہ جب عمران کو پہلی بار معلوم ہوا کہ اسرائیلی سازش کس قدر خوفناک ہے اور پاکیشیا کا عبرتناک حشر ہونے والا ہے۔ پھر کیا ہوا —— ؟

کیا کاٹن سیڈ سے پاکیشیا کی تباہی و بربادی کو روکا بھی جا سکتا تھا۔ یا نہیں —— ؟

وہ لمحہ جب اسرائیلی سازش کامیاب بھی ہو گئی اور پاکیشیائی ماہرین اور سیکرٹ سروس کو اس کا ادراک بھی نہ ہو سکا۔ کیوں —— ؟

کیا واقعی کپاس کے عام بیج کی کاشت سے ملک کو تباہ و برباد کیا جا سکتا تھا —— ؟

ایک انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور قطعی منفرد موضوع پر لکھی گئی
ایسی کہانی جو پہلی بار صفحہ قرطاس پر ابھری ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ٹاروت	اول	سی ٹاپ	مکمل
ٹاروت	دوم	واٹر میزائل	مکمل
سٹارگ	اول	ٹارگٹ مشن	اول
سٹارگ	دوم	فارن گروپ	دوم
مکروہ چہرے	مکمل	میکارٹو سینڈیکیٹ	مکمل
کراؤن ایجنسی	مکمل	سپیشل مشن	اول
پرل پائرٹ	مکمل	سپیشل مشن	دوم
ہائی وکٹری	اول	کارکس پوائنٹ	مکمل
فائنل فائٹ	دوم	فلاور سینڈیکیٹ	مکمل
ساگان مشن	اول	ٹارگٹ مشن	مکمل
ایکس وی فائل	دوم	راڈکس	مکمل
کے جی بی ہیڈکوارٹر	اول	پارٹن	مکمل
ریڈ ٹاپ	دوم	ٹاراک	اول
الیکٹرونک آئی	مکمل	ٹاراک	دوم
کراکون	مکمل	سینڈری زوم	مکمل
بلیک ماسک	مکمل	ڈبل لاک	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان